D.S

پنجاب صوبائی اسمبلی

مباحثات

۳ مئی ۱۹۷۲ء

(۱۸ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ)

جلد ۱ - شمارہ ۲

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی

پنجاب

مندرجات

بدھ ۳ مئی ۱۹۷۲ء

	صفحہ
تلاوت قرآن پاک	
اراکین اسمبلی کی رخصت	۳۴—۳۵
رسم حلف وفاداری	۳۷—۴۹
قرار داد تعزیت برائے نوابزادہ سردار محمد خان لغاری و سید امیر حسین شاہ —	۴۸—۴۹
ایصال ثواب برائے شہداء پاک ـ بھارت ـ جنگ ۱۹۷۱ء ..	۴۹—۵۶
سپیکر کا انتخاب ..	۵۶—۵۷
چیئرمینوں کا پینل ..	۵۸
سپیکر کی خدمت میں ہدیہ تہنیت .	۵۷
پوائنٹ آف آرڈر (حلف وفاداری کے اردو ترجمہ سے متعلق)	
ڈپٹی سپیکر کا انتخاب ..	۶۳—۸۹
ڈپٹی سپیکر کی خدمت میں ہدیہ تہنیت ..	۷۹—۱۰۰

پنجاب صوبائی اسمبلی

کے

افسران اعلیٰ

سپیکر

مسٹر رفیق احمد شیخ ، بی ۔ اے ایل ایل بی

ڈپٹی سپیکر

مسٹر شمیم احمد خان ، بی ۔ اے ایل ایل بی

سیکرٹری

شیخ محمد اسداللہ بی ۔ اے ایل ایل بی ۔ پی سی ایس

ڈپٹی سیکرٹری

ملک غلام رسول بی ۔ اے ایل ایل بی ۔ پی سی ایس

اسسٹنٹ سیکرٹری

محمد احمد مرزا،بی ۔ اے

چودھری محمد نصراللہ خان بی ۔ اے

مسٹر صفدر علی شاہ بی ۔ اے

پنجاب صوبائی اسمبلی
فہرست ارکان

وزیر اعلیٰ
ملک معراج خالد

ارکان اسمبلی

۱ بیگم آباد احمد خان (پی پی ۱۸۳ خواتین حلقہ ۳)
۲ چودھری عبدالعزیز ڈوگر (ملتان ۱۱)
۳ مسٹر عبدالغفار خان (جہلم ۱)
۴ چودھری عبدالغنی (بہاولنگر ٦)
۵ مسٹر عبدالحفیظ کاردار (لاہور ۲)
٦ ڈاکٹر عبدالخالق (راولپنڈی ۲)
۷ مسٹر عبدالمجید خان فقیر (میانوالی ۳)
۸ مسٹر عبدالقیوم بٹ (راولپنڈی ٦)
۹ ملک عبدالقیوم (جہلم ۳)
۱۰ میاں عبدالرؤف (بہاول نگر ۵)
۱۱ مسٹر عبدالرحمان جامی (لائلپور ۱٦)
۱۲ بیگم سیدہ عابدہ حسین (پی پی ۱۸۲ خواتین حلقہ ۲)
۱۳ حاجی احمد علی بیٹو (ساھیوال ۱۳)
۱۴ نواب احمد بخش (ملتان ۷)
۱۵ رائے احمد حیات خان (لائل پور ۷)
۱٦ کیپٹن احمد نواز خان (میانوالی ۴)
۱۷ مسٹر احمد نواز شاہ گردیزی (بہاول پور ۵)
۱۸ مسٹر اختر عباس (جھنگ ۷)
۱۹ حافظ علی اسداللہ (بہاول نگر ۳)
۲۰ مسٹر علی بہادر خان (ملتان ۱۸)

۲۱ چودھری علی محمد خادم (لائل پور ۱۲)
۲۲ ملک اللہ دین (لاہور ۱۶)
۲۳ سید الطاف حسین شاہ (جھنگ ۴)
۲۴ چودھری امان اللہ لک (گجرات ۸)
۲۵ خان امیر عبداللہ خاں روکڑی (میانوالی ۲)
۲۶ خان امیر عبداللہ خاں (ملتان ۸)
۲۷ سردار اسجد حمید خاں دستی (مظفرگڑھ ۱)
۲۸ مسٹر عطا محمد خاں کھوسہ (ڈیرہ غازی خاں ۲)
۲۹ سردار نوابزادہ عطا محمد خاں (ڈیرہ غازی خاں ۴)
۳۰ شیخ عزیز احمد (سیالکوٹ ۵)
۳۱ میر بلخ شیر مزاری (ڈیرہ غازی خاں ۵)
۳۲ مسٹر بشیر احمد (ساھیوال ۱۵)
۳۳ چودھری بشیر احمد (شیخوپورہ ۲)
۳۴ چودھری بشیر احمد (سیالکوٹ ۴)
۳۵ چودھری بشیر احمد چٹھہ (گوجرانوالہ ۹)
۳۶ بیگم بلقیس حبیب اللہ (پی پی ۱۸۶ خواتین حلقہ ۶)
۳۷ چودھری دلاور خاں (جھنگ ۶)
۳۸ مہر دوست محمد لالی (جھنگ ۵)
۳۹ مسٹر احسان الحق پراچہ (سرگودھا ۶)
۴۰ مسٹر فیض مصطفی گیلانی (ملتان ۲)
۴۱ چودھری فرزند علی (ملتان ۶)
۴۲ ملک فتح خاں (کیمبلپور ۳)
۴۳ رائے فتح محمد (گوجرانوالہ ۷)
۴۴ مرزا فضل حق (جہلم ۵)
۴۵ مسٹر فدا حسین (گوجرانوالہ ۶)
۴۶ میاں غلام عباس (مظفرگڑھ ۵)
۴۷ سید دیوان غلام عباس بخاری (ملتان ۱۹)
۴۸ سردار غلام عباس خاں (لائل پور ۱۷)

۴۹ چودھری غلام احمد (سرگودھا ۳)
۵۰ خان غلام احمد خان وردگ (شیخوپورہ ۱)
۵۱ میاں غلام فرید چشتی (ساھیوال ۱۲)
۵۲ ملک غلام نبی (لاھور ۳)
۵۳ مسٹر غلام قادر (لائل پور ۵)
۵۴ چودھری غلام قادر (سیالکوٹ ۲)
۵۵ ملک حاکمین خان (کیمبلپور ۲)
۵۶ ملک ڈاکٹر حلیم رضا (لائل پور ۱)
۵۷ چودھری حمید اللہ خان (لائل پور ۸)
۵۸ مخدوم حمید الدین (رحیم یار خان ۵)
۵۹ مخدوم زادہ سید حسن محمود (رحیم یار خان ۷)
۶۰ محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر (پی پی ۱۸۵ حلقہ خواتین ۵)
۶۱ مسٹر افتخار احمد (لاھور ۴)
۶۲ رانا اقبال احمد خان (گوجرانوالہ ۲)
۶۳ مخدوم زادہ سید ارشاد حسین شاہ (مظفرگڑھ ۷)
۶۴ مسٹر اعلام الدین (لاھور ۱۳)
۶۵ میاں اسماعیل ضیا (گوجرانوالہ ۱)
۶۶ چودھری جمیل حسن خان منج (گوجرانوالہ ۴)
۶۷ راجہ جمیل اللہ خان (گوجرانوالہ ۸)
۶۸ مسٹر جاوید حکیم قریشی (راولپنڈی ۱)
۶۹ چودھری کلیم اللہ (رحیم یار خان ۳)
۷۰ رانا کے - اے محمود خان (شیخوپورہ ۷)
۷۱ سید کاظم علی شاہ کرمانی (ساھیوال ۹)
۷۲ مسٹر خالق نواز خان (ساھیوال ۱۱)
۷۳ ملک خالق داد خان بندیال (سرگودھا ۱۰)
۷۴ مرزا خالق حسین (راولپنڈی ۸)
۷۵ میاں خان محمد (ساھیوال ۱)

۷۷ میاں خورشید انور (ملتان ۱۲)

۷۸ مسٹر لال خان (گجرات ۹)

۷۹ میاں لیاقت حسین مارل (ملتان ۵)

۸۰ سردار نوابزادہ محمود خان (ڈیرہ غازی خان ۳)

۸۱ سید مہتاب احمد شاہ (مظفرگڑھ ۳)

۸۲ چودھری منظور احمد (گجرات ۷)

۸۳ میاں منظور احمد موھل (بہاولنگر ۲)

۸۴ مسٹر منظور حسین جنجوعہ (راولپنڈی ۷)

۸۵ راؤ مراتب علی خان (بہاولنگر ۱)

۸۶ رائے میاں خان کھرل (ساھیوال ۷)

۸۷ میاں محمد افضل حیات (گجرات ۶)

۸۸ راجہ محمد افضل خان (گجرات ۵)

۸۹ راؤ محمد افضل خان (ساھیوال ۱۰)

۹۰ مسٹر محمد اکبر (سیالکوٹ ۱)

۹۱ ملک محمد اکرم اعوان (سرگودھا ۲)

۹۲ چودھری محمد اکرم چیمہ (شیخوپورہ ۴)

۹۳ مہر محمد علی وکیل (لائل پور ۴)

۹۴ ملک محمد علی خان (لاھور ۱۴)

۹۵ شیخ محمد انور (راولپنڈی ۳)

۹۶ مسٹر محمد انور علی بٹ (سیالکوٹ ۷)

۹۷ چودھری محمد انور نارو (شیخوپورہ ۶)

۹۸ چودھری محمد انور سمہ (گجرات ۲)

۹۹ خان محمد ارشد خان (ساھیوال ۳)

۱۰۰ شیخ محمد اصغر (لاھور ۹)

۱۰۱ مسٹر محمد عاشق (لاھور ۱۷)

۱۰۲ مسٹر محمد اشرف (ساھیوال ۵)

۱۰۳ چودھری محمد اسلم خان (راولپنڈی ۴)

۱۰۵ ملک محمد اعظم (سرگودھا ۸)
۱۰۶ چودھری محمد اعظم (سیالکوٹ ۱۰)
۱۰۷ مخدوم محمد بخش (سرگودھا ۴)
۱۰۸ مسٹر محمد حنیف نارو (رحیم یار خان ۴)
۱۰۹ چودھری محمد حنیف (سیالکوٹ ۸)
۱۱۰ مسٹر محمد حنیف خان (راولپنڈی ۵)
۱۱۱ مسٹر محمد حنیف رامے (لاہور ۶)
۱۱۲ چودھری محمد حیات گولال (گجرات ۱۰)
۱۱۳ شیخ محمد اقبال (جھنگ ۱)
۱۱۴ مسٹر محمد اقبال خان (بہاول نگر ۴)
۱۱۵ مسٹر محمد ارشاد (گوجرانوالہ ۳)
۱۱۶ میاں محمد اسلام (رحیم یار خان ۲)
۱۱۷ قاضی محمد اسماعیل جاوید (ملتان ۱۴)
۱۱۸ ملک محمد خالد (لائل پور ۱۵)
۱۱۹ نوابزادہ محمد خان خاکوانی (ملتان ۹)
۱۲۰ ملک محمد مظفر خان (کیمبلپور ۵)
۱۲۱ مسٹر محمد نواز (گجرات ۲)
۱۲۲ میاں محمد رفیع (لاہور ۷)
۱۲۳ مسٹر محمد رضی شاہ (ملتان ۴)
۱۲۴ شیخ محمد ریاض (ساھیوال ۶)
۱۲۵ مسٹر محمد صادق (سرگودھا ۵)
۱۲۶ ڈاکٹر محمد صادق ملہی (ملتان ۱۰)
۱۲۷ حاجی محمد سیف اللہ خان (رحیم یار خان ۱)
۱۲۸ مسٹر محمد سرور (گجرات ۱)
۱۲۹ خان محمد شفیق خان (گوجرانوالہ ۵)
۱۳۰ پیر محمد شاہ (مظفرگڑھ ۴)
۱۳۱ سید محمد تقی شاہ (جھنگ ۲)

١٣٣ مسٹر محمد یعقوب علی بھٹہ (لاہور ١٣)
١٣٤ خان محمد یار خان لاشاری (ساہیوال ٧)
١٣٥ کنور محمد یاسین خان (ملتان ١٧)
١٣٦ مہر محمد ظفراللہ خان (جھنگ ٣)
١٣٧ ملک مختار احمد (ملتان ١)
١٣٨ چودھری ممتاز احمد (سرگودھا ١)
١٣٩ راجہ منور احمد (جہلم ٤)
١٤٠ مسٹر منور خان (کیمبلپور ٣)
١٤١ چودھری مشتاق احمد (سیالکوٹ ٩)
١٤٢ میاں مشتاق حسین ڈوگر (شیخوپورہ ٣)
١٤٣ میاں مصطفٰے ظفر (مظفرگڑھ ٢)
١٤٤ مسٹر ناصر علی خان بلوچ (لائلپور ١٣)
١٤٥ محترمہ ناصرہ کھوکھر (پی پی ١٨١ حلقہ خواتین ١)
١٤٦ سردار نصراللہ خان (ڈیرہ غازی خان ٦)
١٤٧ سید نوازش علی شاہ (سرگودھا ٧)
١٤٨ مسٹر نذر حسین منصور (ساہیوال ٤)
١٤٩ ~~مسٹر~~ نذر ~~محمد~~ (سیالکوٹ ٦)
١٥٠ سردار نذر محمد خان جتوئی (مظفرگڑھ ٦)
١٥١ سید ناظم حسین شاہ (ملتان ٣)
١٥٢ مسٹر نوازش علی خان (جھنگ ٨)
١٥٣ مسٹر نور احمد (لائل پور ١٨)
١٥٤ میاں نور احمد عتیانہ (ساہیوال ١٤)
١٥٥ مسٹر نور محمد خان (ملتان ١٥)
١٥٦ رانا پھول محمد خان (لاہور ١٥)
١٥٧ رانا رب نواز نون (ملتان ١٦)
١٥٨ مسٹر رب نواز خان کھتران (ڈیرہ غازی خان ١)
١٥٩ شیخ رفیق احمد (لاہور ٥)

۱۶۱ بیگم ریحانہ سرور (شہید) (پی پی ۱۸۴ حلقہ خواتین ۴)
۱۶۲ علامہ رحمت اللہ ارشد (بہاولپور ۴)
۱۶۳ مسٹر رستم خان (ساہیوال ۲)
۱۶۴ شیخ صفدر علی (لاہور ۱)
۱۶۵ سردار صغیر احمد (سرگودھا ۲)
۱۶۶ چودھری صاحب داد خان (گجرات ۴)
۱۶۷ مسٹر سخاوت علی خان (لائل پور ۱۱)
۱۶۸ ملک ثناءاللہ خان (سیالکوٹ ۳)
۱۶۹ میاں سردار احمد اویسی (بہاولپور ۳)
۱۷۰ ملک سرفراز احمد (شیخوپورہ ۵)
۱۷۱ رئیس شبیر احمد (رحیم یار خان ۶)
۱۷۲ چودھری شبیر حسین چیمہ (بہاول پور ۲)
۱۷۳ ملک شاہ محمد محسن (لاہور ۱۱)
۱۷۴ چودھری شاہ نواز گورایہ (سیالکوٹ ۱۱)
۱۷۵ مسٹر شمیم احمد خان (لائل پور ۲)
۱۷۶ چودھری شوکت علی (لائل پور ۱۲)
۱۷۷ مسٹر شوکت محمود (شیخوپورہ ۸)
۱۷۸ راجہ سکندر خان (جہلم ۲)
۱۷۹ سید تابش الوری (بہاولپور ۱)
۱۸۰ مسٹر طاہر احمد شاہ (لائل پور ۳)
۱۸۱ مسٹر طاہر بیگ (لاہور ۸)
۱۸۲ مسٹر تاج محمد خانزادہ (کیمبلپور ۱)
۱۸۳ خان تاج محمد خان (میانوالی ۵)
۱۸۴ چودھری طالب حسین (لائل پور ۶)
۱۸۵ رائے عمر حیات خان (لائل پور ۹)
۱۸۶ میاں ظہور احمد (لائل پور ۱۴)

پنجاب صوبائی اسمبلی

پہلی پنجاب صوبائی اسمبلی کا اجلاس اول

منگل ۲ مئی ۱۹۷۲ء

(سہ شنبہ - ۱۷ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ۸ بجے صبح منعقد ہوا گورنر پنجاب ملک غلام مصطفیٰ کھر اسمبلی کے افسران اور اپنے ذاتی سٹاف کے ہمراہ تشریف لائے اور کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلٰى أَهْلِهَا ۙ وَإِذَا حَكَمْتُمْ

بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۗ

إِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا ۢ بَصِيْرًا ۝ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا أَطِيْعُوا اللّٰهَ

وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَإِنْ تَنٰزَعْتُمْ

فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّأَحْسَنُ تَأْوِيْلًا ۝

(قرآن حکیم پ ۵ - س ۴ - آیات ۵۸، ۵۹)

بے شک اللہ تعالےٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ جو امانتیں تمہارے سپرد ہوں) وہ صحیح امانت والوں کے حوالے کرنا اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے لگو تو عدل و انصاف سے فیصلہ کرنا بلاشبہ اللہ تم کو اس کے ذریعے کیا خوب نصیحت کرتا ہے بلاشبہ وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

اے ایمان والو! اللہ کی فرمانبرداری کرو اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور تم میں جو صاحب حکومت ہیں اُن کی بھی پس اگر تم کسی معاملہ میں جھگڑ پڑو تو اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی طرف رجوع کرو۔ اگر تم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں تمہارے لئے بہتری ہے۔ اور اسی میں انجام کار کی خوبی ہے۔

وما علینا الا البلاغ

سیکرٹری اسمبلی - معزز ارکان محترم گورنر صاحب آپ سے خطاب فرمائیں گے -

ADDRESS OF GOVERNOR

The Governor addressed the Assembly as follows :—

Honourable Members!

I welcome you to this august assembly as representatives of the people of the Punjab. I hope you will join me in giving thanks to God Almighty for enabling us to see this auspicious day when the people of this province have their own elected representatives sitting in the Assembly. There are so many other things also for which we have to thank the Almighty.

After the catastrophe in East Pakistan, and in spite of the military might of the enemy, we are alive. Pakistan is still a great country whose potential for development and progress remains undiminished despite unprecedented shocks and vicissitudes. A Government duly elected by the people is in power. we have sincere friends in the outside world. And inside we have a leader in President Zulfiqar Ali Bhutto who is determined to manage the political and social affairs of the country in the best democratic traditions. The National Assembly, comprising members from a number of political parties, has unanimoulsy voiced its confidence in him and he thus becomes the national leader in the best sense of the word.

These are no small bounties, and after the manner in which we have traversed the days since 20th December, 1971, I am confident that the dark period through which we passed before that date will soon be a distant memory, an unpleasant dream.

NEW REFORMS

Add to this the remarkable achievements made at the national level which are going to have far-reaching effects on our society, both in the towns and in the villages. The Land Reforms are a milestone on the road to a truly welfare state based on socialist principles. The Labour Reforms will bring about radical changes in the whole concept of labour-management relations prevailing in the country so far. The Educational Reforms will make public instruction truly harmonious with the hopes and aspirations of the people. The Police Reforms seek to attain that mental contiguity between the people and the guardians of law which will make unnecessary the assertion of "people's power" which was successfully used to deal with the Police strike in Lahore. Heavy basic industries have been taken over by the Government. The reform of the legal system is on the way. This is but a part of the total all-embracing endeavours

undertaken to put new life into the country and renew the people's self-respect and their confidence in a sovereign Pakistan.

The people's Government has been in power here since December, 20. But it is only when the duly elected Assembly is able to meet that the fruition of the democratic process is reached. All the hopes and ideals which inspire a people when they vote in the elections take the shape of practical possibility only when their elected representatives are given the opportunity to shape their destiny from this venerable building. Nothing is more symbolic of the phrase "peiople are the source of power" than the Assembly through which the whole administration, the whole Government, and the Ministers, are answerable to the people for their actions.

MASS CONTACT

Honourable Members!

Although formally you have started functioning as members of this august body from today, you will bear witness to the fact that this is not your first contact with the governance of the province. Ever since I was entrusted with the responsibility of managing the affairs of this province, I have tried to associate you, the elected representatives of the people, in every important activity, both at the governmental level and at the people's level. This was so because I felt that you symbolised all the ambitions and ideals of the people who had given you their precious votes so that you could play an active role in promoting their welfare. In fact, if the two most outstanding features of my Government were to be described, they would be that, first, it was responsive to the people's inner-most sentiments and even the most minor of public grievances did not escape its notice; and, second, that it involved the people directly in all its actions and made them feel that they were part of the Government and that the Government was part of the people.

Today, when we are embarking on a new journey it would be appropriate to assess the failures of the recent past. It is always good to keep the past in mind so that mistakes are not repeated and the future can be shaped in the light of past successes and failures.

The biggest fault of the previous regimes was that they were divorced from the people and operated from a high pedestal where, let alone the people's sentiments, even the people's voice could not reach. For them, politics which means the practical expression of the desires and hopes of a people, was a luxury because, in their opinion, the people did not know what was good for them. That this was a fallacy was proved on two occasions within the past few years when the people forced two autocractic regimes to abdicate power which ultimately came into the hands of the people

themselves through the majority party elected by them. I am proud to say that the Pakistan People's Party played a pioneering role in initiating and guiding the people's struggle for their democractic rights.

DEMOCRATIC WAYS

We all know that democrartic practices were never allowed to operate for any length of time in this country and the two regimes which represented only special vested interests spent all their time in aiming to perpetuate themselves, irrespective of the wishes of the people. Because the regimes had no contact with the people, and because they were based on promoting hatred for poltical leaders, they gradually became unpopular. The people lost faith in them and became convinced that only a government voted into power by the people themselves could look after their interests. It was, therefore, natural that when the Pakistan People's Party came forward with a revolutionary and radical programme for the political economic and social rejuvenation of the country, the people flocked to it and put all their faith in it. The Pakistan People's Party represented all they had always dreamed and hoped for. It was of the people and for the people, and symbolized all their hopes and aspirations which had existed merely as words for the last twe ny-four years, and had never been allowed to translate themselves into reality.

I have talked about the people's hopes and aspirations because as legislators you cannot afford to ignore them ever for a moment.

COLLECTIVE PROBLEMS

Honourable Members !

Gone are the days when a person got himself elected to the Central Assembly or the Provincial Assembly as a sign of status and prestige. Membership of the Assembly is no longer a bed of roses; it is one of the most difficult assignments that a public-spirited person can take up, provided of course that he approaches the membership in its true spirit. This is so because the people are awake and aware, which is proved by the manner in which they voted in the general elections, when generations old idols were smashed and members were elected not on the basis of their clan and caste but for what they could do for the people.

Also, gradually the concept that the member is there only to get the individual problems of his constituents solved is giving place to the more democratic concept that the member is responsible for brining up and helping to solve the collective proble ms of the people of his constituency, whether they voted for him in the election or for somebody else. I hope this concept and this spirit

will prevail not only inside the Assembly but also outside. On my part, I can assure you that, so far as the common man's collective problems are concerned, I will not discriminate between an M.P.A. from the Pakistan People's Party and an M.P.A. with any other political affiliation. (applause)

PAST DIFFICULTIES

Honourable Members!

I consider it my duty to inform you of how Government has been able to discharge its responsibilities during the last four months, prior to the convening of this Assembly Session. This is not to publicise my performance and that of my Advisers, who have really worked very hard to make this a truly responsive and responsible Government, but because I genuinely feel that the Assembly must know the true state of the province which it is going to supervise from today. For the last four months as Governor I was also exercising the privileges and responsibilities of the legislature, and before I hand over that part of my duty I must present the accounts to its honourable members.

I think I need not go over the circumstances in which we took over in December. You all know them too well. Suffice it to say that no Government ever faced such a difficult task. It was not only the country which had been rent as under physically; the people too were deeply affected and emotionally they were at their wits end, not knowing what to do and what to think. They were demoralised. They had loss faith in such noble values as patriotism and democracy. The treasury was empty. The strain of the war and the eight months preceding it had ravaged the economy. Industry was at a standstill. Labour was dissatisfied and desperate. Agriculture had almost lost its sense of enterprise. It was almost as if the end had come.

Now, with my hand on my heart, and with complete faith in the ability of the leader and my party to deliver the goods I can proudly say that we have turned the corner. The Punjab is again a living, vibrant, virile province which has overcome almost all the tragic legacies of the past (applause) to the extent that it can look forward to the future with hope and confidence. Its determination to be the model province continues with the added quality that now the Government and the people will march ahead in unison, in harmony and in complete mutual understanding.

Honourable Members!

I shall now review the work that we have been able to do during the last four months in various fields of public interest. I shall not touch upon each and every action of my Government for that would

take long to describe the details. I shall only speak about the most important of developments so that you know where we stand to-day.

WAR DISPLACED PERSONS

One of the unhappiest conseqences of the war of December was that large sections of the population in the border areas of Lahore, Silakot and Sheikhupura were displaced. I assure you that the problems of these people are one of our foremost concerns and our endeavour is that as long as they are not able to go back to their homes they should not be allowed to feel that they are displaced. The total number of affected persons actually rose to 13 lakh. About half of this number, however, found shelter with friends and relatives and the rest registered themselves in the 200 or so relief camps and centres set up in 15 districts. Presently about five lakh persons are receiving rations. Considerable expenditure on this account is being incurred every month. Schemes have been drawn up for providing work to the displaced persons on road construction. Those employed would earn food for work besides being given a small amount in cash. Small-scale industries are also proposed to be set up to provide employment to these people.

FLOUR, RICE, SUGAR

Almost immediately on assumption of office, the Government was faced with the difficult task of arresting the rising trend in prices and making available wheat and atta to the consumers at reasonable rates. Despite the embarassing situation created by the actions of the previous regime, the crisis was overcome with the help of the elected representatives of the people and workers of the Pakistan People's Party. The Government liberalised the releases of wheat/atta from the Provincial Reserve. Considerable quantities of wheat were issued for distribution in the rural areas. The number of ration depots in almost all the towns was increased. And fair-price shops were opned in the important towns for the benefit of those consumers who do not possess ration cards.

For Basmati rice, the system of purchase has been modified and improved and effective steps have been taken to maximise production during the coming year so that full advantage of this commodity as a foreign exchange earner can be drawn.

The position in respect of sugar is still not very good. A number of measures were adopted to bring down the price which had gone up because of low production in the province. An adequate quantity is being imported from abroad. As soon as the imported sugar arrives the situation will improve. In the meantime the distribution machinery has been geared up to ensure the proper distribution of sugar Rs. 1.60 per seer against ration cards through ration depots.

PUBLIC COMPLAINTS

The basic attribute of a popular government is that the administration and the bureaucracy should be responsive to the problems and needs of the people. The new Government came into power on this very issue, and ever since the first day it has accorded the highest priority to evolving an effective mechanism for a meaningful redress of the people's grievances arising out of excesses, abuse of authority and administrative failures.

Those of you who are members of the Pakistan People's Party will bear witness to the fact that I have exhorted you many times to ensure that the problems of the people of your constituencies are settled as far as possible locally. I myself have given considerable attention to this matter also and have been approached by something like 50 thousand citizens during the last four months. I have paid innumerable visits to the Secretariat for this purpose, and, as far as my duties and responsibilities permitted, I have devoted as much time as possible to listening to the people. Many times it is simply not possible to help a person but when the citizen has the confidence that he can approach the highest in the province to ventilate his demands and grievances one can safely say that the foundation of true democracy has been laid.

The Public Complaints Cell in the Secretariat at Lahore has been reactivated. Commissioners, Deputy Commissioners and Superintendents of Police and other public functionaries have been directed to ensure maximum accessibility to the people and to sit in the open one hour daily so that even the humblest and the poorest citizen can meet them with his problems.

POLICE AND PUBLIC

The working conditions of the policemen and the lack of harmony between the Police and the people not only remained as bad as they were at the time of Independence but deteriorated to a considerable extent. The Martial Law regimes demoralised the force to the lowest pitch with the result that it found it extremely difficult to discharge its onerous responsibilities in respect of maintaining law and order and the enforcement of the laws of the land. Mostly the force was used to keep the tottering regimes in power against the will of the people.

The distance between the Police and the public kept on growing; a situation which is most unhealthy in a democratic society. No Police force can function effectively without the active co-operation of the people. Right from the day he took over the reins of the Government, President Bhutto was conscious of this need. The Commission set up by him made its recommendations and as a result, the President announced far-reaching reforms

only recently. These reforms, besides envisaging concrete steps towards the welfare of the force, aim at striking at the root-cause of distrust existing between the Police and the people. The accountability of the Police to the public is the dire need of the changed political and social pattern of the new emerging society.

These reforms aim at better faclities to the policemen so that they can work wholeheartedly. Their scales of pay have been raised, they have been given special allowances, ration depots be set up exclusively for them in Police Lines so that they can get better and cheap meals. Extra uniform has been sanctioned for them. For efficient performance of their duties, they would be equipped with better weapons and better transport. Concrete steps are being taken to improve training, and ful-fleged Academy will be set up on modern lines at Sihala for this purpose.

We hope that with these steps our police will become an exemplary organisation, as in other developed countries of the world, and will truly act as the guardian of the law and protector of the people.

JAIL REFORMS

While the previous regimes acted in a manner which resulted in over-crowding of jails, this Government has endeavoured to bring about such conditions in the province that the burden on the jails is reduced. For your information the population in the province's jails has been reduced by more than 4,000 during the last four months and we propose to lay greater emphasis on reformation and reclamation of individuals rather than making them hardened criminals by confinement in jails.

Discipline in the jails has been a great problem. There have been unfortunate incidents which were unavoidable if discipline had to be restored. However, the Government is determined not to resort to oppression and suppression to keep the jails peaceful. Strict instructions have been issued that prisoners must be allowed to explain their difficulties and problems and no injustice on the part of any jail official will be tolerated. The recommendations of the Jail Reforms Committee have been accepted and are being implemented. You must have heard about my directions that ceiling fans must be provided in the jails before the hot season sets in. I am happy to inform you that this is being done.

SHATTERED ECONOMY

Matters related to the economy of the province were our foremost concern. When we took over, the economy had lost the earlier growth of tempo and was faced with an uncertain and poor investment climate. Both these factors had contributed

to unemployment and serious price inflation. The overall growth rate had declined from 6 per cent during the Third Five Year Plan to 0.8 per cent during 1970-71 and was declining further. Immediately after taking over, the Government initiated policies and measures to overhaul the economic system, to remove social and political tensions and economic inequities and to improve the general welfare of the masses. These measures have gone a long way to remove uncertainties in the field of industry, agriculture and labour. As a result of improvement in industrial relations, industrial production is showing signs of revival and reactivation. Surveys show that in the leading large-scale inudstries production levels are improving day by day.

INDUSTRIAL DEADLOCK

Disruption of the overseas transport system affected the import of vital material necessary for the development programme of the province. However, inspite of severe limitations, the Government has been able to maintain a more or less steady pace of achievement in economic development. I can say that the average utilization of allocation for development purposes has been satisfactory.

When the Pakistan people's Party took over it inherited a practically prostrate industrial sector. The preceding years of Martial Law, the unwillingness to hand over power to the people, economic uncertainty, doubts in the minds of businessmen and industrialists, and the reduction in the availability of foreign resources had left the industry in a very sad state. The new Government immediately moved in the matter of providing working capital finance for the private sector industries with help of the State Bank and I am happy to report that the position in this respect has greatly improved in the last four months. Our primary consideration has been that industrial production should not fall; instead it should rise at a greater pace. You will be pleased to know that the situation created by the loss of East Pakistani markets for industries in the Punjab has been almost complete off-set by alternative exports. This is no small achievement considering that our industries exported nearly Rs. 150 crore worth of commodities to East Pakistan. In addition, the Government has moved rapidly to replace with local manufactures or foreign imports the goods previously imported from East Pakistan.

On examining the whole picture of industry we find that the location of industry in the Punjab has created certain problems. More than 50 per cent of the total industrial investment in the Punjab during 1965—70 was in the three districts of Lahore,

Sheikhupura and Lyallpur. If the Districts of Muzaftargarh Multan and Mianwali are added, the percentage goes up to 75 per cent. The otherwise populous and important districts of Sargodha, Jhang, Bahawalpur and D. G. Khan managed to attract only 1.5 per cent of the total industrial investment during this period.

Similarly, 67 per cent of the total industrial employment is concentrated in Lahore, Lyallpur, Multan, Gujranwala and Rawalpindi, while Jhang, D. G. Khan, Bahawalpur and Bahawalnagar have only one per cent share in the total figure. We must replan our whole policy of industrial location to ensure that there is equal development in all parts of the province. I assure you that my Government will see to it that every district in the province gets its due share of industrial investment as well as industrial employment.

LABOUR PROBLEMS

In the field of labour, the people's Government inherited problems of great magnitude. Ever since 1970 the employment level in the Province had been falling. In addition, the employer showed a marked tendency to substitute the labour force with a view to demolish that element in trade unionism which was not willing to play a subservient role. The employer also felt no hesitation in screening out those workers from his service who took an active part in the general election of 1970.

During the period from 1-1-70 to 30-9-71, 5872 industrial workers had lost their jobs. Many more followed later. Labour Reforms were to take some time to be finalised, but in the meantime something had to be done to save the situation and control the labour unrest. With persistent persuasions with employers, 8467 workers were reinstated through the efforts of the Labour Department. This was done in such a way that it did not displace labour already employed. In most cases, the Department used the good offices of the elected representatives of the people.

It was felt that the remedial measures of conciliation, presuasion, negotiation and mediation should be widely despersed. Consequently the Government had to issue a Martial Law Order No. 235 which provided that a worker dismissed, discharged or retrenched from employment after the 7th December, 1970 could have recourse to the Arbitrator. This Martial Law Order was calculated to provide immediate redress to the workers ousted from their employment and sense of security to those already working. So far 1,044 workers have been reinstated under this Order.

TRADE UNIONS

Under the new Government, organised collective bargaining among workers received an impetus. There was such an upsurge

for organisation among workers that a record number of applications for registration of trade unions were received. During the past quarter of a century the total number of registered trade unions in the province stood at 621 ; while during the last four months under the people's Government 357 new trade unions have been registered. This represents an all-time record of 57% increase in the registration of trade unions. 114 agreements or settlements between workers and employers were concluded in these months. These agreements yielded cash benefit of about Rs. 48 lakh to the workers.

During these turbulent months when the workers were in an angry mood, it was through the peaceful methods of persuasion, conciliation, mediation and motivation that the workers did not cause loss or damage to industrial plants or property. Throughout these four months no legal coercion or police help was used to sort out the labour problems. This is a great tribute, both to labour themselves and to the persons, political and official, who helped in this work.

SOCIAL SECURITY

The Social Security Institution is directly connected with the welfare of the working class and as such needed to be strengthened and made more broad-based in its functions. Some vital decisions have been taken in this connection. Henceforth, the worker's share of contribution of 2% will be borne by the employers and the facilities admissible to workers will be available to them free of cost. The Government has amended the concerned law to provide for payment of sickness benefit for a maximum period of six months in case of persons suffering from T. B. The age limit of dependent children has also been increased, and in respect of providing medical care to them it is contemplated to adopt the new age limit.

As announced in the Health Policy, domestic servants will also be eligible for receiving free medical care from the Social Security Institution. To provide better facilities to workers, the institution will have independent hospitals of its own. As a first step, the present building of the head office is being converted into a 60-bed hospital at a cost of Rs. 6 lakh. In Lyallpur also steps are being taken to acquire land for construction of a new hospital.

To make worker's participation in the Social Security Scheme more fruitful the constitution of the Local Advisory Committees has been amended to provide representation to labour and management in these committees.

AGRICULTURAL PRODUCTION

The general lack of attention to all development activity displayed by the previous regime had an extremely harmful effect on agriculture and its various aspects. After the initial impact of the green revolution technology, agricultural production had come to a standstill due to the absence of stable policy measures.

Convinced of the fact that the salvation of the country lies in agriculture and inspired by the previous historical contribution in this field by the Punjab, the new Government set about to revolutionize activity in this field. For the coming Kharif, a separate plan for maximisation of production of cotton, rice, maize and sugarcane has been formulated and production targets have been fixed to attain self-sufficiency in food and agricultural commodities. To achieve this end, the Government will, with effect from the new financial year, subsidize small farmers to the tune of Rs. 3 thousand each to instal 100 diesel tubewells in the riverine and *sailaba* areas of the province. This will cost Rs. 14,10 lakh. Three hundred more tubewells will be installed in the subsequent years.

Against the annual consumption of two lakh and 15 thousand tons during the last four years, the consumption of fertilizer will be increased to 3 lakh 51 thousand tons. Work on the development of new varieties of wheat, rice, maize and cotton is yielding encouraging results.

The private sector has been inducted into plant protection operations to increase the number of sale points. A scheme to supply more than 30 thousand hand compression sprayers and nearly 12 thousand power sprayers at a cost of Rs $1\frac{1}{4}$ crore has been sanctioned. This scheme is essentially to help small farmers.

Additional financial allocations have been made to purchase spare parts to make agricultural machinery more effective.

It has been decided to form farmers co-operative associations at the village level and develop market centres at project level to increase agricultural production. Prizes in the form of agricultural equipment will be given to farmers who show substantial increase in the production of cotton, rice and maize. All this is for Kharif 1972.

You will also be interested to know that a scheme has been prepared to fatten buffalo calves to meet the shortage of meat and to export surplus meat to the Middle East. Greater attention is being devoted to the development of poultry which has already shown its effect by the general stability in the prices of eggs and poultry

meat. A project is under examination to encourage the production of fine wool at a total cost of Rs. 66 lakh. Apart from increasing afforestation, three major schemes costig Rs. one crore 67 lakh have been prepared for the development of riverine forest and irrigated plantations in order to attain self-sufficiency in industrial wood.

FORCIBLE EJECTMENT

You will agree that successful agriculture depends to a large extent on a contented peasantry. Much before the Land Reforms were announced, my Government had to take immediate and firm action to rectify wrongful and forcible ejectment of tenants, another legacy of the past regime. The officers concerned were ordered to hold inquiries and decide cases in one or two days on the spot to restore possession to tenants if complaints were found true. A number of prosecutions of defaulting landlords under Martial Law Regulation 16-A were ordered. Another connected measure was that the Punjab Tenancy (Amendment Ordinance), 1972 was promulgated to enable occupancy tenants to pay compensation and acquire proprietary rights under the Punjab Tenancy Act 1952. You will be surprised to know that many cases pertaining to this Act were still pending in courts. This Ordinance will help to settle the uncertainty which existed for twenty years.

Concrete measures were adopted to prevent certain landlords from getting entries of self-cultivation recorded in Khasra Girdawari by connivance with Patwaris in respect of the land cultivated by their tenants and thus fore-stalling the Land Reforms.

LAND REFORMS

The historic land reforms are in the process of being implemented. Declarations have to be submitted by the declarants on or before the 15th May, 1972, in which connection necessary instructions have already been issued and the forms prescribed. Any legitimate difficulty that is being brought to notice in the filing of declarations is being attended to and removed. We cannot, however, agree to any proposition that may defeat the object of the reforms and may lead to concealment of information or avoidance of surrender of land which is due to be handed over. As you all know, a large number of landless tenants will benefit from these reforms.

Another sphere where petty owners and village Mueens have been exploited and harassed is the allotment of residential sites (Ihatas) in the villages. In the past these persons had been at the mercy of the lambardars and other big landholders and have

had no security. We have given instructions that in future allotment of village sites for petty cultivators and Mueens will be made on the basis of their actual cultivation or employment for the village community and not on the basis of the recommendation of the lambardars.

They will also not be ejected from their residential sites without the order in writing of the Collector, who would give this order only if he is satisfied that either the tiller has ceased to have any cultivating holding in the village or the Mueen has cassed to perform his functions in the village for the village community.

IRRIGATION

The Punjab is proud of its irrigation system, as it is of its hard-working and enterprising agriculturists. With sweat and toil and love for manual labour they are for ever transforming lifeless soils into blooming fields. On the efficient management of irrigation and equitable distribution of water depend the peasant's own well-being and the nation's economic health. We are pledged to make the irrigation system an efficient and modern one. In the past it remained comparatively starved in respect of financial resources because of the wrong priorities. The welfare of the peasantry will henceforth determine these priorities. It is reassuring to note that the malaise of indifference is giving way to purposeful dedication and the general atmosphere of accountability to the people is also pervading the working of the Irrigation Department.

We have experienced unprecedented dry weather for the last 2 years. The cummulative flow in our river system has recorded the lowest ever of the last 50 years. Despite that, if the targets of wheat sowing have been met it is a bounty of Allah whose blessings of timely winter rainfall crowned with success our efforts to make systematic use of whatever water resources were available to us.

TUBEWELLS

To tide over this period a systematic programme to make maximum use of tubewells was prepared and implemented and a large number of public sector tubewells in the Bahawalpur area were put into operation on top priority basis. This provided not only the much-wanted relief but also inspired confidence in the people of the less-developed areas.

My Government is determined to revise priorities of development from prestigious projects to projects of immediate benefit to the common man. In line with this has been the decision to

start immediate digging of a new channel for a desert area of Bahawalpur which has remained deprived of irrigation supplies since independence. The immediate need of the area was felt and the financial resources were promptly diverted from other less important projects.

The Irrigation system has to be supplemented by other means to obtain water for irrigation as well as reclamation of saline lands. In connection with the construction of Reclamation Projects, the present Government inherited a back-log of 1868 tubewells lying idle for want of electrificaton. Efforts are being made by WAPDA to electrify 919 tubewells out of this number during the current year under SCARPS II, III and IV. This will give a fillip to the efforts to increase agricultural production.

The new Government was also faced with an acute shortage of electric power because of extremely low water in the dams. This adversely affected not only industrial production but also agricultural production because the tubewells could not receive the required power. Recently, however, the situation has improved considerably and now most of the rationing of electric power has been done away with by WAPDA.

HOUSING PROBLEMS

The Government inherited a housing problem of colossal magnitude. In order to overcome this problem, it was considered necessary to adopt measures though which a large number of developed plots for the low income groups can be provided.

To achieve this purpose a numbr of housing schemes for the low income group are proposed to be initiated in the main urban centres. Surveys have been started in 17 urban areas and further details are being worked out.

In this context I may mention the decision that poor people who had built some sort of shelters on vacant evacuee land should become owners of such property. This was truly revolutionary decsion and has given peace of mind to thousands of families (loud applause).

ROADS

Although the total mileage or metalled roads in the Province is hardly about 6,000, a major portion of the development funds allocated for this Sector is, however, being utilised for the widening and imporvement of the existing network, most of which has completely deteriorated due to abnormal rise in road traffic. The most significant project of this category is the G.T. Road from Lahore to Attock, which is the main artery of the road communications system of the Province.

In addition a number of other important highways e.g. Lahore-Sheikhupura-Sargodha Road, Gujranwala, Sargodha Road and Multan-Bahawalpur-Reti Road, which pass through the heart of the agricultural belt, are being improved and widened to keep pace with the rapid growth in the agricultural sector.

ROAD TRANSPORT

Much of the prosperity of the Punjab depends on its vast road transport system. Unfortunately, in the public sector this system has been allowed to degenerate. When we took over, more than 400 buses of the Road Transport Corporation were off the road and the annual deficit was nearly Rs. 1½ crore. I am glad to tell you that although improvement in this sector is a long, laborious and difficult task, we have managed to make a good start. For instance, there has been a substantial increase in the earnings, negotiations have been speeded up to expedite delivery of new buses from foreign countries and, locally, an attempt is being made to obtain buses from local firms on easy instalments, preferably on "pay as you earn" basis.

Matters like road accidents and problems of the transport owners are being given serious attention. A single agency checking system for passenger and goods traffic has been introduced, and instead of individual functionaries checking will now be done by District Teams, of which one member would be nominated by the Transport Federation. Work has already started on repairing and improving the general bus stands in various cities and to ensure that the major part of their income is utilised for improving passenger facilities. In order to provide cheap transport to students steps are being taken for charging only half fare from them on the production of authorised identity cards.

PAYMENT OF TAXES

As you know there has been a tendency not to pay taxes and other Government dues. Let us hope that with a People's Government in power this tendency will be abated, because no Government can do anything for the people unless the revenues which constitute its resources are properly received by it. In the context of Excise and Taxation I should like to tell you that a list of big and influential defaulters has been drawn up so that strict measures can be taken to collect outstanding amounts. During the past four months or so the department has been able to attain its targets of collection for the first time in many years. Similarly, special arrangements have been made to improve the collection of arrears of motor vehicles tax for buses owned by well-to-do persons.

HEALTH POLICY

As you know the new Heath Policy is still to-be enforced. You must have realised from the draft published some time ago that it has been framed from the people's point of view and seeks to make health and medical facilities more and more broad-based as well as to demolish vested interests in this filed.

In the meantime, to improve the doctor-population ratio, we have increased the number of admissions in the medical colleges by 12½%. The toatal increase in the number of seats will be 60. Seats have been reserved separately for war-affected and backward areas. The sources of the Health Department have been mobilised to provide medical cover to the more than 5 lakh displaced persons from war-affected areas. A number of static and mobile dispensaries have been set up for their use.

LOCAL BODIES

My Government has already promulgated the People's Local Government Ordinance and we are keen to go ahead with our programme to hold the local body elections as early as possible. In democracy it is not enough that People's representation should be available at the higher levels ; it is also imperative that down to the lowest level the people should be adequately associated in the management of their own affairs . The new-set-up of Local Government will ensure maximum participation of the local people in its management and will eliminate undue official interference in the day-to-day functioning of representative institutions. We have abolished some unnecessary tiers of local authority and have decided to add a Rural Development Wing to the District Councils to integrate and co-ordinate the development of village community in the field of economic and social welfare. At the provincial level a high powered Rural Development Council will be established to lay down broad policies in this field and to take all necessary measures to ensure their proper implementation.

CO-OPERATIVE SECTOR

The most significant happening in the Co-operative Sector has been the promulgation of Martial Law Order No. 241 in order to facilitate the recovery of old and frozen loans advanced in the past to influential persons by co-operative banks and societies. Almost Rs. three crore have been recovered and the campaign has resulted in saving a large number of co-operative banks and societies which would otherwise have faced financial liquidation.

EDUCATION

The state of political and economic uncertainty in the past heavily told on the Province's educational progress. The disaster

of December 1971 put education under tremendous strain. The teacher and student were resentful and in a state of agitation. Educational campuses were seething with unrest. Discipline was scarce and instruction impossible. The outgoing regime treated the system with apathy and took no serious decisions to prevent deterioration, much less to improve it. It was a great challenge for the new Regime. The mind of the teacher and the student was restive and there were physical problems due to the effects of the War. The new Government decided to tackle the matter with courage and initiative. Students were involved in useful activities, and colleges were permitted to spend freely from their union funds to look after the difficulties of students. Interest-free loans are proposed to be made available to students, transport facilities are being improved and book banks established. Above all, education will be free up to class VIII from October next and up to Class X after two years. The allocations for scholarships to assist the really talented students are being tremendously increased.

Teachers received their long held-up promotions and their seniority problems were resolved. Further amenities for teachers are being planned, including extensive housing.

The New Education Policy promises the redress of the long-standing grievances of teachers of private institutions and gives them a sense of security and pride in their performance. Students and teachers both are being associated in the administration of campuses. Unpopular University laws are being repealed. With its major emphasis on adult literacy and shift from arts, languages and humanities to technology and science and the establishment of people's libraries all over the province, the New Education Policy may revolutionize all spheres of national activity.

Nationalization of private colleges and schools and the conversion of costly public schools into schools for the gifted, three new Boards of Intermediate and Secondary Education and a new University at Multan, are all measures which would change the concept of education administration and make facilities available to the people in an ever-increasing measure.

TEXT BOOK BOARD

For the first time in the history of the Text Book Board all the school text books for class I to class X have been released in time and are selling at control price. The Text Book Board and the publishers are jointly distributing two lakh text books to needy students. Students from the war-effected area will be given special consideration. The Board has also reserved Rs. 50,000 for stipends to children of Shaheeds and for free books to children of non-commissioned officers. Science and Mathematics books are being

revised for class V to XII. The most important development is that piracy of text books has been eradicated almost completely, which may mean an increase in the sale of authorised editions by more than one crore 10 lakh copies in the Punjab.

AUQAF

Auqaf which are connected with the noblest spiritual sentiments of the people, were misused in the past for various social and political purposes. My Government is determined that the Auqaf Department should play its proper role in looking after waqf property and shrines and in promoting the welfare of Imams and the Ulema. Already some significant measures have been taken to improve the working of the Department. One important step taken in respect of waqf agricultural land is that instead of being auctioned in big lots it will now be auctioned in lots of 12½ acres each so that the common man may also derive benefit. The new Government has decided in principle that Ulema should be given scales of pay commensurate with their status in life and the noble service rendered by them. Various aspects of the scheme are under consideration and it will be implemented in due course.

The Government has decided that the Jamia Islamia, Bahawalpur which imparts religious education on modren lines, should be developed into a full-fledged University by introducing modren subjects of Arts and Science. The scheme is being implemented in collaboration with the Education Department. Another major operation launched by the Department is for renovation of historical mosques and shrines. To start with, work has been commenced on the Wazir Khan Mosque at Lahore, the Shahi Masjid at Chiniot and the tombs of Hazarat Bahaul Haq and Shah Rukne Alam at Multan.

FUTURE DEMANDS

Honourable Members !

These were matters connected with the activities of the various departments. But a Government is much more than departments and the outine functions they perform. A Government, a good Government manifests itself in the certainty that the common man will not want for employment, or food or medical care ; that the humblest can move about without fear of being molested on the roads ; that the rich and the poor will receive the same treatment from the State ; that the peasant will not always toil for others and that the labourer will not have to sweat for ever ; that the orphan and the widow, the incapacitated and the handicapped, will not have to seek shelter and protection ; that if a poor boy has talent he will not need anyone's patronage to receive a good education ; that a poet or artist will not have to sell himself for some form of recognition.

We are still for from the point where we can provide these assurances to our people. But it is the quality of our determination that we have that point as our objective. If we want to exist honourably as a country we have to see that these conditions which appear idealistic now should prevail for the whole of our population. But this objective cannot be reached by the effort of one man, or one group of people or one political party. The whole nation has to work for that objective. You, the representatives of the people, if you are inspired by the desire to build up our country and our province, you can carry the people with you and make them do anything you want.

Before, I conclude, let me say this: never for a moment forget while you are sitting in this Assembly, that the eyes of the whole Punjab are on you, on what you say and what you achieve here. This is a heavy burden which has to be treated with great responsibility. Let me also hope that whatever the political differences among the honourable members, they will always keep the interest of the Punjab and of Pakistan before them and not allow themselves to be swayed by petty individual parochial or regional considerations.

May God be with you and help you to make useful decisions for the Punjab.

Khuda Hafiz, Pakistan Zindabad.

سیکرٹری اسمبلی - معزز ارکان محترم گورنر صاحب نے اپنے حکم مصدرہ ۲۷ اپریل ۱۹۷۲ء کے ذریعے چودھری محمد یعقوب اعوان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کو آپ سے حلف لینے کے لئے نامزد کیا ہے - ان فرائض کی ادائیگی سے قبل گورنر صاحب آن سے حلف لیں گے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا آج کی جو کارروائی چل رہی ہے اس میں صریحاً آئین کی خلاف ورزی ہوئی ہے - آئین کی دفعہ ۱۱۴ میں صاف درج ہے کہ

"A person who is a member of a Provincial Assembly shall not sit or vote in Assembly until he makes before the Governor an oath in such form set out in Second Schedule as is applicable to his office".

اس بارے میں میں یہ عرض کروں گا کہ آئین میں یہ صاف لکھا ہے کہ کوئی ممبر اس وقت تک اسمبلی میں نہیں بیٹھ سکتا جب تک کہ وہ گورنر صاحب کے رو برو حلف نہ لے لے - یہ جو پہلی چیز ہوئی ہے - یہ آئین کی خلاف ورزی کی گئی ہے یعنی جناب

گورنر صاحب کی تقریر پہلے رکھی گئی ہے اور حلف لینے کی رسم بعد میں رکھی گئی ہے -

وزیر اعلی- (ملک معراج خالد) پوائنٹ آف آرڈر- جناب والا معزز ممبر کا پوائنٹ آف آرڈر اس لئے جائز نہیں ہے کہ معزز ممبر نے ابھی تک حلف نہیں لیا ہے اس لئے یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے - (تالیاں)

حاجی محمد سیف اللہ خان — جناب والا پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا ہے- Sir, I am in possession of the House کیا ہم سے یہ توقع رکھی جا سکتی ہے کہ ہم حلف لیتے وقت آئین کی خلاف ورزی کریں جب ہم ایوان میں بیٹھ سکتے ہیں اور ایک گھنٹہ تقریر سن سکتے ہیں تو پوائنٹ آف آرڈر یہاں پر کیوں پیش نہیں ہو سکتا ہے- قواعد و ضوابط میں درج ہے کہ- "any time by any member" پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا جا سکتا ہے اس کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں ہے- کوئی specific condition نہیں ہے کہ فلاں وقت پوائنٹ آف آرڈر پیش ہو سکتا ہے-

جناب والا میں اس بارے میں یہ عرض کرونگا اور میں قطعاً اعتراض برائے اعتراض کرنے کے لئے نہیں اٹھا ہوں بلکہ میں اس آئین کے احترام میں اٹھا ہوں جو آئین آپ نے نافذ کیا ہے-

گورنر صاحب — میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ کو تقریر کرنے کا بہت شوق ہے تو آپ کو بہت سے مواقع ملیں گے لیکن آپ کہہ رہے تھے کہ یہاں ممبر ہاؤس میں پہلے آتے ہیں حلف بعد میں ہوتا ہے- یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ حلف ہاؤس سے باہر لیا جائے - آپ مہربانی کرکے تشریف رکھیں-

ایک آواز — بیٹھ جاو -

Mr. Taj Muhammad Khanzada: Sir, an honourable Member has used the word "Sit-down". This is agaist parlimentary practice.

Mr. Governor: I have asked the honourable Member to resume his seat.

(اس مرحلے پر گورنر صاحب نے چودھری محمد یعقوب اعوان صاحب سے حلف لیا)

سیکرٹری اسمبلی - معزز ممبران - معزز گورنر صاحب نے ۱۰ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کر دی ہے تاکہ اجلاس کی کارروائی دوبارہ چودھری محمد یعقوب صاحب اعوان کی صدارت میں شروع ہوسکے -

(گورنر صاحب اسمبلی کے افسران اور اپنے ذاتی سٹاف کے ہمراہ اسمبلی چیمبر سے باہر تشریف لے گئے -)

(اس مرحلے پر) ایوان کی کارروائی ۱۰ منٹ کے لئے ملتوی ہوگئی)

(۹ بجکر ۱۰ منٹ پر دوبارہ چودھری محمد یعقوب اعوان صاحب کی زیر صدارت ایوان کی کارروائی شروع ہوئی)

رسم حلف وفاداری

مندرجہ ذیل ممبران نے حلف وفاداری اٹھایا -

بیگم آباد احمد خان (پی بی ۱۸۳ حلقہ خواتین ۳)

ایک ممبر - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا مرکزی اسمبلی کے سب ممبران نے اکھٹے حلف اٹھایا ہے - اور یہاں بھی وہی طریقہ اختیار ہونا چاہئے -

مسٹر چیئرمین - اگر کسی ایک جگہ irregular practice ہے تو ہم irregular نہیں کریں گے - ہماری regular practice یہی ہے - ہمارے رولز میں پروویژن یہی ہے جو کہ ہم کررہے ہیں -

اب چودھری عبدالعزیز ڈوگر صاحب حلف اٹھائیں -

چودھری عبدالعزیز ڈوگر (ملتان ۱۱)

مسٹر عبدالغفار خان (جہلم ۱)

چودھری عبدالغنی (بہاولنگر ٦)

مسٹر عبدالحفیظ کاردار (لاہور ۲)

ڈاکٹر عبدالخالق (راولپنڈی ۲)

مسٹر عبدالمجید خان نیازی (میانوالی ۳)

سید تابش الوری - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا میں آپ کی توجہ قواعد و ضوابط کی دفعہ ۱۸۸ کی طرف دلانا چاہتا ہوں جسکے تحت اس

ایوان کی زبان عام طور پر اردو ہے ۔ لیکن میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ حلف وفاداری کی رسم کے لیے انگریزی حروف تہجی کے مطابق نام پکارے جا رہے ہیں حالانکہ اردو حروف تہجی کے مطابق نام پکارے جانے چاہئیں ۔

مسٹر چیئرمین ۔۔کیا آپ کوئی رولز کا حوالا دے سکتے ہیں ۔

ایک آواز — جناب والا فاضل ممبر نے خود رولز کی خلاف ورزی کی ہے انہیں خود پوائنٹ آف آرڈر اردو میں کہنا چاہیے ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ (راولپنڈی ۶)

ملک عبدالقیوم (جہلم ۳)

میاں عبدالروف (بہاولنگر ۵)

مسٹر عبدالرحمن جامی (لائلپور ۱۶)

بیگم سیدہ عابدہ حسین (پی پی ۱۸۲ حلقہ خواتین ۲)

حاجی احمد علی بیٹو (ساھیوال ۱۳)

نواب احمد بخش (ملتان ۷)

رائے احمد حیات خان (لائلپور ۷)

کیپٹن احمد نواز خان (میانوالی ۴)

مسٹر اختر عباس (جھنگ ۷)

حافظ علی اسداللہ (بہاول نگر ۳)

مسٹر علی بہادر خان (ملتان ۱۸)

چودھری علی محمد خادم (لائلپور ۱۲)

ملک اللہ دتہ (لاہور ۱۶)

سید الطاف حسین شاہ (جھنگ ۴)

چودھری امان اللہ ملک (گجرات ۸)

خان امیر عبداللہ خان (میانوالی ۲)

خان امیر عبداللہ خان (ملتان ۸)

سردار امجد حمید خان دستی (مظفرگڑھ ۱)

سردار نوابزادہ عطا محمد خان [illegible]

شیخ عزیز احمد (سیالکوٹ ۵)

میر بلخ شیر مزاری (ڈیرہ غازی خان ۵)

مسٹر بشیر احمد (ساہیوال ۱۰)

چودھری بشیر احمد (شیخوپورہ ۲)

چودھری بشیر احمد (سیالکوٹ ۳)

چودھری بشیر احمد چٹھہ (گوجرانوالہ ۹)

بیگم بلقیس حبیب‌اللہ (پی پی ۱۸۶ حلقہ خواتین)

چودھری دلاور خان (جھنگ ۲)

مہر دوست محمد لالی (جھنگ ۵)

مسٹر احسان‌الحق پراچہ (سرگودھا ۲)

مسٹر فیض مصطفےٰ گیلانی (ملتان ۲)

چودھری فرزند علی (ملتان ۶)

ملک فتح خان (کیمبلپور ۴)

رائے فتح محمد (گوجرانوالہ ۷)

مرزا فضل حق (جہلم ۵)

راؤ محمد افضل خان — جناب والا - کیا پنجابی میں بھی حلف نامہ تیار کر لیا گیا ہے تا کہ اگر کوئی معزز ممبر پنجابی میں حلف اٹھانا چاہے تو وہ با آسانی مناسب عبارت میں حلف اٹھا سکے -

Mr. Chairman: Have you yours lf taken the oath ?

Rao Muhammad Afzal Khan: No Sir.

Mr. Chairman: You may raise a point of order on your turn. Mr. Fida Hussain to take oath now.

مسٹر فدا حسین (گوجرانوالہ ۶)

میاں غلام عباس (مظفر گڑھ ۵)

سردار غلام عباس خان (لائل پور ۱۷)

چودھری غلام احمد (سرگودھا ۴)

خان غلام احمد خان (شیخوپورہ ۱)

میاں غلام فرید چشتی (ساہیوال ۱۲)
ملک غلام نبی (لاہور ۳)
مسٹر غلام قادر (لائل پور ٥)
چودھری غلام قادر (سیالکوٹ ۲)
ملک حاکمین خان (کیمبلپور ۲)
ملک ڈاکٹر حلیم رضا (لائل پور ۱)
چودھری حمید اللہ خان (لائل پور ۸)
مخدوم حمیدالدین (رحیم یار خان ٥)
سید حسن محمود مخدوم زادہ (رحیم یار خان ۷)
مسسز حسینہ بیگم کھوکھر (پی پی ۱۸۵ حلقہ خواتین ٥)
مسٹر افتخار احمد (لاہور ۴)
رانا اقبال احمد خان (گوجرانوالہ ۲)
سید دیوان غلام عباس بخاری (ملتان ۱۹)
مخدوم زادہ سید ارشاد حسین شاہ (مظفرگڑھ ۷)
مسٹر اسلام الدین (لاہور ۱۳)
مسٹر اسماعیل ضیا (گوجرانوالہ ۱)
چودھری جمیل حسن خان منج (گوجرانوالہ ۴)
مسٹر جاوید حاکم قریشی (راولپنڈی ۱)
چودھری کلیم اللہ (رحیم یار خان ۳)
رانا کے ۔ اے ۔ محمود خان (شیخوپورہ ۷)
سید کاظم علی شاہ کرمانی (ساہیوال ۹)
مسٹر خالق نواز خان (ساہیوال ۱۱)
ملک خالق داد خان پنڈیال (سرگودھا ۱۰)
مرزا خالق حسین (راولپنڈی ۸)
میاں خان محمد (ساہیوال ۶)
راجہ جمیل اللہ خان (گوجرانوالہ ۸)

ملک خان محمد کھوکھر (ملتان ۱۳)

میاں خورشید انور (ملتان ۱۲)

مسٹر لال خان (گجرات ۹)

مارل لیاقت حسین (ملتان ۵)

سردار نوابزادہ محمود خان (ڈیرہ غازی خان ۳)

سید مہتاب احمد شاہ (مظفر گڑھ ۴)

چودھری منظور احمد (گجرات ۷)

میاں منظور احمد موہل (بہاول نگر ۲)

مسٹر منظور حسین جنجوعہ (راولپنڈی ۷)

راؤ مراتب علی خان (بہاول نگر ۱)

میاں خان کھرل (ساھیوال ۷)

میاں محمد افضل حیات (گجرات ۶)

راجہ محمد افضل خان (گجرات ۵)

راؤ محمد افضل خان (ساھیوال ۱۰)

مسٹر محمد اکبر (سیالکوٹ ۱)

مسٹر چیئرمین - حضرات یہ حلف اٹھانے کی رسم بونے ایک بجے تک جاری رہے گی - کیونکہ آج آپ کا کھانا گورنر صاحب کے ہاں ہے - اس لئے بونے ایک بجے اجلاس ملتوی ہو جائے گا - اب ملک محمد اکرم اعوان صاحب حلف وفاداری اٹھائیں -

ملک محمد اکرم اعوان (سرگودھا ۲)

چودھری محمد اکرم چیمہ (شیخوپورہ ۴)

مہر محمد علی وکیل (لائل پور ۶)

ملک محمد علی خان (لاہور ۱۳)

شیخ محمد انور (راولپنڈی ۴)

مسٹر محمد انور علی بٹ (سیالکوٹ ۴)

مسٹر چیئرمین - پانچ منٹ کے لئے ہاؤس کی کارروائی ملتوی کی جاتی ہے - کیونکہ میں نے دوائی کھانی ہے -

(اس مرحلے پر ایوان کی کارروائی ۵ منٹ کے لئے ملتوی ہوگئی)

(11-15 پر دوبارہ مسٹر چیئرمین کی زیر صدارت اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی) ۔

مسٹر چیئرمین — اب چودھری محمد انور نارو صاحب حلف اٹھائیں ۔

چودھری محمد انور نارو (شیخوپورہ ۲)
چودھری محمد انور (گجرات ۲)
شیخ محمد اسغر (لاہور ۹)
مسٹر محمد عاشق (لاہور ۱۷)
مسٹر محمد اشرف (ساہیوال ۵)
چودھری محمد اسلم خان (راولپنڈی ۳)
کرنل محمد اسلم خان نیازی (میانوالی ۱)
ملک محمد اعظم (سرگودھا ۸)
چودھری محمد اعظم (سیالکوٹ ۱۰)
مخدوم محمد بخش (سرگودھا ۴)
خان محمد ارشاد خان (ساہیوال ۳)
مسٹر محمد حنیف نارو (رحیم یار خان ۴)
چودھری محمد حنیف (سیالکوٹ ۸)
مسٹر محمد حنیف خان (راولپنڈی ۵)
مسٹر محمد حنیف رامے (لاہور ۶)
چودھری محمد حیات کونڈل (گجرات ۱۰)
شیخ محمد اقبال (جھنگ ۱)
مسٹر محمد اقبال خان (بہاول نگر ۴)

Mr. Chairman: Gentlemen, I have to make two important announcements.

1. There will be a lunch by the Leader of the House tomorrow at 1-00 p.m. in the Ambassador Hotel.

2. There will be a dinner by Sh[illegible] Rafiq [illegible] M.P.A. tomorrow at 8-00 p.m. in the Assembly [illegible] or today, you have already been booked with the Governor of the Punjab at 1-00 p.m. for lunch at the Governor's House.

راانا پھول محمد خان — پوائنٹ آف آرڈر: صدر محترم - گذارش یہ ہے کہ ایوان کی کارروائی چونکہ اردو میں ہو رہی ہے اور مجھ جیسے ممبر صاحبان جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں - وہ صرف اردو ہی جانتے ہیں - انگریزی نہیں جانتے اسلئے جناب اردو میں اعلان فرمائیں تو بہتر ہے -

Mr. Chairman: For your convenience I will repeat it if you like.

راانا پھول محمد خان—کیا فرمایا جناب نے ؟

مسٹر چیئرمین — میں ان اعلانات کو اردو میں بیان کئے دیتا ہوں - نمبر ۱ تو یہ ہے کہ جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ آج ایک بجے بعد دوپہر سے کھانا گورنر صاحب کے ہاں ہے جس میں ارکان پنجاب اسمبلی کو مدعو کیا گیا ہے - اسکے علاوہ کل کا پروگرام بھی سن لیجئے - کل تین تاریخ کو ایک بجے بعد دوپہر کا کھانا لیڈر آف دی ہاؤس جناب ملک صاحب کی جانب سے ہے یعنی ملک معراج خالد صاحب کی جانب سے ایمبیسیڈر ہوٹل میں کل دوپہر کا کھانا ہوگا - اور پھر کل ہی شام کو جناب شیخ رفیق احمد صاحب کی جانب سے ۸ بجے شام کو اسمبلی لان میں کھانا ہوگا - اسکے علاوہ آج رات کا کھانا سب ممبر صاحبان جناب عبدالغفار صاحب کے ہاں دو کالج روڑ پر کھائینگے -

کئی آوازیں— کتنے بجے -

مسٹر چیئرمین —۸ بجے رات - اب مسٹر محمد ارشاد حلف اٹھائیں -

۱۱۵ مسٹر محمد ارشاد (گوجرانوالہ ۳)

۱۱۶ میاں محمد اسلام (رحیم یار خان ۲)

۱۱۷ قاضی محمد اسمعیل جاوید (ملتان ۱۰)

۱۱۸ ملک محمد خالد (لائل پور ۱۰)

۱۱۹ نوابزادہ محمد خان خاکوانی (ملتان ۹)

۱۲۰ مسٹر محمد نواز (کھاریاں ۲)

۱۲۱ میاں محمد رفیع (لاہور ۵)

۱۲۲ مسٹر محمد رضی شاہ (ملتان ۳)

۱۲۳ شیخ محمد ریاض (ساہیوال ۹)

۱۲۴ مسٹر محمد صادق (سرگودھا ۵)

۱۲۵ ڈاکٹر محمد صادق ماہی (ملتان ۱۰)

۱۲۶ حاجی محمد سیف اللہ خان (رحیم یارخان ۱)

مسٹر محمد سرور—اس سے پیشتر کہ میں حلف اٹھاؤں میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں جب کوئی ممبر حلف اٹھانے کے لئے آتا ہے۔ تو اس کے لئے تین تین چار چار کمرہ میں یک دم کھڑے ہو جاتے ہیں۔ میرے خیال میں کسی ایک ممبر کو کسی دوسرے ممبر پر فوقیت نہیں دینی چاہیئے۔ کیونکہ سارے ممبر ایک ہی جیسے ہیں۔ ان کو سرخاب کے پر نہیں لگے ہیں۔ ہم سب مساوات کے حامی ہیں۔ (تالیاں)۔

مسٹر چیئرمین—اب مسٹر محمد سرور حلف اٹھائیں۔

مسٹر محمد سرور (گجرات ۱)

خان محمد شفیق خان (گوجرانوالہ ۵)

پیر محمد شاہ (مظفرگڑھ ۳)

سید محمد تقی شاہ (جھنگ ۲)

مسٹر محمد یعقوب علی بھٹہ (لاہور ۱۲)

خان محمد یار خان لشاری (ساہیوال ۸)

کنور محمد یاسین خان (ملتان ۱۷)

چوھدری امان اللہ لک—صاحب صدر میرا ایک پوائنٹ آف پرولیج ہے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ آپ نے ابھی فرمایا تھا کہ ہم ممبرز کو گورنر صاحب کے ہاں دوپہر کا کھانا کھانے کے لئے جانا ہے اس سلسلہ میں میں چند گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔

(قطع کلامیاں)

میری گزارش یہ ہے کہ آپ کے حکم کے مطابق اراکین کو کہ اسمبلی ہوٹل میں ٹھہرانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ تو کیا وہاں کے

اخراجات گورنر صاحب خود برداشت کریں گے ؟ گورنر صاحب سے یہ بات آپ خود فرمائیں

مسٹر چیئرمین —میری گذارش یہ ہے کہ جو سوال آپ نے اٹھایا ہے - یہ مجھ پر چھوڑ دیجئیے - آپ کو یہ سوال نہیں اٹھانا چاہیئے تھا - آپ فارغ ہونے کے بعد یہ بات مجھ سے کر سکتے تھے -

It is not a point of order. I will be at your disposal at 12-30 p. m. I will try to redress the grievance.

ایک معزز رکن— جناب والا آپ کی میز پر Mace نہیں ہے اس لئے یہ سب اٹھتے بیٹھتے ہیں - اگر Mace ہوتا تو ایسا نہ ہوتا -

مسٹر چیئرمین —یہ ہاؤس ساڑھے بارہ بجے کے قریب ملتوی ہو جائے گا تو اسوقت بات کر لیں گے - اور آپ بھی یہ بات مجھ سے خوشی سے کر سکتے ہیں - (قطع کلامیاں)

میں نے گذارش کر دی ہے کہ ہاؤس ساڑھے بارہ بجے ملتوی ہو رہا ہے - اس کے متعلق جو بھی آپ کو تکلیف ہے اس پر غور کرنے کے لئے میں حاضر ہوں -

مہر محمد ظفر اللہ خاں—جناب صدر بیشتر اس کے کہ میں حلف وفاداری اٹھاؤں میں یہ گذارش کروں گا کہ اس وقت ۱۲ بج رہے ہیں - یہ وقت کوئی اچھا نہیں ہوتا - اگر مجھے ۵ منٹ کے لئے اجازت مل جائے تو میں بعد میں حلف وفاداری اٹھا لوں -

مسٹر چیئرمین —یہ آپ کا مقدر ہے (قہقہہ)

مہر محمد ظفر اللہ خاں— پھر میں حلف وفاداری آہستہ آہستہ پڑھوں گا کیونکہ مجھ پر کوئی پابندی نہیں ہے -

(اس مرحلہ پر مہر محمد ظفراللہ خاں (جھنگ ۳) نے حلف وفاداری اٹھایا) -

حاجی محمد سیف اللہ خاں — پوائنٹ آف آرڈر—جناب والا میں جناب کے نوٹس میں یہ چیز لانا چاہتا ہوں کہ جو حلف لیا جا رہا ہے یہ حلف آئین کی منشا کے خلاف ہے - آئین کی دفعہ ۱۱۴ کے تحت حلف گورنر صاحب کے روبرو لینا چاہئے - جس پروویژن کا سہارا لے کر جناب کو ممبران

سے حلف لینے کے لئے نامزد کیا گیا ہے وہ آئین کی دفعہ ۲۷۱ ہے جس میں یہ ہے کہ حلف لینے والا ممبر اگر حلف اس آدمی کے روبرو نہیں لے سکا جو اس کے لئے impracticable ہے تب دوسرے آدمی کو وہ نامزد کرے اس کے روبرو حلف لیا جا سکتا ہے - چونکہ ممبر صاحبان سب موجود ہیں اور گورنر صاحب بھی تقریر کر چکے ہیں اور وہ اس ایوان میں موجود تھے اس لئے نہ تو ممبران کی طرف سے impracticable تھا کہ گورنر صاحب کے روبرو حلف لیں اور نہ ہی گورنر صاحب کے لئے impracticable تھا کہ وہ ممبران سے حلف لیں - آئین کی دفعہ ۲۷۱ میں الفاظ "for any reason" لکھے ہیں مجھے کوئی وجہ بتائی جائے - جناب اس کا کوئی تصفیہ فرمائیں کہیں ہم نے جو حلف اٹھائے ہیں وہ void اور illegal قرار نہ دے دیئے جائیں -

Mr. Chairman : Just a second. This is the same objection which was raised by your goodself when the Governor was here. I think this is substantially the same objection. Under Section 271 of the Constitution, the Interim Constitution sub-section 2 "whereas under the Constitution an oath is required to be made before a specified person and if for any reason this is impracticable for the oath to be made before that person it may be made before such other person as may be nominated by that person". The Governor has nominated me. There is absolutely no objection. This is perfectly legal under this provision of the Constitution. I, therefore, rule out and I hold that the oath is being taken in a legal and proper way. (Applause) Malik Mukhtar Ahmed to take oath now.

ملک مختار احمد (ملتان ۱) -

چودھری ممتاز احمد (سرگودھا ۱) -

راجہ منور احمد (جہلم ۴) -

مسٹر منور خان (کیمبلپور ۳) -

چودھری مشتاق احمد (سیالکوٹ ۹) -

میاں مشتاق حسین ڈوگر (شیخوپورہ ۳) -

میاں مصطفیٰ ظفر (مظفرگڑھ ۲) -

مسٹر ناصر علی خان بلوچ (لائل پور ۱۳) -

مس ناصرہ کھوکھر (پی پی ۱۸۱ حلقہ خواتین ۱) -

سردار نصر اللہ خان (ڈیرہ غازی خان ۲) ۔

سید نوازش علی شاہ (سرگودھا ۷) ۔

مسٹر نذر حسین (ساہیوال ۴) ۔

ملک محمد مظفر خان (کیمبلپور ۵) ۔

مسٹر نذر محمد (سیالکوٹ ۲) ۔

سردار نذر محمد خان جتوئی (مظفرگڑھ ۲) ۔

سید ناظم حسین شاہ (ملتان ۳) ۔

مسٹر نوازش علی خان (جھنگ ۸) ۔

مسٹر نور احمد (لائل پور ۱۸) ۔

میاں نور احمد ھتیانہ (ساھیوال ۱۴) ۔

مسٹر نور محمد خان (ملتان ۱۰) ۔

رانا پھول محمد خان (لاہور ۱۰) ۔

Mr. Chairman : Gentleman, I have received two resolutions which will be taken up tomorrow. I may again remind the honourable members to please attend the lunch being given by the Governor today.

اب ھاؤس کی کارروائی ۳ مئی ۱۹۷۲ء ۸ بجے صبح تک ملتوی کی جاتی ھے ۔

(اسمبلی کا اجلاس ۱۲ بجکر ۳۵ منٹ پر ۳ مئی ۱۹۷۲ء بروز بدھ ۸ بجے صبح تک کے لئے ملتوی ھو گیا)

156-PLA—24—6-7-72—S.G.P.P. Lahor

پنجاب صوبائی اسمبلی

پہلی پنجاب صوبائی اسمبلی کا اول اجلاس

بدھ ۳ مئی ۱۹۷۲ء

(چہار شنبہ ۱۸ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ۸ بجے صبح منعقد ہوا ۔
مسٹر چیئرمین چودھری محمد یعقوب اعوان کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً
فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ
[illegible]

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات ۳ مئی ۱۹۷۲ء کا اغلاط نامہ

مباحثات ۳ مئی ۱۹۷۲ء کے صفحہ ۸۵ ، ۸۶ پر " کیپٹن احمد نواز خان " ، " محمد ظفر اللہ خان مہر " اور " شیخ محمد انور " کی بجائے " حاجی محمد سیف اللہ خان " پڑھا جائے ۔

[illegible] اس سے تم پر ... جبکہ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو رہے تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کے فضل و انعام سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کی خندق کے کنارے پہنچ چکے تھے تو اللہ نے تم کو اس میں گرنے سے بچا لیا اسی طرح اللہ تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پا جاؤ ۔ اور تم میں ایک ایسی جماعت کا ہونا نہایت ضروری ہے جو لوگوں کو بھلائی کے کاموں کی طرف دعوت دے اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے بس یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہوں گے ۔

وما علینا الا البلاغ ۔

میاں خورشید انور — پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا میں نے متعدد سوالات جوابات کیلئے اسمبلی میں دیئے تھے لیکن مجھے افسوس ہے کہ ایجنڈا کے ساتھ کسی سوال کا جواب نہیں دیا گیا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ان سوالات کے جوابات دیئے جائیں ؟

Mr. Chairman : My hon'ble friend should know that all these questions are pending.

Mian Khurshid Anwar : Why?

Mr. Chairman : I am not a Speaker. Therefore, I cannot allow or disallow questions. All these questions will come up for answers in the next session.

Mian Khurshid Anwar : Thank you, Sir.

MR. TAJ MUHAMMAD KHANZADA : Sir, I would like to know whether the honourable Chairman, who is occupying the Chair at this moment, is a Speaker or not ? If he is occupying the Chair as a Speaker, then he is discharging the duties of this august House as a Speaker, and, therefore, it is his duty to give patient hearing to every Member and to give his ruling on any point. I would like to bring to your kind notice that you have to listen to us, and if we make emotional speeches or bring in motions, you will have to give us a patient hearing.

Mr. Chairman . Certainly. I wish I could listen to you and could accede to all your demands; but if there is a technical hitch, the Members should realise my difficulties.

سیدہ کابش الوری - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا میرے فاضل دوست انگریزی میں نہیں بول سکتے - اسمبلی کے قواعد و ضوابط کی دفعہ ۱۸۸ میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ اراکین اسمبلی عام طور پر اردو میں اظہار خیال کریں گے اگر کوئی فاضل ممبر انگریزی میں بولنا چاہے تو اس کو سپیکر کی اجازت لینا ہو گی۔

مسٹر چیئرمین — ٹھیک ہے - جو فاضل ممبر انگریزی میں بولنا چاہتے ہیں انہیں اجازت ہے -

سردار ذوالفقار عطا محمد خان — پوائنٹ آف آرڈر — جناب والا میرے فاضل دوست کو معلوم ہے کہ آپ سپیکر نہیں ہیں بلکہ آپ پریذائڈنگ افسر ہیں - یہ کہنا کہ آپکو سپیکر کے اختیارات حاصل ہیں درست نہیں - بلکہ سپیکر وہی ہونگے جو بعد میں آئیں گے اور جو ان سوالات کے جوابات دینے کی منظوری دینگے -

مسٹر چیئرمین— میں نے پہلے ہی یہ رائے دے دی ہے ۔

حاجی محمد شوکت اللہ خان - جناب والا ہم نے ایک ریزولیوشن کا نوٹس دیا تھا اسکو ابھی تک ایجنڈا میں شامل نہیں کیا گیا ۔

مسٹر چیئرمین— جہاں تک فاتحہ خوانی کا تعلق ہے اس میں کوئی ٹیکنیکل اعتراض نہیں ہے ۔ ہم فاتحہ خوانی کیلئے ضرور کھڑے ہوں گے ۔ ریزولیوشن پر بحث باقاعدہ سیشن شروع ہونے پر ہو گی ۔

مسٹر رؤف طاہر - جناب والا رولز آف پروسیجر کے قاعدہ نمبر ۸ میں صاف درج ہے - میں اسکو پڑھ کر سناتا ہوں شائد میاں خورشید انور صاحب کی تسلی ہو جائے ۔

"At the first meeting of the Assembly, after a general election and after the persons elected as members, who are present and have not already made the oath, have made the oath, the Assembly shall, before proceeding to despatch of any other business, proceed to elect the Speaker in the manner hereinafter provided in this rule."

Mr. Chairman : This is rule 8, sub-rule (i).

میاں خورشید انور— جناب والا آپ نے فرمایا ہے کہ فاتحہ خوانی ہو سکتی ہے آپ نے اس بات سے اتفاق فرما لیا ہے ۔

مسٹر چیئرمین — میں فاتحہ خوانی کے متعلق عرض کرتا ہوں کہ مجھے فاتحہ خوانی کے لئے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ باقاعدہ کارروائی سپیکر کے الیکشن سے پہلے نہیں ہو سکے گی ۔ مجھے اس کے لئے افسوس ہے ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

سیکرٹری اسمبلی — محمد نواز صاحب گردیزی کی طرف سے ایک تار موصول ہوا ہے کہ

"Cannot attend Assembly Session suffering from Heart Attack application follows"

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, leave may be granted. We have full sympathy with the Member and we pray for his recovery.

مسٹر چیئرمین— میں ہاؤس کے سامنے یہ درخواست پیش کرتا ہوں کہ مسٹر احمد نواز گردیزی کو اسمبلی سیشن کیلئے رخصت دے دی جائے ۔

(منظوری دی گئی)

میاں خورشید انور — پوائنٹ آف آرڈر — جناب والا یہ function سپیکر صاحب کا ہے یہ پریذائیڈنگ آفیسر کا function نہیں ہے کیونکہ جہاں تک کسی ممبر کو رخصت دینے کا تعلق ہے وہ سپیکر صاحب ہی دے سکتے ہیں ۔

Mr. Chairman : Now, hon'ble gentlemen, four adjournment motions have been received.

میاں خورشید انور — جناب والا میں اسکے متعلق عرض کرتا ہوں کہ جناب کو سپیکر کے اختیارات حاصل نہیں ہیں — میں قواعد و ضوابط کے قاعدہ نمبر ۱۰ کا حوالہ دیتا ہوں ۔

> "A person presiding over a sitting of the Assembly shall have the same powers as the Speaker presiding over such sitting; and all references in these rules to the Speaker as presiding officer shall be deemed to include a reference to such person."

Mr. Chairman : My hon'ble friend will have to refer to the specific provision in this behalf and not general provisions. The specific provision, namely, rule 8 (i), which has already been read out by an hon'ble member, lays down :—

> "At the first meeting of the Assembly, after a general election and after the persons elected as members, who are present and have not already made the oath, have made the oath, the Assembly shall, before proceeding to the despatch of any other business, proceed to elect the Speaker in the manner hereinafter provided in this rule".

The hon'ble member is referring to the general provisions and I think we should stick to the specific provisions contained in these rules.

سید تابش الوری ۔ جہاں تک احمد نواز صاحب گردیزی کی درخواست کا تعلق ہے ۔ جناب کو اسمبلی رولز کی دفعہ ۱۰ کے تحت مکمل اختیار ہے کہ آپ اس کو dispose of کریں ۔

Mr. Chairman : I am going to make another statement if the hon'ble member would very kindly hear me. Any how, his point has been discussed and disposed of.

ایک ممبر ۔ جناب جب آپ خود تسلیم کرتے ہیں کہ نہ آپ سپیکر ہیں اور نہ پریزائڈنگ آفیسر ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ آپ پریزائڈنگ آفیسر کی کرسی پر بیٹھیں ۔

Mr. Chairman : Please resume your seat. Four adjournment motions have been received from Allama Rehmatullah Arshad, MPA. Tabash Alwari, MPA and Mr. Saif

Ullah, MPA. Gentlemen, the legal and technical position of this case is that I am neither a Speaker nor a Presiding Officer within the meanings of Rule 2 read with Rule 15 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1972. I have only been nominated to take oath from the Members in place of the Governor of the Punjab under Article 114, read with Article 271 of the Interim Constitution, and, therefore, I am not entitled to decide the admissibility of the adjournment motions. As such, I disallow the movement of the adjournment motions.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : It is only the House which can turn down or hear the adjournment motions.

Mr. Chairman : When the adjournment motions have been disallowed, they cannot be read either. I am so sorry. The hon'ble member must realise the technical difficulties.

تاج محمد خان زادہ - ہمیں کم از کم ان تحاریک التوا کے متن پڑھ کر سنا دیئے جائیں تاکہ ان کے موضوعات کا ایوان کو علم ہو سکے ۔

مسٹر چیئرمین - مجھے اس کا بھی اختیار حاصل نہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب آپ کی اس رولنگ کے خلاف ہم واک آوٹ کرتے ہیں - (اس مرحلے پر حزب اختلاف کے ممبران واک اوٹ کر گئے) ۔

مسٹر طاہر بیگ - میرے فاضل دوستوں کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب تابش الوری صاحب اور سیف اللہ صاحب نے ابھی تک حلف وفاداری نہیں اٹھایا اس لئے وہ ایسا قدم نہیں اٹھا سکتے ۔

ایک ممبر - تینوں حضرات نے حلف لے لیا ہے آپ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں ۔

رسم حلف وفاداری

مسٹر چیئرمین - سیکرٹری صاحب آپ حلف نامے کے لئے call کریں ۔

۱۵۷ - رانا رب نواز نون (ملتان ۱۹) ۔

۱۵۸ - مسٹر رب نواز خان کھتران (ڈیرہ غازی خان ۱) ۔

۱۵۹ - شیخ رفیق احمد (لاہور ۵) ۔

Point of personal explanation Sir, - **حاجی محمد سیف اللہ خان**
میرے ایک فاضل دوست نے کہا ہے کہ سیف اللہ نے حلف نہیں اٹھایا
حالانکہ میں کل حلف اٹھا چکا ہوں ۔ براہ کرم اس کی سرکاری طور
تصدیق فرمائیں کیونکہ یہ ایوان میں سوال پیدا ہوا ہے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ یہ اعتراض صرف دو حضرات کے متعلق
ہے ۔ ایک تابش الوری صاحب اور دوسرا جناب علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب
کے متعلق ہے ۔ آپ کے متعلق نہیں ہے ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : Thank you Sir.

۱۶۰ ۔ مسٹر رؤف طاہر (لاہور ۱۰) ۔

۱۶۱ ۔ بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ (پی پی ۱۸۳ حلقہ خواتین ۳) ۔

۱۶۲ ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد (بہاولپور ۳) ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں
جناب والا کی توجہ رولز آف پروسیجر کی رول ۵ سب رولز (۱) اور (۲) کی
طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جس میں یہ کہا گیا ہے : —

> "(1) After a general election and until the first meeting of the Assembly after such election, a person elected as a member may make before the Governor or any person nominated by him, an oath in such form set out in the second Schedule to the Constitution as is applicable to him.
>
> (2) At the first meeting of the Assembly after a general election, the oath set out in the Second Schedule to the Constitution for a member of an Assembly shall be administered separately to each person elected to the Assembly who is present and has not already taken the oath, by the Governor or any person nominated by him".

اس کے متعلق جناب والا میں یہ عرض کروں گا کہ رول ۵ سب رول (۱)
میں یہ پروویژن ہے کہ حلف میٹنگ سے پہلے بھی اٹھایا جا سکتا ہے اور
جن ممبران نے پہلے حلف نہ اٹھایا ہو وہ میٹنگ کے وقت بھی
اٹھا سکتے ہیں ۔ اب اس میں یہ کہیں نہیں دیا گیا کہ
"the person nominated by the Governor to administer the oath shall preside over the meeting."

جناب والا ۔ کیونکہ یہ must ہے اور جہاں بھی کوئی
Nomination for holding a meeting for the performance of any
business in the house ہو تو اس کے ساتھ یہ واضح کر دینا ضروری ہوتا ہے کہ
shall preside over the meeting مگر اس سب رول میں جہاں آپ کو

نامزد کیا گیا ہے وہاں اس رول کے تحت یہ اختیار نہیں دیا گیا کہ آپ اس میٹنگ کو preside کریں اس کی میں وضاحت چاہتا ہوں ۔

Mr. Chairman: The hon'ble member is not referring to the appropriate rule in this connection. The rules that have been referred to go to say that if no oath has been taken under sub-rule (1), the oath will be taken under sub-rule (2) of Rule 5, So far as the first question goes, that had already been replied by me yesterday, and I think that cannot be taken up afresh. I had referred to the relevant provision under which I have been entrusted with this job by the Governor. So I would request the honourable member to please be content and he should be satisfied that the rules he has now referred to do not apply to the position as alleged by him.

(قطع کلامی)

Mr. Chairman: Let me work please.

اب مسٹر رستم خان حلف وفاداری اٹھائیں ۔

مسٹر رستم خان (ساہیوال ۲)

شیخ صفدر علی (لاہور ۱)

سردار منیر احمد (سرگودھا ۲)

بریگیڈیر چودھری صاحب داد خان (گجرات ۳)

مسٹر سخاوت علی خان (لائل پور ۱۱)

میاں سردار احمد اویسی (بہاول پور ۳

ملک سرفراز احمد (شیخوپورہ ۵)

رئیس شبیر احمد (رحیم یار خان ۶)

چودھری شبیر حسین چیمہ (بہاول پور ۲)

ملک شاہ محمد محسن (لاہور ۱۱)

چودھری شاہ نواز گورایہ (سیالکوٹ ۱۱)

مسٹر شمیم احمد خان (لائل پور ۲)

سید تابش الوری ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ عبوری آئین کی دفعہ ۱۱۳ کی طرف مبذول کراتا ہوں جس میں کہا گیا ہے . . .

"A person who is a member of a Provincial Assembly shall not sit or vote in the Assembly until he makes before the Governor an oath in such form set out in the Second Schedule as is applicable to his office."

اور عبوری دستور کے سیکنڈ شیڈول میں صوبائی اسمبلی کے رکن کے لئے -

Mr. Chairman: Has the Member read Article 271?

Syed Tabish Alwari: Yes Sir, but my point is different.

Mr. Chairman: I see.

Syed Tabish Alwari: Please see Second Schedule: "Oaths of Office", on page 96 of the Constitution.

Mr. Chairman: It is also separately printed.

Syed Tabish Alwari: This relates to the oath of the member of the Provincial Assembly.

Mr. Chairman: It says "I............do solemnly swear that I will bear true faith and allegiance to Pakistan".

This is what the hon'ble member means!

سید تابش الوری - جناب والا میری گذارش یہ ہے کہ حلف نامے کی یہ عبارت جو آئین میں موجود ہے اور جو حلف اٹھایا جا رہا ہے یہ اس عبارت سے مختلف ہے - اس اعتبار سے اب تک حلف اٹھانے کی جتنی کارروائی ہوئی ہے یہ ساری کی ساری غلط قرار پاتی ہے -

مسٹر چئیرمین - پہلے اختلافات کی نشاندھی تو کریں - بہرحال عزیز - اختلافات دیا ہیں ترجمہ کے متعلق بعد میں نتیجہ اخذ کریں اس سے قبل نہیں -

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر -

Mr. Chairman: I think, the previous Member has not yet finished the point which was raised by him. I would request the members to raise their points one by one.

رانا پھول محمد خان - جناب والا میں انگریزی نہیں جانتا - میں نہیں سمجھ سکا کہ آپ نے کیا حکم دیا ہے -

مسٹر چیئرمین - جب ایک ممبر بات کر رہا ہو تو آپ کو اتنے عرصہ تک حق نہیں ہے کہ آپ درمیان میں کوئی بات کریں -

آپ ذرا ٹھہریئے ۔ وہ بات کر رہے ہیں ۔ ان کو بات ختم کر لینے دیں ۔ پھر آپ جو چاہیں بات کریں ۔

راشا پھول محمد خان میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سپیکر صاحب معمر ترین ہونے کے باعث واقعی ایوان کے بزرگ اور ہمارے بھی بزرگ ہیں اور ہم ایک طرح سے سب ان کے عزیز ہیں مگر قانونی طور پر ان کو ایوان میں ہمیں عزیز کہکر نہیں پکارنا چاہئے ۔

(قطع کلامیاں)

ایک ممبر ۔ شاید ان کو عزیز کا مطلب کچھ اور قسم کا سوجھتا ہو اس لئے وہ عزیز کہلانے سے ڈرتے ہیں (قہقہہ) ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ حلف نامہ کی عبارت جو آئین میں درج ہے اس میں دو لفظ "Faith" اور "allegiance" موجود ہیں ان کا ترجمہ لغت کے مطابق نہیں ۔

مسٹر چیئر مین ۔ یہ لفظی ترجمہ نہیں بلکہ با محاورہ ترجمہ ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا اس میں "Solemnly" کا ترجمہ بھی نہیں کیا گیا میرے خیال میں لغت کے مطابق اس کا صحیح ترجمہ یہ ہونا چاہئے تھا کہ "میں نہایت سنجیدگی سے" ۔ ۔ ۔

(قطع کلامی)

مسٹر چیئر مین ۔ پہلا جو ترجمہ ہے اس میں تو کوئی خاص فرق نہیں ہے ۔ Anyhow the decision is to be that of the Chair. That you will concede as a Principle.

سید تابش الوری ۔ پوائنٹ آف ایکسپلینیشن ۔

مسٹر چیئر مین ۔ آپ نے ابھی حلف نہیں اٹھایا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ میرا استحقاق ہے کہ میں جس وقت چاہوں نکتہ استحقاق اٹھا سکتا ہوں ۔

ایک ممبر ۔ جناب والا ۔ کل بھی اس کے متعلق رولنگ دیا دیا تھا ۔

(شور و غل)

مسٹر چیئرمین - بڑی خوشی سے آپ پوائنٹ آف آرڈر اٹھا سکتے ہیں مگر پہلے حلف تو اٹھا لیں حلف سے پہلے آپ کارروائی میں حصہ نہیں لے سکتے -

[illegible] - جہاں یہ رولنگ ہے وہاں یہ رولنگ نہیں کہ جب تک کوئی ممبر حلف نہ اٹھائے اس وقت تک وہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں اٹھا سکتا -

سید تابش الوری — جناب والا میرا یہ حق ہے کہ جب کسی مسئلے پر رولز خاموش ہوں تو میں جنرل کلازز کے تحت اپنا حق استعمال کروں -

چوہدری [illegible] — پوائنٹ آف آرڈر جناب والا— معزز رکن نے اتنا وقت گزرنے کے بعد اب یہ سوال اٹھایا ہے اس سے بہت پہلے ان کو کیوں خیال نہیں آیا -

سید تابش الوری — اچھی بات جب بھی سامنے آ جائے اسے قبول کر لینا چاہئے -

مسٹر چیئرمین — اب چودھری شوکت علی حلف وفاداری اٹھائیں -

چودھری شوکت علی (لائل پور ۲۱)

مسٹر [illegible] — جناب والا میں اس امر کی وضاحت چاہتا ہوں کہ جب ممبران حلف اٹھانے سے پہلے خواتین کے الیکشن میں ووٹ ڈال سکتے ہیں تو وہ پوائنٹ آف آرڈر کیوں نہیں اٹھا سکتے - آئین میں آرٹیکل نمبر ۱۰۹ اور نمبر ۱۱۰ موجود ہیں جن کی رو سے گورنر اجلاس بلا سکتے ہیں - خطاب بھی کر سکتے ہیں اور ممبران خواتین کے لئے ووٹ بھی دے سکتے ہیں اس لئے میں اس امر کی وضاحت چاہتا ہوں کہ ممبران پوائنٹ آف آرڈر کیوں نہیں اٹھا سکتے ہیں -

مسٹر چیئرمین — ان امور کے لئے آئین میں specific provisions موجود ہیں -

ایک آواز — ممبران تو حلف سے پہلے T.A. بھی لے رہے ہیں - (قہقہہ)

مسٹر چیئرمین — Specific provisions کے ماتحت یہ امور سر انجام پا سکتے ہیں مگر ایوان کی کارروائی کے لئے ممبر کا حلف اٹھانا پہلے ضروری ہے ۔ ووٹ تو انہوں نے Electoral College کی حیثیت سے دیا تھا یہاں بحیثیت ممبر ایوان کام کرنا ہے ۔

اب مسٹر شوکت محمود حلف وفاداری اٹھائیں ۔

مسٹر شوکت محمود (شیخوپورہ ۸)

راجہ سکندر خان (جہلم ۲)

سید تابش الوری — جناب سکریٹری اجازت دیجئے کہ میں اپنے ترجمہ کے مطابق حلف اٹھاؤں (آوازیں ۔ انگریزی میں حلف اٹھا لیں) مجھے یہ حق حاصل ہے کہ میں اردو میں حلف اٹھاؤں ۔ جناب صدر مجھے اجازت دیجئے جو ترجمہ میں صحیح سمجھتا ہوں اسی کے مطابق حلف اٹھاؤں ۔ کیونکہ جو ترجمہ مجھے دیا گیا ہے وہ دستور میں مندرجہ حلف کے مطابق نہیں ہے ۔ اس لئے اسکی کوئی آئینی حیثیت نہیں ہے ۔

ایک ممبر — اگر آپ کو یہ ترجمہ صحیح بہتر لگتا ہے تو آپ انگریزی میں حلف اٹھائیں ۔

سید تابش الوری — میں بہر حال اپنی قومی زبان میں حلف اٹھاؤں گا تاہم اس مرحلے پر غلط حلف اٹھانیکی ذمہ داری جناب والا پر ہو گی ۔ چنانچہ میں اپنا حق محفوظ رکھتا ہوں کہ میں دوبارہ حلف اٹھاؤں ۔

مسٹر چیئرمین — انشا اللہ حلف غلط نہیں ہو گا ۔

سید تابش الوری (بہاولپور ۱)

ایک معزز رکن — معزز ممبر کا حلف غلط ہے ۔ آپ کا نام تابش ہے اور آپ نے لفظ ''سید'' اپنے نام کے ساتھ شامل کر لیا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خاں — جناب والا میں حیران ہوں کہ فاضل ممبر کو ''سید'' سے چڑ کیوں ہے ۔ کیا ان کا اخلاق یذہدیت ہے تو نہیں ہے ۔ (آوازیں یہ الفاظ واپس لیں)

ایک معزز رکن — جناب والا فاضل ممبر نے جناب آنریبل ممبر کو یزید کے نام سے پکارا ہے - میں انسے گزارش کروں گا کہ وہ یہ لفظ واپس لیں -

حاجی محمد سیف اللہ خاں — میں نے یہ نہیں کہا کہ یہ یزید ہیں - میں نے تو صرف یہ پوچھا ہے کہ آپ کا یزیدیت سے تو کوئی تعلق نہیں ہے -

ایک معزز رکن — جناب والا انہوں نے تو جناب گورنر تک کو بھی نالائق کہا ہے - (شور و غل)

A Lady Member—We should not waste the time of the House. The Hon'ble Members may be asked to resume their seats.

ایک معزز رکن — حاجی صاحب سے یہ درخواست کی جائے کہ وہ اپنے الفاظ واپس لیں -

مسٹر چیئرمین — میرے ریکارڈ کے اندر سید تابش الوری درج ہے اس لئے حلف صحیح اٹھایا گیا ہے -

ایک معزز رکن — ایک مخصوص گروہ جو یزیدی جذبات کا حامل ہے وہ پیدا ہو گیا ہے - وہ ایک مخصوص ماحول میں رہتا ہے - انہوں نے لفظ یزید استعمال کیا ہے - اسلئے وہ یہ الفاظ واپس لیں -

مسٹر چیئرمین — اب مسٹر طاہر شاہ حلف وفاداری اٹھائیں—

مسٹر طاہر احمد شاہ (لائل پور ۳)

مسٹر طاہر بیگ (لاہور ۸)

(اس مرحلہ پر سیکرٹری اسمبلی نے حلف وفاداری کیلئے خانزادہ تاج محمد کا نام پکارا)

مسٹر تاج محمد خانزادہ — جناب والا میں یہ حلف اردو میں اٹھانا چاہتا تھا لیکن یہ ایک Controversial issue بن گیا ہے -

مسٹر چیئرمین — دیکھئے آپ انگلش میں حلف لے لیں - ابھی ابھی آپکے ایک بھائی نے انگلش میں حلف لیا ہے - ترجمہ ٹھیک نہیں ہے تو آپ بھی انگلش میں حلف لے لیں -

(Shouts from government benches—sit down—sit down)

Mr. Taj Muhammad Khanzada—You have no right to say these words "sit down". I am in possession of the House.

(Interruptions)

Mr. Taj Muhammad Khanzada—میں مشکور ہوں کہ آج آپ مجھے آداب سکھا رہے ہیں ۔ Sir, there is a precedent of yesterday..

Dr. Abdul Khaliq—یہ فوج نہیں - یہاں پارلیمانی آداب چلے گا

مسٹر تاج محمد خانزادہ — یہ ایک Controversial issue ہے —

(Interruptions)

Mr. Chairman—یہ میری بات ہے— The Member should confine himself to the specific point.

ایک معزز ممبر : میرے فاضل دوست کو فوجی زبان استعمال نہیں کرنی چاہئے - انہیں پارلیمنٹری زبان استعمال کرنی چاہئے -

Dr. Abdul Khaliq : May I know the qualifications of the Member? Why is he trying to be so pedantic? I am sure this translation has been done by persons who are better qualified than the Member.

مسٹر تاج محمد خانزادہ : یہ controversial issue ہے -

(شورو غل)

I am not doubting the correctness of the translation. What I am saying is......

(Interruptions)

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ ترجمہ کسی قابل آدمی سے کروایا ہے - کیا وہ ان کا نام بتا سکتے ہیں جنہوں نے ترجمہ کیا ہے -

(شور و غل)

مسٹر تاج محمد خانزادہ : جناب والا آپ مجھے اجازت دیں کہ میں .....

(شورو غل)

Mr. Chairman : Anything done in routine carries the presumption of correctness. This translation is quite in order.

(Interruptions)

Mian Tahir Baig : After the ruling of the Chairman, there should be no other version.

(Interruptions)

خان امیر عبداللہ خان : جب آپ رولنگ دے دیں گے تو پھر آپ کی ذمہ داری ہو جائیگی ہماری ذمہ داری نہیں رہے گی ۔

مسٹر چیئرمین : یہ ترجمہ درست ہے ۔ میں پہلے بھی رولنگ دے چکا ہوں اور اب بھی دیتا ہوں کہ یہ ترجمہ درست ہے ۔

(تالیاں) ۔

Dr. Abdul Khaliq : I would request you kindly to make it clear to the Members that it is non-controversial.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, I am ready to take oath but I reserve the right of reply from my bench.

(The member started taking oath in English)

A Member : Sir, the Member cannot take oath in English. He should read it in Urdu.

Mr. Chairman : I have given him the permission to read in English. Therefore, kindly stop this discussion now. Yes, Mr. Khanzada, you should start taking oath in English.

(The member started taking oath in English.)

ایک معزز ممبر : جناب والا ان کو اردو میں حلف اٹھانا چاہئیے یہ غلط ہے ۔ آپ کو اردو کے ساتھ کیوں نفرت ہے ؟

مسٹر چیئرمین : میں نے ان کو اجازت دے دی ہے کہ وہ انگریزی میں حلف اٹھائیں اور مجھے یہ حق ہے ۔ آپ مہربانی فرما کر اس بحث کو ختم کریں ۔

ایک معزز ممبر : آپ سپیکر کی رولنگ کو چیلنج نہیں کر سکتے خواہ وہ غلط ہو یا صحیح ہو ۔ جب سپیکر رولنگ دے دیتا ہے تو وہ ہمیں تسلیم کرنا پڑتی ہے ۔

مسٹر چیئرمین : شکریہ !

ایک معزز ممبر : جناب والا میں نے عرض کیا تھا کہ کیا کوئی ممبر پنجابی میں بھی حلف اٹھا سکتا ہے ....

مسٹر چیئرمین : اگر وہ اردو اور انگریزی نہیں سمجھتا تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے ۔ اگر وہ اردو یا انگریزی سمجھتا ہے ۔ تو پھر ان دونوں زبانوں میں سے کسی ایک میں حلف اٹھا سکتا ہے ۔

ایک معزز ممبر : جناب والا جس طرح سے دوسرے صوبوں میں سندھی اور بلوچی میں حلف اٹھایا گیا ہے ۔ کیا اس طرح سے ہم پنجابی میں حلف نہیں اٹھا سکتے ؟

مسٹر چیئرمین : ہم بھی یہاں پنجابی کو پوری طرح سے فروغ دیں گے ذرا کام تو ختم کر لیں ۔

رانا [illegible] – اے محمود شاہین : جناب والا رولز آف پروسیجر کے قاعدہ نمبر ۱۸۸ میں یہ صاف طور پر وضاحت کی ہوئی ہے کہ پنجابی میں بھی حلف لیا جا سکتا ہے ۔

مسٹر چیئرمین : پنجابی کا ترجمہ اس وقت ہمارے پاس موجود نہیں تو اس لئے میں درخواست کروں گا کہ انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں سے کسی ایک زبان میں حلف لیا جائے ۔ معزز اراکین اس کی تعمیل کریں ۔

مسٹر تاج محمد خانزادہ : کیا اب میں حلف لے سکتا ہوں ؟

(قطع کلامیاں)

ایک معزز ممبر : جناب والا ۔ اگر معزز ممبر نے فوجی انداز میں حلف لینے کی کوشش کی تو یہ غلط ہوگا وہ ایسا نہیں کرسکتے ۔

(شور و غل)

Mr. Taj Muhammad Khanzada : [illegible] uttered any unparliamentary words. [illegible] unparliamentary act on my part.

(Interruptions)

I am saying I apologize for anything considered unparliamentary by my friends......

(Interruptions)

Mr. Chairman : The Member should start taking oath.

مسٹر تاج محمد خانزادہ : (کیمبلپور - ۱)-

خان تاج محمد خان : (میانوالی ۵)

چودھری طالب حسین (لائلپور ۶) -

راجہ محمد افضل — پوانٹ آف آرڈر- جناب صدر میں کل کے واقعہ کے متعلق ھاؤس سے معزرت مانگنا چاھتا ھوں اور عوام سے بھی- چونکہ کل پہلی دفعہ میں تین سال کے بعد ایک تقریب میں گیا . . .

(شور)

مسٹر چیئرمین : کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے ؟

راجہ محمد افضل :میں معافی مانگتا ھوں کہ . . .

مسٹر چیئرمین صاحب : اگر آپ نے کوئی سوال اٹھانا ھو تو رسم حلف وفاداری کے بعد اٹھائیں اس کے ختم ھونے پر آپ جو کچھ کہنا چاھتے ھیں کہہ لیں - لیکن یہ بہت اھم کام ہے - اس کو ختم کرنے کے بعد جب ھم فارغ ھوں گے تو آپ پوائنٹ آف آرڈر اٹھائیں اور ھاؤس بھی آپ کو اجازت دے گا -

اب مسٹر عمر حیات خاں حلف وفاداری اٹھائیں

رائے عمر حیات خاں (لائل پور ۹)

میاں ظہور احمد (لائلپور ۱۳)

ملک ثناء اللہ خاں (سیالکوٹ ۳)

ایک ممبر : پوائنٹ آف آرڈر . . . .

Mr. Chairman : Just a Second, there is some urgent business you may take up your Point at a later stage.

قرار داد تعزیت برائے نوابزادہ سردار محمد خاں لغاری و سید امیر حسین شاہ

I معزز اراکین اسمبلی - ھمارے دو معزز اراکین وفات پا چکے ھیں - اس سلسلہ میں مجھے قائد ایوان کی طرف سے دو قرار دادیں اظہار تعزیت کے لئے موصول ھوئی ھیں وہ میں آپ کے روبرو پڑھ کر سناتا ھوں۔

(۱) ”یہ اسمبلی سابق وزیر صوبہ پنجاب و ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب نوابزادہ سردار محمد خان لغاری جنہوں نے اس صوبہ

کے لئے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں، کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں ممتاز جگہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے،، آمین ۔

(۲) ،،یہ اسمبلی سید امیر حسین شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں ممتاز جگہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے،، آمین ۔

Begum [illegible]: Mr. Speaker Sir, I think we should also pray for the integrity and solidity of Pakistan.

وزیر اعلیٰ — جناب والا ! میں یہ تجویز پیش کروں گا کہ ان کے لئے باقاعدہ دعائے مغفرت کی جائے ۔

ایصال ثواب برائے شہدائے پاک بھارت جنگ ۱۹۷۱ء

مسٹر چیئرمین : معزز اراکین اسمبلی شہداء کے سلسلہ میں کل چند فاضل اراکین نے اس ہاؤس میں دعائے مغفرت کے لئے تجویز پیش کی تھی ۔ اس کے متعلق یہ فیصلہ ہوا تھا کہ اس معزز ایوان میں ان کے لئے فاتحہ خوانی ہوگی ۔ اسی طرح ان دو صاحبان لغاری اور سید امیر حسین شاہ صاحب کے متعلق بھی میں یہ عرض کروں گا کہ ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی ہونی چاہئے ۔

خان امیر عبداللہ خان [illegible] : جناب والا ! میں یہ عرض کروں گا کہ سب سے پہلے شہداء کا ریزولیوشن آنا چاہئے ۔ دوسرے دو معزز اراکین اسمبلی بھی ہمارے بھائی تھے ان کے لئے دعائے مغفرت ہونی چاہئے ۔ شہداء نے شہادت کا درجہ حاصل کیا ہے ۔ انہوں نے اس ملک کو حاصل کیا ہے ۔ انہوں نے اپنی جانیں اس ملک کے لئے قربان کی ہیں ۔ ہر کام کا الگ الگ درجہ ہوتا ہے ۔ میں عرض کروں گا کہ سب سے پہلے شہداء کا درجہ ہے اس کے بعد میرے دوسرے دوستوں کا درجہ ہے اس لئے آپ کو ان کا ریزولیوشن پہلے رکھنا چاہئے ۔ یہ ٹھیک ہے کہ شہداء کے لئے حزب اختلاف نے ریزولیوشن بھیجا ہے اب گورنمنٹ کی طرف سے بھی یہ

چیز هاؤس میں لائی گئی ہے ۔ یہاں گورنمنٹ یا اپوزیشن کی ذات کا سوال نہیں ہے بلکہ سوال یہ ہے کہ کس کام کو فوقیت دی جائے ۔ میں گذارش کروں گا کہ شہداء کا ریزولیوشن پہلے رکھیں ۔

جناب والا مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ هاؤس کی کارروائی شروع ہونے سے پہلے جس وقت هاؤس meet کر رہا تھا شہداء کے متعلق ریزولیوشن نہیں لایا گیا حالانکہ چاہئے یہ تھا کہ هم پہلے ان کو خراج تحسین پیش کرتے اور اسکے بعد کوئی اور کارروائی کرتے۔

ایک آواز : جناب والا جو شہداء کا ریزولیوشن ہے وہ پہلے هاؤس میں پڑھ کر سنا دیں۔

مسٹر چیئرمین : ریزولیوشن چونکہ formally نہیں آ سکتا ہے اس لئے ارکان اسمبلی کی خواهش کے پیش نظر شہداء کے لئے فاتحہ پڑھنے کی استدعا کرتا ہوں۔

(اس مرحلے پر شہداء کیلئے فاتحہ خوانی کی گئی)

ایک ممبر : مارشل لا کیلئے بھی فاتحہ خوانی کریں۔

مسٹر چیئرمین ۔ مارشل لا کو ختم کرنے کا شرف ہماری اکثریتی پارٹی کو حاصل ہے اور هم نے اسے همیشہ همیشہ کے لئے ختم کر دیا ہے۔

ملک مختار احمد اعوان : جناب والا میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جمہوریت کی بحالی کے لئے اور آمریت کے خلاف جو جد و جہد کی گئی ہے اس میں ہمارے جن طالبعلموں ۔ ہمارے کسانوں ۔ ہمارے مزدور ساتھیوں اور ہمارے کارکن ساتھیوں نے جام شہادت نوش کیا ہے ۔ ان کے لئے خراج عقیدت یہاں پیش کیا جائے ۔ آج جو ممبر حضرات اس معزز ایوان میں موجود ہیں یہ ان شہداء کے خون کی قربانی کی وجہ سے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ آپ طالبعلموں ۔ کسانوں اور مزدوروں کی شہادت پر انہیں خراج عقیدت پیش کریں اور مغفرت کی دعا کریں ۔ جنہوں نے آمریت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں ۔

مسٹر چیئرمین : معزز اراکین ۔ اگر هاؤس کو اعتراض نہ ہو تو فاتحہ خوانی کی جائے ۔

(اس مرحلے پر دعائے مغفرت کی گئی)

ایک ممبر — جناب والا طلبا - مزدوروں اور کسانوں کو خراج تحسین ضرور پیش کرنا چاہئے لیکن ایک تحریک التوا جناب علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب نے دی ہوئی ہے اس کو پیش کرنے کی کیوں اجازت نہیں دی گئی ؟

مسٹر چیئرمین - وہ سب اس میں آ گیا ہے - سب کے لئے اکٹھی دعائے مغفرت کی گئی ہے -

ایک ممبر آپ اس کے متعلق رولنگ دیں -

مسٹر چیئرمین وہ بات ختم ہو گئی ہے -

ملک غلام جیلانی — پوائنٹ آف آرڈر - جناب چیئرمین صاحب میرے دوست نے یہاں ایک تحریک التوا پیش کی ہوئی ہے - میں اس کے متعلق عرض کروں گا کہ جب ہاؤس پہلی مرتبہ Constitute ہوتا ہے تمام ممبر حلف وفاداری اٹھاتے ہیں - سپیکر کے منتخب ہو جانے کے بعد ممبران کو یہ حق ملتا ہے کہ وہ تحریک التوا یا پوائنٹ آف پرولیج کے متعلق سوال اٹھائیں - ابھی تو یہ حضرات حلف وفاداری لے رہے ہیں - جہاں تک تحریک التوا کا تعلق ہے وہ سپیکر صاحب کے منتخب ہونے کے بعد آنی چاہئے تھی -

مسٹر چیئرمین -- اس کے متعلق میں اپنا فیصلہ دے چکا ہوں -

خان امیر عبداللہ خان روکڑی — جناب والا میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور مجھے شبہ ہے کہ آپ تھوڑی دیر کے بعد کرسی چھوڑ کر چلے جائیں گے - اگر اس تھوڑے سے وقت میں آپ کا شکریہ ادا نہ کیا جائے تو یہ زیادتی ہو گی - آپ نے چیئرمین کی حیثیت سے جو کردار ادا کیا ہے اس سے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سر شہاب الدین کی روح دوبارہ واپس آ گئی ہے - آپ کی شخصیت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مرحوم سر شہاب الدین کی روح دوبارہ زندہ ہو گئی ہے - اس لئے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں -

مسٹر چیئرمین — شکریہ -

سیدہ عابدہ حسین — پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا مجھے پہلے آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پیش کرنے کی اس لئے اجازت نہیں دی تھی -

کیونکہ میں نے حلف نہیں لیا تھا ۔ اب میں حلف لینے کے بعد یہ عرض کروں گا کہ ۔

مسٹر چیئرمین : — یہ حلف نامے کے متعلق ہے یا ترجمہ کے متعلق ہے ۔ اگر آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ترجمہ سے متعلق ہے تو میرے عزیز اب تو سارا ترجمہ ہو چکا ہے ۔ ہاں اگر آپ نے چیلنج کرنا ہے تو You should challenge it through some writ.

I think it has become infructuous now since the oath has been taken.

سید تابش الوری : — جناب یہ میرا حق ہے ۔ کہ میں پہلے اس ایوان میں آپ کے توسط سے اپنے حقوق کے تحفظ کا مطالبہ کروں ۔

مسٹر چیئرمین : — یہ تو میں بھی جانتا ہوں کہ اخلاقی طور پر آپ کا یہ حق ہے ۔ حلف چونکہ ختم ہو چکے ہیں ۔ اب تو ایسے آئینی طور پر اگر کسی صاحب نے چیلنج کرنا ہے تو یہ دوسری بات ہے ۔

Mirza Tahir Baig : It is in the interest and decorum of the House.

Mr. Chairman : The oath has already been administered. There is no use in beating a dead horse.

سید تابش الوری : — جناب یہ میرا حق ہے کہ میں اس ایوان میں ایک ممبر کی حیثیت سے ملک کے دستور کی حفاظت کروں ۔

مسٹر چیئرمین : — اے بھائی اگر آپ ترجمہ کے متعلق سوال اٹھاتے ہیں ۔ تو میں یہ عرض کرونگا کہ اس میں رائے کا اختلاف ہو سکتا ہے ۔ آپ کہیں گے یہ صحیح ترجمہ نہیں ہے ۔ ہم کہیں گے یہ صحیح ترجمہ ہے ۔ اور اس میں وقت ضائع ہوگا ۔

(قطع کلامیاں)

سید تابش الوری : — میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں . . . .

مسٹر چیئرمین — جب آپ نے یہ حلف لے لیا ہے تو آپ کو یہ حق نہیں ہے - کہ آپ اس پر اعتراض کریں - اگر آپ کو اعتراض تھا تو آپ یہ حلف نہ لیتے - حلف لے لیا گیا ہے اور اس پر رولنگ بھی دی جا چکی ہے -

ایک ممبر — اس لیئے میرے فاضل دوست اب تشریف رکھیں -

Mr. Chairman : This will not be the proper fo#m; rest assured my brother.

سید قابیشی الوری — جناب صدر - مجھے اجازت دی جائے کہ میں اپنے نکتہ کی وضاحت کروں - میں نے ابھی تک کوئی بات شروع ہی نہیں کی تو اس کے خلاف رولنگ کیسے ہو سکتی ہے میں نے ابھی تک یہ نہیں بتایا کہ حلف کس طرح سے غلط ہے اور دستور کی کس اعتبار سے خلاف ورزی ہوئی ہے -

مسٹر چیئرمین — آپ وہی پوائنٹ اٹھا رہے ہیں جو ترجمہ کے متعلق ہے -

ایک ممبر — جناب والا یہ کیسے پتہ چل سکتا ہے کہ وہ پوائنٹ ترجمہ کے متعلق ہے ابھی تک تو جناب نے سماعت نہیں فرمایا ہے -

مسٹر چیئرمین — رسم حلف وفاداری دو دن ہوتی رہی ہے - اور اب اس سٹیج پر اس کو چیلنج کرنا ٹھیک نہیں -

سید قابیشی الوری — جناب صدر - رولز نے مجھے حق دیا ہے کہ میں کسی بھی وقت پوائنٹ آف آرڈر اٹھا سکتا ہوں - کل آپ نے کہا تھا کہ جب تک آپ حلف نہ لیں - آپ پوائنٹ آف آرڈر نہیں اٹھا سکتے - اب آپ فرما رہے ہیں کہ چونکہ آپ نے حلف اٹھا لیا ہے اس لئے اب پوائنٹ آف آرڈر نہیں اٹھایا جا سکتا - آخر یہ کیا استدلال ہے ؟

مسٹر چیئرمین — وہ بات بھی درست تھی اور یہ بات بھی درست ہے -

Begum Rehana Sarwar : Sir. The hon'ble Member should be told that he cannot raise the same point again and again.

سید قابیشی الوری — جناب مجھے اسوقت پوائنٹ آف آرڈر نہیں اٹھانے دیا گیا - اس لئے میں اسے اب دوبارہ اٹھا رہا ہوں - پوائنٹ آف آرڈر اٹھانے سے مجھے نہیں روکا جا سکتا -

مسٹر چیئرمین ــاس وقت بھی chair کی جانب سے درست تھا اور اسوقت بھی درست ہے - اب جب کہ سارے ہاؤس کے تمام معزز ممبران حلف وفاداری اٹھا چکے ہیں - اسکو چیلنج کرنا بے سود ہو گا -

رانا گے - اے - محمود خانــاگر میرے فاضل دوست کو اپنی اردو پر اتنا ناز ہے تو جناب مناسب ہے کہ یہ کسی یونیورسٹی میں پڑھانا شروع کر دیں - یہ کم از کم ہمیں نہ پڑھائیں -

(قطع کلامیاں)

Mr. Chairman : We are going to make a more important declaration and that is about the election of Speaker.

حاجی محمد سیف اللہ خانــجناب میں آپ کی توجہ فاضل ممبر کو مطمئن کرنے کوائے اس شعر کی طرف دلانا چاھتا ہوں -

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

وزیر اعلیٰ (ملک معراج خالد)ــجناب صدر - آپ کی توجہ میں اس طرف مبذول کرانا چاھتا ہوں کہ اب جبکہ جنوں کا نام خرد اور خرد کا نام جنوں رکھ دیا گیا ہے - اس لئے میں فاضل ممبر سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ حلف اٹھانے کے بعد اس بحث کو ختم کریں - تاکہ دوسری کارروائی ہو سکے - آپ کی طرف سے صاف اور مثبت رولنگ آنی چاہئے - اور اسکے بعد کسی کو اجازت نہیں ہونی چاہئے کہ وہ اپنی تقریر جاری رکھے -

مسٹر چیئرمین ــمیں پہلے ہی رولنگ دے چکا ہوں- اب واضح الفاظ میں رولنگ دیتا ہوں کہ حلف نامہ کے ترجمہ کے متعلق کسی کو کوئی مزید اعتراض نہیں ہونا چاہئے - یہ بالکل ٹھیک ترجمہ ہے -

بیگم پاقیس حبیب اللہــجناب صدر -

لازم ہے دل کے پاس رہے پاسبان عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

مسٹر چیئرمین ــ سیکرٹری صاحب اب آپ نتیجہ کا اعلان کریں -

(قطع کلامی)

Mr. Taj Muhammad Khanzada : On a point of personal explanation.

Sir, I want to explain my position — —

Mirza Tahir Baig : The Member has already apologized. He should not waste the time of the house.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : I am on a point of personal explanation. It is my privilege to remove any misunderstanding on a point of personal explanation before the Members of this House, and I think they will listen to me for only two minutes.

(*Interruptions*)

I am sorry to say that it is my privilege——

جناب والا ۔ مجھے یہ حق پہنچتا ہے کہ کوئی چیز جو میرے فاضل دوست کو اچھی نہ لگی ہو یا اسکو کوئی غلط سمجھا ہو اور اس نے غلط فہمی میں اسکو کچھ اور ہی سمجھ لیا ہو ۔ تو میں اس ہاؤس کے ختم ہونے سے پہلے اپنے متعلق کچھ وضاحت کر دوں لیکن آپ نے مجھے حلف نامہ اٹھانے سے پہلے ذاتی وضاحت کی اجازت نہیں دی تھی ۔ اب میں نے حلف اٹھا لیا ہے اور مجھے ذاتی وضاحت کی اجازت دی جائے ۔

Mirza Tahir Baig : Sir, I think, a decision has already been given by the Chairman and the Member cannot raise any discussion on that point.

ایک ممبر۔ فاضل ممبر نے حلف اٹھا لیا ہے اس پر میرے خیال میں زیادہ وضاحت کی ضرورت نہیں ۔

مسٹر چیئرمین۔ vaild — ہے ۔ جائز ہے ۔ آپ مہربانی کر کے ہاؤس کا وقت ضائع نہ کریں۔

مسٹر تاج محمد خانزادہ۔ آپ میری بات تو سنیں۔

مسٹر چیئرمین — میں oath کی طرف نہیں جانا چاہتا ۔ اور نہ ہی اس کی legality کی طرف جانا چاہتا ہوں ۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب سپیکر آپ کے فرائض میں یہ شامل ہے کہ آپ دو دو ممبران کو اکٹھے بولنے کی اجازت نہ دیجئے ۔

A Member : Kindly order him to sit down.

مسٹر چیئرمین ۔ میرے بھائی آپ خود خلاف ورزی کر رہے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

مجھے ایک اعلان کرنا ہے ۔ اگر آپ کی وضاحت ضروری نہ ہو تو مجھے اعلان کر لینے دیں ۔

ایک ممبر ۔ جناب چیرمین مجھے ایک ضروری بات کرنی ہے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ تشریف رکھئے ۔

سید ضیاءالرحمن فلاح ۔ عباس بخاری ۔ جناب چیرمین میں دیکھ رہا ہوں ۔ کہ جو طریق کار اسمبلی میں اس وقت رائج ہے ۔ اس کے مطابق آپ کبھی بھی صحیح کارروائی نہیں کر سکتے ۔ طریق کار یہ ہونا چاہئے ۔ کہ کسی ممبر کو اگر کوئی اعتراض ہے یا کوئی بات کہنی ہے تو وہ ممبر یا چھ ممبر سب کے سب کھڑے ہو جاتے ہیں اور چپ رہتے ہیں ۔ جس کو سپیکر موقع دے وہ بات کرے نہ کہ پانچ چھ ممبر اکٹھے بولیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح ہم اپنے وقار میں اضافہ نہیں کر رہے ہیں اور دوسرے اس طور پر ہم قوم کا بے حد پیسہ اور وقت ضائع کریں گے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ باہر کے عوام اور پریس بھی ہمارے متعلق اچھی رائے قائم نہیں کریں گے ۔ میں اپیل کرونگا کہ پانچ یا چھ ممبر اکٹھے نہ بولیں جس کو سپیکر اجازت دے وہ بولے ۔ سپیکر کے فرائض خود ہی انجام نہ دیں ۔

Mr. Chairman : Thank you.

سپیکر کا انتخاب

سیکرٹری اسمبلی ۔ معزز ارکان سپیکر کے انتخاب کے سلسلے میں گورنر صاحب نے بحکم مصدرہ ۲۷ اپریل ۱۹۷۲ء چودھری محمد یعقوب اعوان صاحب کو اجلاس کی صدارت کیلئے نامزد فرمایا ہے ۔ اس طرح اسی تاریخ یعنی ۲۷ اپریل ۱۹۷۲ء کے ایک اور حکم کے ذریعے چودھری محمد یعقوب اعوان صاحب کو منتخب سپیکر سے حلف لینے کیلئے بھی نامزد فرمایا ہے ۔

اب میں سپیکر کے انتخاب کے نتیجہ کا اعلان کرتا ہوں ۔

سپیکر کے انتخاب کے لئے مقررہ میعاد میں شیخ رفیق احمد صاحب اور چودھری امان اللہ لک صاحب ارکان اسمبلی کے حق میں کاغذات نامزدگی داخل ہوئے ۔ چودھری امان اللہ لک صاحب نے اپنا نام انتخاب سے واپس لے لیا ۔ اس لئے میں شیخ رفیق احمد صاحب کو منتخب سپیکر قرار دیتا ہوں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اور ان سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ آکر سپیکر کے عہدے کا حلف لیں اور کرسی صدارت سنبھالیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

رانا پھول محمد خان۔ جناب سیکرٹری صاحب آپ نے ڈپٹی سپیکر کے انتخاب کا ذکر نہیں کیا۔

سیکرٹری اسمبلی۔ جب باری آئے گی تو وہ اعلان بھی ہو جائے گا۔

(اس مرحلے پر چودھری محمد یعقوب اعوان صاحب نے شیخ رفیق احمد صاحب سے سپیکر کے عہدہ کا حلف لیا)

Mr. Chairman : I induct my brother Sheikh Rafiq Ahmad into his new office of Speaker of this august body.

(اس مرحلہ پر شیخ رفیق احمد صاحب کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

(نعرہ ہائے تحسین)

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی۔ جناب سپیکر نے ہمارے قواعد و ضوابط کے قاعدہ نمبر ۱۴ کی رو سے ان چار اشخاص کو پینل آف چیئرمین پر مقرر کیا ہے:۔

(۱) شوکت محمود صاحب۔ (۲) عبدالقیوم بٹ صاحب۔

(۳) احسان الحق پراچہ صاحب۔ (۴) بیگم آباد احمد صاحبہ۔

سپیکر کی خدمت میں ہدیۂ تہنیت

وزیر اعلیٰ (ملک معراج خالد)۔ جناب سپیکر میں آپ اور اپنی پارٹی کی طرف سے نہایت صدق دل سے آپکو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں اور اس معزز ایوان کی طرف سے بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے آپکو متفقہ طور پر سپیکر منتخب کیا۔ جناب والا ہماری نگاہ میں آپ سب سے زیادہ خوش قسمت انسان ہیں کہ پہلی اسمبلی جو بالغ رائے دہی کی بنیاد پر وجود

میں آئی ہے اور جسے صوبے کے تمام عوام کی حمایت حاصل ہے۔ آپ اسکے سپیکر منتخب ہوئے ہیں۔ جناب والا آپکو جو اہم ذمہداریاں سونپی گئی ہیں انہیں جمہوری روایات کے مطابق فروغ دیا جائے۔ اسمبلی کے اندر جمہوری آداب و اطوار کی بناء رکھی جائے اور سابقہ روایتوں کو ملحوظ رکھا جائے۔ ہم اپنی طرف سے آپکے فرائض کی انجام دہی میں پورا پورا تعاون کریں گے۔ اس معزز ایوان کے اندر پوائنٹ آف آرڈر۔ پوائنٹ آف انفرمیشن ۔ پوائنٹ آف پرولیج اور پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن یہ وہ معاملات ہیں جو کہ چند روز کے اندر ہر معزز رکن کو آ جائینگے ۔ یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ۔ لیکن اصل چیز یہ ہے کہ ہم جمہوریت کے بنیادی تقاضوں کے مطابق ایک دوسرے سے سلوک کرنے کی کوشش کریں۔ ہم پنجاب کو اور پنجاب کے اس معزز ایوان کو مثالی ادارہ بنائیں ۔ اس وقت چاروں صوبوں میں عوامی حکومتیں قائم ہیں اور ایک صحت مند مسابقت کے ذریعے ہماری یہ کوشش ہونی چاہیئے اور ہمیں پورا بھروسہ ہے کہ آپکی سپیکر شپ کے ذریعے ہم پنجاب کو دوسرے صوبوں کی نسبت جو ہمارے بھائی ہیں بہتر جمہوری ادارہ بنائیں ۔

جناب والا ہماری پارٹی نے اس ایوان کے اندر اور اس ایوان کے باہر یہ کوشش کرنی ہے کہ اپنے عمل سے معزز اختلاف کو یہاں اور باہر بھی یقین دلائیں کہ ہم انصاف اور عدل کے تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے اور عوامی خواہشات اور توقعات کے عین مطابق جمہوریت کو فروغ دیں گے ۔ ہم بلا خوف تردید یہ دعوی کر سکتے ہیں کہ مارشل لا کی لعنت کو مستقل طور پر ختم کرنے کیلئےاور عوام کی حکمرانی کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لئے ہماری پارٹی نے جو کچھ بھی کرنا ہے ہم ان تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے۔

جناب والا ۔ آپ اب سب کا مشترکہ سرمایہ ہیں آپ نے اپنے حلف کے مطابق جو نہایت جامع ہے اپنے فرائض کو پورا کرنا ہے اور اپنے تمام ممبران کی مراعات اور حقوق کا تحفظ فرمانا ہے ۔ میں اپنی پارٹی کیطرف سے حزب اختلاف کو یقین دلاتا ہوں کہ جو ان کے جائز حقوق ہیں ۔ بنیادی حقوق ۔ اس ایوان میں اور اس ایوان کے باہر ہم ان کے تحفظ کیلئے

ان کی توقعات کے مطابق عمل کریں گے اور ہم اپنے فاضل دوستوں سے یہ بھی امید رکھتے ہیں کہ چونکہ ہم نے منزل کو پانے کیلئے کافی فاصلہ طے کرنا ہے اسے بسرعت تمام طے کرنے کیلئے ہمیں اشتراک عمل سے کام کرنا ہوگا ۔ حزب اختلاف محض اختلاف کیلئے نہیں ہونی چاہئے ان کی طرف سے جو اچھی چیز آئیگی ہم بخوشی اسے قبول کریں گے اور عوام کی بہتری ملک و قوم اور قومی سالمیت کی خاطر ان کی جانب سے جو بھی اقدامات کئے جائیں گے وہ ہم سراہیں گے ۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ وہ ہم کو پورا پورا تعاون دیں گے ۔ یہ ہمیں امید ہے اور اسی میں ہمارے ملک کا بھلا ہے ۔ اس وقت مسائل نہایت پیچیدہ ہیں اور وہ صرف پاکستان پیپلز پارٹی کے مسائل نہیں ہیں ۔ اس وقت ہمارے ملی قومی مسائل ہیں ۔ اس لئے ان کو حل کرنے کیلئے فروعی ، ہنگامی اور عارضی اختلافات کو ختم کرنا ہے ۔ قومی اتحاد ہمارا مقصد عزیز ہے ۔ اس کو ہم نے حاصل کرنا ہے تاکہ ہم پاکستان کے اندر صحیح معاشرے کی تشکیل کر سکیں اور جو ہمیں مسائل درپیش ہیں سیاسی ۔ معاشرتی اور تہذیبی انہیں ہم سب نے مل جل کر حل کرنا ہے ۔ اس لئے ہم توقع کرتے ہیں کہ یہ معزز ایوان اور یہ صوبہ جو کسانوں ۔ مزدوروں ۔ طالب علموں ۔ دانشوروں اور غریبوں کی تمام امیدوں کا مرکز بن چکا ہے ہم اپنے عمل سے اس کی تقدیس کو برقرار رکھیں اور پاکیزگی بخشیں ۔ یہ اب ہم پر منحصر ہے اور ہم نے یہ ثابت کرنا ہے لیکن میرے نزدیک یہ سطحی معاملات کچھ حیثیت نہیں رکھتے ۔ ہماری حزب اقتدار کا مقصد یہ ہے کہ ہم نے اپنے ملک اور قوم کو عظیم بنانا ہے اپنے عوام کی بالا دستی کو قائم رکھنا ہے اور ہم نے ان کی آرزوؤں ۔ ان کی تمناؤں اور خواہشات کے عین مطابق اس ایوان میں یہ ثابت کرنا ہے کہ جو کچھ وہ چاہتے ہیں اس کا اظہار یہاں بخوبی کیا جائے ۔

جناب والا ۔ میں آخر میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اپنی اور اپنی پارٹی کیطرف سے پورے تعاون کا یقین دلاتا ہوں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد (قائد حزب اختلاف) — جناب والا - میں حزب اختلاف کے ایک ادنیٰ خادم کی حیثیت سے آپ کی خدمت میں ھدیہ تبریک پیش کرتا ھوں اور اپنے رفقاء کار کو مبارکباد پیش کرتا ھوں جنھوں نے اس مبارک موقعہ پر آپ کو اس ایوان کا صدر مقرر کیا - اب آپ کی حیثیت یہ ہے کہ آپ اس ایوان کی عزت و وقار اور ارکان کے حقوق اور ایوان کی بالا دستی کے نشان بنیں گے - یہ سب سے بڑا اعزاز ہے جو اس صوبے کے غریب عوام کے نمائندوں نے آپ کو بخشا ہے۔ یہاں اس ایوان کی کئی روائتیں پہلے ھی سے موجود ھیں اس ایوان کے در و دیوار میرے لئے نئے نہیں ھیں - خلیفہ شجاع الدین صاحب مرحوم اس ایوان کے سپیکر بلا مقابلہ منتخب ہوئے۔ چودھری فضل الٰہی ایک ووٹ کی بھاری اکثریت سے منتخب ہوگئے تھے تو یہاں ایسی بھی روایات ھیں جو جمہوری بھی ھیں اور قابل فخر بھی - بعض ایسی روایات بھی ھیں جو ناقابل تقلید ھیں - لیکن مجھے یقین ہے کہ آپ یقیناً اچھی روایات کی تقلید کریں گے جو اس ایوان کو ورثے میں ملی ھیں اور ان روایات کو ھمیشہ کیلئے ختم کر دیں گے جو اس ایوان کی عزت کا باعث نہیں بن سکتیں - مسٹر سپیکر - میں گذارش کر دینا چاھتا ھوں کہ سپیکر چاہے کسی پارٹی سے تعلق رکھے لیکن جب وہ سپیکر بن جاتا ہے تو وہ اپنے آپ کو اپنی پارٹی سے ذھنی طور پر منقطع کر لیتا ہے - میں امید کرتا ھوں کہ جب آپ سپیکر شپ کے فرائض سر انجام دیں گے آپ اس وقت ھاؤس کے سر براہ ھونگے پیپلز پارٹی کے رکن نہیں ھونگے بلکہ آپ کسی پارٹی کے رکن نہیں ھوںگے ۔ اس کے ساتھ میں اپنے محترم رفقاء کار کیطرف سے یقین دلاتا ھوں کہ اس ایوان کو اعتدال پر رکھنے کیلئے اس کو قانون کے اندر رکھنے کیلئے آپ کی عزت اور وقار کیلئے ھم آپ سے پورا پورا تعاون کریں گے۔ میں یہاں واشگاف الفاظ میں عرض کر دینا چاھتا ھوں کہ اگر حزب اختلاف کے حقوق پر کسی قسم کی زیادتی کی گئی یا جرگہ لاء ایسے جنگل لاء پیش کئے گئے تو ھم اس کی پوری شدت کے ساتھ مزاحمت کریں گے - اب آخر میں میں

تھوڑا سا یہاں یہ بھی عرض کر دوں کہ ھماری حزب اختلاف کا کردار کیا ھو گا ۔ اس کا کردار یہ ھو گا کہ محب وطن حزب اختلاف کی حیثیت سے تعمیری تنقید صحت مند صالح ستھری سیاست پر عمل درآمد کرے اس لئے ھم اس اصول پر کار بند رھیں گے کہ جو بات حکمران جماعت کی طرف سے اچھی آئے گی آپ دیکھیں گے کہ ھم پورے خلوص کیساتھ اور دلسوزی کیساتھ تعاون کریں گے لیکن اگر ایسی بات آ گئی جس پر ھمیں اختلاف ھو تو ھم اس کی مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کریں گے ۔ مجھے امید ہے کہ آپ بحیثیت سپیکر اس ایوان کے وقار اور اسکی بالا دستی کے علمبردار ھونگے ۔

جناب والا ۔ قائد ایوان نے آج جو بیان ابھی ابھی دیا ھے وہ اس ضمن میں حوصلہ افزا ھے اور ھم بھی حزب اختلاف کی طرف سے واضح کر دینا چاھتے ھیں کہ ھر اپوزیشن حکومت سے ھر اچھی بات پر تعاون کرے گی اور اگر سرکاری پارٹی جمہوریت کاملہ کی بحالی ۔ تحریر و تقریر کی آزادی اور صحافت کی تقدیس کے لئے کام کرے گی تو اپوزیشن ان سے تعاون کریگی لیکن اگر شخصی آزادی سلب کرنے کی کوشش کی گئی تو اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائیگا اور اپوزیشن کسی بڑے سے بڑے فرعون کے ساتھ مصالحت نہیں کرے گی۔

جناب والا ۔ اب چونکہ آپ نے مجھے وقت دے دیا ھے اس لئے دو تین ضروری باتیں عرض کر دینی چاھتا ھوں ۔ اس وقت صوبے میں لاء اینڈ آرڈر کی حالت بے حد خراب ھے ۔ انتظامیہ بالکل بے بس نظر آتی ھے دن دھاڑے خوفناک قسم کے واقعات منظر عام پر آتے ھیں اس سلسلے میں دو تین سنگین واقعات کا ذکر کر دینا ضروری معلوم ھوتا ھے مثلاً پنجاب یونیورسٹی میں مداخلت اور فائرنگ ھوئی ۔ ایڈیٹروں کی گرفتاری کے خلاف احتجاجی جلوسوں پر فائرنگ ۔ نائب تحصیلدارو کے کامیاب امیدواروں سے ناانصافی اور افسروں کی برطرفی ایسے معاملات ھیں جن پر حکومت کو فی لفور غور کرنا چاھیے ۔ میں امید کرتا ھوں کہ ھمارے قائد ایوان اور وزیر اعلیٰ واضح پالیسی بنا کر ھمیں یقین دلائینگے

کہ جس قسم کے واقعات نے امن عامہ کو مفلوج کر دیا ہے وہ آئندہ رونما نہیں ہوں گے ورنہ میں ہر وقت حکومت کو متنبہ کرتا ہوں کہ یہ ملک داخلی خلفشار اور بدامنی کے باعث تباہ ہو جائیگا ۔ میں آخر میں پھر ایک مرتبہ سپیکر صاحب کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔

سیٹھ کاشن انوری (بہاولپور ۱) — جناب والا—میں نے پہلے بھی تقریر کرنے کی اجازت مانگی تھی اور اب پھر اسی مقصد کیلئے کھڑا ہوا ہوں ۔ میں ایک آزاد رکن کی حیثیت سے متحدہ محاذ سے وابستہ ہوں ۔ مجھے تقریر کرنے کی اجازت کیوں نہیں دی گئی ۔ میں بہاول پور کی غالب اکثریت کا نمائندہ ہوں مجھے اظہار خیال کا موقعہ ملنا چاہیئے یہ میرا حق ہے جو کئی دوسرے ممبران پر فائق ہے جن کو تقریر کی اجازت مل چکی ہے ۔ بہاول پور کے عوام نے علیحدہ صوبہ قائم کرنے کے لئے ہمیں ووٹ دیئے تھے مگر آپ ہماری بات ہی سننا پسند نہیں کر رہے ۔ شور و (قطع کلامیاں) (اس مرحلے پر کئی ممبران نے بیک وقت بولنا شروع کر دیا) آپ متحدہ بہاول پور محاذ کی نمائندگی کا دعوی کس طرح کر سکتے ہیں ۔

ایک ممبر — بہاول پور کے عوام علیحدہ صوبہ نہیں چاہتے ۔

مسٹر سپیکر — اجلاس ۱۲ بجے دوپہر تک رہے گا اس سے پہلے پہلے ممبر صاحبان تقاریر کر سکتے ہیں ۔ ایوان چاہے تو ہر ممبر کی تقریر کا وقت مقرر کر دے اور جس جس پارٹی کی طرف سے کوئی لیڈر بولنا چاہے اس کا بھی فیصلہ کر لیا جائے ۔

ایک ممبر — پانچ پانچ منٹ کی حد مقرر کر دی جائے ۔

وزیر اعلیٰ — جمہوری روایت یہ ہے کہ سب سے پہلے قائد حزب اختلاف تقریر کریں اور ان کے بعد دوسرے گروپ لیڈر تقریر کریں جن کو آپ باری باری اجازت دیں ۔ روایت یہی ہے کہ صرف پارٹی کے لیڈر تقریر کریں ۔

پوائنٹ آف آرڈر (حلف وفاداری کے اردو ترجمہ سے متعلق)

سید تابش الوری — پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا میں آپ کی توجہ دستور کے آرٹیکل ۱۱۲ ذیلی دفعہ ۲ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جو حلف کی عبارت کے متعلق ہے - دفتر کی غفلت کی وجہ سے آئین کی انگریزی عبارت کا ترجمہ اصل کے مطابق درست نہیں ہے - حلف اٹھانے کی ساری کارروائی غلط ہوئی ہے -

Mr. Speaker : It is irrelevant at this stage.

رانا پھول محمد خاں — حلف پر اعتراض کے لئے پوائنٹ آف آرڈر اٹھانا ضروری نہیں ہے -

(ایک آواز) — ممبر کو اس سے پہلے چار دفعہ موقع دیا جا چکا ہے -

سید تابش الوری — آپ مجھے موقع تو دیں - میں اپنی بات ختم کر لوں تو پھر اعتراض کر لیجئے گا اس وقت آپ کو وضاحتاً جواب دینے کا حق ہو گا مگر اس وقت کسی کو الہام کا دعوی نہیں ہو سکتا کہ وہ میری بات سنے بغیر ہی میرا مفہوم معلوم کر لے اور اعتراض کر دے -

Mr. Speaker : Please continue.

سید تابش الوری—حلف کا ترجمہ انگریزی سے اردو میں کرتے وقت دفتر کی غفلت سے کچھ الفاظ حذف ہو گئے ہیں اور کچھ کا اضافہ ہو گیا ہے نتیجتاً یہ حلف دستور کے اصل متن سے مختلف نظر آتا ہے -

سپیکر صاحب—فرمائیے -

سید تابش الوری—ان ٹیرم کانسٹی ٹیوشن کے صفحہ نمبر 95 پر صوبائی اسمبلی کے سپیکر کے متعلق سطر نمبر ۳۰ انگریزی میں یوں ہے -

"That as Speaker of the Provincial Assembly of the Province of..............I will discharge my duties, and perform my functions, honestly, to the best of my ability, faithfully in accordedce with the Interim Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, and the law and the Rules of the Assembly and always in the interest of the sovereignty, integrity, solidarity, well-being and prosperity of Pakistan:"

اس میں "Prosperity" کا لفظ ایک اہم لفظ ہے جو کہ تمام پارٹیوں کے منشور کا ماحصل ہے مگر اس کا ترجمہ کرنے کی بجائے محض well-being

کے ترجمے ''فلاح و بہبود'' پر اکتفا کر لیا گیا ہے اس سے حلف میں تحریف ہو گی ہے۔ اس سے آگے یہ ہے کہ :-

"That I will strive to preserve the Islamic Ideology which is the basis for the creation of Pakistan."

یہ ترجمہ کہ ''میں اسلامی نظریے کی بقا کے لئے کوشش کرتا رہونگا'' اصل انگریزی لفظ "Will strive to Preserve" کا صحیح ترجمہ نہیں ہوا ہے۔ ہونا یہ چاہئے تھا کہ ''میں اسلامی نظریے کی بقا کے لئے جد و جہد کرونگا''

"That I will preserve, protect and defend the Interim Constitution of the Islamic Republic of Pakistan."

اس کا حلف نامہ میں ترجمہ یہ کیا گیا ہے کہ ''میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کی بالا دستی کی حمایت کرونگا'' مگر اصل انگریزی عبارت میں آئین کی بالا دستی کا کوئی لفظ یا تذکرہ موجود نہیں ہے - یہ محض اضافی لفظ کی حیثیت رکھتا ہے - ترجمہ یہ ہونا چاہئے تھا کہ ''میں عبوری آئین کا دفاع ۔ تحفظ اور حمایت کرونگا'' معلوم نہیں عبوری آئین کی بالا دستی کس جملے کا ترجمہ ہے - اصل عبارت میں یہ ایک اضافی حیثیت رکھتا ہے - آئین کا اصل مطلب صحیح طور پر ادا ہونا چاہئے ورنہ ساری کارروائی محل نظر ہو کر رہ جائیگی -

علامہ رحمت اللہ ارشد ـ جناب والا آپ دیکھ لیں کہ اگر لفظ بہ لفظ ترجمہ نہیں مگر انگریزی عبارت کی روح اس میں موجود ہے تو پھر ترجمہ صحیح ہے - آپ اس بارے میں رولنگ دے دیں -

مسٹر طاہر بیگ ـ جناب والا میں عرض کرونگا کہ چونکہ مسلمہ طور پر تسلیم کیا جا چکا ہے کہ ترجمہ صحیح ہے اس میں آئین کے حلف کی اصل روح موجود ہے اور اگر الفاظ کے ہیر پھیر میں پڑ گئے تو ہر پارٹی اپنا اپنا ترجمہ لے آئیگی اور پھر کسی ایک ترجمے کو متعین کرنا یا اس پر اتفاق رائے کرنا محال ہو جائیگا لہذا یہ ترجمہ اصل عبارت کے مطابق ہے اس سے پہلے اعوان صاحب بحیثیت چیئرمین ان کے پوائنٹ آف آرڈر کو مسترد کرچکے ہیں - اس کو بار بار پیش کرکے ایوان کا وقت ضائع نہ کیا جائے - یہ خلاف دانشمندی ہے کہ ہم فروعی باتوں میں الجھے رہیں - تابش صاحب سے مکرر عرض ہے کہ وہ تقریر کر چکے ہیں اب دوسروں کو موقع دیں -

مسٹر محمد حنیف رامے — جناب والا ۔ حلف نامے کا ترجمہ لفظی اور معنوی لحاظ سے درست ہے ۔ اس پر ایک بار رولنگ بھی ہو چکی ہے ۔ دوبارہ ضرورت نہیں بلکہ پہلی رولنگ کی خلاف ورزی کرنے سے ایوان کی اور صاحب سپیکر کی توہین ہو گی اس طرح ایوان کا وقت ضائع کیا جا رہا ہے ۔

خان امیر عبداللہ خان — جناب سپیکر ۔ یہ ترجمہ مکمل طور پر درست ہے ۔ اس میں نا صرف اصل کی روح ہے ۔ بلکہ لفظی اعتبار سے بھی اس میں کوئی سقم نہیں ہے ۔ اسکے علاوہ جناب صدر اس پر رولنگ بھی دے چکے ہیں اور یہ بھی فیصلہ ہو چکا ہے کہ جب رولنگ دے دی جائے تو اسکے بعد اسی موضوع پر تقریر کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے فاضل دوست بار بار اس مسئلہ کو اٹھا کر ایوان کا وقت ضائع کرتے ہیں ۔ وہ ایوان کی اور جناب صدر کی توہین کرتے ہیں اور آپکی رولنگ کا پاس نہیں کیا جاتا ۔

سردار نوابزادہ محمد اسلم خان لغاری (ڈیرہ غازی خان ۳) جناب والا ۔ لفظ خوشحالی کو حذف کرنیکا ذکر کیا گیا ہے اسلئے اسکا مطلب یہ ہے کہ آپکا ایسے غیر جانب دار ظاہر کرنیکا مقصد ہے کیونکہ پاکستان کو خوشحال بنانیکا دعوی تمام پارٹیاں کرتی ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ میں اس مسئلے کے متعلق بہت مختصر طور پر عرض کرونگا کہ جو شخص اس ایوان میں بولنا چاہتا ہے تو وہ پوائنٹ آف آرڈر اٹھاتا ہے ۔ میں صرف اتنا اس سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس اسمبلی میں بولنے کے لئے ایک طریق کار ہے ۔ جب ایک رکن پوائنٹ آف آرڈر اٹھاتا ہے تو دوسرا شخص اسکے حق میں یا اس کے خلاف کھڑا ہو سکتا ہے اور آپ اسکو اجازت دے سکتے ہیں ۔ عموماً ایسا بھی ہوتا ہے کہ آپ سے اجازت حاصل کرنیکے سلسلے میں پوائنٹ آف آرڈر Raise کرنا پڑتا ہے ۔ اسلئے میری یہ گزارش ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر بس اسی وقت Raise کیا جائے جب اسکی ضرورت ہو ۔

جناب سپیکر دوسرے میرے فاضل دوست رامے صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ جب ایک مرتبہ اس سے پہلے سپیکر رولنگ دے چکا ہو تو

دوبارہ وہ بات نہ کرنا چاہئے ۔ اسلئے جناب والا اب یہ آپکو ہی فیصلہ کرنا ہے کہ جو پوائنٹ آف آرڈر ہمارے فاضل دوستوں نے اٹھایا ہے وہ آپکے لئے بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا ہمارے لئے ضروری ہے اور اس ضمن میں فیصلہ کرنا صرف آپکا کام ہے کہ اسکی عبارت صحیح ہے اسکا ترجمہ صحیح ہے یا غلط ہے ۔ آپ اور ہم سب دوست اس ضمن میں دلائل دے سکتے ہیں لیکن یہ ہم ضرور آپکو یقین دلاتے ہیں کہ جو کچھ بھی آپکی رولنگ ہوگی ہم اسکے ساتھ ضرور تعاون کرینگے جبکہ اس مسئلے کے اوپر کل سے بحث جاری ہے ۔ میرے فاضل دوست اس حلف پر کیوں بضد ہیں ۔ ہمارے ایمان پختہ ہیں ۔ ہمارے ذہن صاف ہیں ۔ تو پھر میں اپنے فاضل دوست سے یہ درخواست کرونگا کہ اسوقت جو کچھ بھی انکے ذہن میں ہے ۔ حلف کے متعلق جو کچھ وہ ذکر رکھتے ہیں اسکو وہ دور کریں ۔ آج ہم میں سے یہاں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو پاکستان کا حامی نہ ہو ۔ اور وفاداری پاکستان کے لئے ہم سے حلف لینے کے لئے کوئی شک نہیں کرنا چاہئے ۔ جبکہ آپ سے پہلے چیرمین صاحب نے بھی ایسی ہی رولنگ دی ہے اور اسے درست قرار دیا ہے چنانچہ اب آپ سے یہ درخواست کی جاتی ہے کہ اس رولنگ کے اوپر مزید بحث کی اجازت آپ نہ دیں ۔ کیونکہ آج ہمارے سامنے اور بھی مسائل ہیں ۔ اس اسمبلی کے سامنے اور بھی اہم مسائل ہیں جنہیں ہمکو پایہ تکمیل تک پہنچانا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔۔ اردو میں جو حلف نامہ ہے یہ روح اور معانی دونوں اعتبار سے صحیح ہے ۔ اسلئے یہ اعتراض جو ہے وہ مسترد کیا جاتا ہے ۔

رانا پھول محمد شاں (لاہور ۱۰) جناب سپیکر ! اس معزز ایوان کا صدر ہونے پر میں آپکو مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔ ہماری قوم کی یہ خوش قسمتی ہے کہ آج براہ راست بالغ رائے دہی کے ذریعہ ملک کے منتخب شدہ نمائیندوں نے آپکو صدر منتخب کیا ہے اور مجھے یہ قوی امید ہے کہ آپ اپنے حلف کے مطابق اس ایوان کی سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے کسی شخص یا پارٹی کی طرفداری یا حمائیت نہیں کرینگے ۔ کیونکہ ہنوز آپ کسی ایک پارٹی کے صدر نہیں ہیں بلکہ آپ تمام ایوان کے صدر ہیں اور اس ایوان میں آپکو متفقہ طور پر صدر منتخب کیا

گیا ہے - اسکے باوجود میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر آپ اس سے پہلے ایک پارٹی سے تعلق رکھتے تھے اس وقت آپکی حیثیت دوسری تھی - مگر اسوقت یہاں بحیثیت ایوان ہذا کے سپیکر آپ ایوان کے معاملات کو سلجھائینگے - حزب اختلاف کی طرف اگر کوئی پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا جائیگا - یا کوئی اہم معاملہ پیش کیا جائیگا تو عین ممکن ہے کہ دوسری طرف حکومتی پارٹی اس مسئلہ کو نظر انداز کرنا چاہتی ہو - تو اسوقت اسکا فیصلہ آپکی صوابدید پر ہے - مجھے امید ہے کہ جیسے طرح ہماری عدلیہ کے جج صاحبان جنہیں حکومت خود مقرر کرتی ہے وہی جج انصاف کا تقاضہ پورا کرنے کے سلسلے میں اکثر اوقات حکومت کے خلاف فیصلہ صادر کر دیتے ہیں اور یہی تجویز میں آپکے سامنے پیش کرتا ہوں کہ آپ انصاف کے سامنے گورنمنٹ پارٹی یا کسی عہدیدار کو نظر انداز کر کے انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے اور اس معزز ایوان کے وقار کو بڑھانے کے لئے آپ وہی کوشش کریں گے جو دوسرے ملکوں یا دوسرے دوروں کے لیے قابل تقلید ہوں - اور میری اللہ تبارک و تعالیٰ سے یہی دعا ہے کہ وہ آپکو پورا پورا انصاف کرنے کی توفیق عطا فرمائے - اس کے بعد جناب صدر میں قائد ایوان کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور انکو دلی مبارکباد پیش کرنے کے ساتھ ساتھ میں ان سے یہ گزارش کرونگا کہ وہ بھی اس امتحان گاہ میں قائد ایوان منتخب ہوئے ہیں جس امتحان گاہ میں اس سے قبل بڑے بڑے امتحان دینے والے فیل ہو چکے ہیں -

مسٹر سپیکر :- آپکی تقریر کا وقت ختم ہو رہا ہے - ذرا جلدی ختم کیجئے -

[illegible] :- یہ ایک امتحان گاہ ہے خدا کرے کہ وہ اپنے اس امتحان میں کامیاب ہوں - عوامی کارکن ہونے کی حیثیت سے مجھے امید ہے کہ وہ ان تمام مشکلات پر قابو پاتے ہوئے اس امتحان میں کامیاب ہونگے - شکریہ -

میاں خورشید انور (ملتان - ۲) : جناب سپیکر - میں اپنی طرف اور اپنی پارٹی کی جانب سے آپکو مبارکباد پیش کرتا ہوں - جناب کی خدمات اس قوم کے لیے اور خاص طور سے تحریک پاکستان کے لیے - اسکے بعد مادر ملت کے انتخاب اور پھر بحالیٔ جمہوریت کی بحالی کے سلسلے میں نا قابل فراموش ہیں جو ہمیشہ سنہری حروف میں لکھی جائیں گی -

مجھے امید ہے کہ جناب ایک اچھے قانون دان ہونے کی حیثیت سے اپنے فیصلوں پر پارٹی بازی کے اثرات نہیں آنے دینگے - اور مجھے یہ بھی یقین ہے کہ حزب اقتدار کے ساتھ ساتھ حزب اختلاف بھی آپکے ساتھ پورا پورا تعاون کریگی - جس طریقے سے علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب نے اپنی تقریر میں آپکو یقین دلایا ہے میں بھی اپنے گروپ کی طرف سے جناب سے یہ وعدہ کرتا ہوں کہ ہم اس ایوان کی بالا دستی کو قائم رکھنے کے سلسلے میں آپکا احترام کرینگے اور آپکے ساتھ مکمل تعاون کرینگے - مجھے امید ہے کہ جناب خلیفہ شجاع الدین مرحوم اور جناب چودھری سر شہاب الدین مرحوم کی کرسی پر جب آپ تشریف رکھتے ہیں تو آپ یقیناً ان دو بزرگوں کے فیصلوں سے مستقبل میں ضرور رہنمائی حاصل کرتے رہینگے - قائد ایوان کی تقریر کے بعد ہمیں یہ یقین ہو گیا ہے اور پہلے سے زیادہ یہ امید ہو گئی ہے کہ جناب ہمارے ساتھ بھی انصاف سے کام لینگے - اور آپکی پرانی پارٹی یعنی حزب اقتدار بھی آپکے ساتھ تعاون رہیگی - ہم آپ سے یہ امید کرتے ہیں کہ آپکا فیصلہ راشن تقسیم کرنے والا مسئلہ نہ بنے کہ حزب اقتدار والے اسکی تقسیم میں حصہ لے اور باقی افراد سے انکا کوئی تعلق اور واسطہ نہ ہو - شکریہ -

مسٹر سپیکر - مخدوم حمید الدین صاحب -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب سپیکر - ایک فہرست آپ کے سامنے رکھی ہے - اس کے مطابق چلیں -

مسٹر سپیکر - ہاں اس کے مطابق چل رہا ہوں - اصل میں امان اللہ صاحب اپنی باری چھوڑ گئے ہیں اس لئے میں نے مخدوم صاحب کو تقریر کیلئے کہا ہے اس کے بعد امان اللہ صاحب کی باری ہے -

مخدوم حمید الدین (رحیم یار خان ۲) - جناب سپیکر - میں آپ کو اس معزز ایوان کا صدر منتخب ہونے پر تہنیت کے جذبات پیش کرتا ہوں - آپ کا انتخاب اس لحاظ سے بھی امتیازی ہے اور اعتبار سے بھی منفرد ہے کہ آپ کو اس معزز ایوان کے ہر معزز رکن کی تائید و حمایت حاصل ہے - تعاون حاصل ہے - اعتماد حاصل ہے - (تالیاں) اور یہ خوشی منتخب صدر ایوان کیلئے یقیناً شرف عزت اور افتخار کا باعث ہے - جس شرف و عزت کے ساتھ اس ایوان نے آپ کو نوازا ہے - اسی نسبت سے جناب سپیکر آپ پر خصوصی ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے - اور ریا

رکھیئے کہ جس کرسی صدارت پر آپ اس وقت متمکن اور جاگزین ہیں - اور جس منصب پر آپ اس وقت فائزالمرام ہیں - یہ منصب اس معزز ایوان کی روایات کا امین ہے اور اس معزز ایوان کے ہر رکن کے حقوق - وقار اور عزت کے استحقاق کی ضمانت پیش کرتا ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس معزز ایوان کی روایات ہر لمحہ آپ کو عظمتیں بخشتی رہیں گی اور اس معزز ایوان کی تاریخ ہر لحظہ آپ کیلئے مشعل راہ ثابت ہوگی - اور آپ اس معزز ایوان کی بقا اور تقدیر کے لئے سرگرم عمل رہیں گے - تو محترم اس لحاظ سے بھی آپ پر عظیم اور خصوصی ذمہ داری عائد ہوتی ہے - تو میں سمجھتا ہوں آپ اپنی ذمہ داری سے اس وقت کماحقہ عہدا براء ہو سکتے ہیں - جب آپ اس ایوان میں ہر طرف ہر جماعت اور ہر معزز رکن کے ساتھ بلا امتیاز ''ہاں'' اور ''نہیں'' کے کسی کو بھی احساس محرومی نہیں ہونے دیں گے - اس لئے کہ احساس محرومی ہماری قومی اور جمہوری زندگی کے لئے مضرت کا باعث ہو سکتی ہے - اس لئے ہماری قومی زندگی مجروح ہوتی ہے - میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا کہ اگر آپ اس معیار پر پورے اترے اور اس معیار پر کار بند رہے - تو یقیناً آپ معزز ایوان کی روایات اور اس کی عظمتوں میں اضافہ فرمائیں گے - تو مجھے یقین ہے اور میں یہ امید وابستہ کرتا ہوں کہ آپ کے زیر صدارت اس معزز ایوان کی روایات میں اضافہ ہو گا - اور اس کی تاریخ جدید راہوں پر مرتب اور مزین ہو گی - تو ان الفاظ کے ساتھ ایک مرتبہ پھر اپنی طرف سے اور اپنے دوستوں کی طرف سے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم آپ کے ساتھ پورا تعاون کریں گے - ان الفاظ کے ساتھ میں ایک مرتبہ پھر آپ کو اپنی طرف سے تہنیت کے جذبات پیش کرتا ہوں -

چوہدری امان اللہ لک (گجرات ۸) — جناب والا میرے دوستوں اور خاص کر قائد حزب اختلاف اور قائد حزب اقتدار کی وہ پرخلوص اور با معنی گفتگو جو انہوں نے ہاؤس کی طرف سے نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے لئے فرمائی ہے - اس کے بعد میں کچھ اور عرض کرنے کی گنجائش نہیں سمجھتا لیکن میں صرف اتنا ضرور عرض کروں گا کہ میں آپ کے مد مقابل ایک امیدوار کی حیثیت سے کھڑا ہوا تھا لیکن جب قائد حزب اختلاف اور قائد حزب اقتدار کی آپس میں وہ گفتگو میں نے سنی کہ اس اسمبلی ہال کو وہ تقدس جو آج ہم نے دیا ہے

وہ یہ چاہتے تھے کہ ہم باہمی دست تعاون دراز کر سکیں - تو اس کے بعد میں نے اس کے سامنے سر تسلیم خم کیا اور کاغذات نامزدگی واپس لے لئے - یہ دست تعاون تھا جو میں نے آپ کی طرف بڑھایا اور اس توقع کے ساتھ بڑھایا کہ آپ نے اپنے عمل سے اپنے علم سے اپنے تدبر اور فراست سے اس ایوان کے وقار کو بام تکمیل تک پہنچانا ہے - بعض ہمارے دوست مثلاً خواجہ شجاع الدین مرحوم اور دوسرے سابقہ سپیکر صاحبان جو اس اسمبلی میں تشریف لائے - ان کے نقش کو آپ نے نوازنا ہے - اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ ان سے بھی ایک اور قدم آگے چل پڑنے پر مجبور ہوں گے - اس لئے کہ اس مرحلے میں جس میں کہ آج ہم موجود ہیں - اس دور کے واقعات میں بہت اتار چڑھاؤ تھا - معاشرے میں وہ قناعت تقوی جس سے ہم آج محروم ہیں - وہ ہم مجبور ہیں - چاہے حزب اقتدار ہو یا حزب اختلاف ہو ایسے ہم واقعات اور حوادث میں گرفتار ہیں اور بڑی شدت سے گرفتار ہیں - کیونکہ واقعات میں ایک طوفان آ چکا ہے - جس سے ہم اسمبلی کے اندر اور باہر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے - اب اس طوفان کے سامنے آج کے زمانے میں اور پہلے وقتوں میں بہت زیادہ فرق ہے - اور تیسرے میں اپنے دوستوں سے معذرت بھی پیش کرتا ہوں کہ میں اگر یہ الفاظ کہوں تو محسوس نہ کریں کہ ہم میں وہ معیار وہ تعلیمی اور ادبی ذوق اس مقام پر نہیں جس کی ہمیں ضرورت ہے - اس لئے ہمارے جو مشکلات ہیں وہ نا تجربہ کاری کی وجہ سے ہیں - آپ کو اس بلند مقام کو قائم رکھنے کے لئے بہت ہی نیچے مقام سے ہے کہ ہمیں ساتھ لے کر چلنا ہوگا اور ہم بھی کوشش کریں گے - ہم بھی اس ایوان کے وقار کو بلند کرنے کے لئے دست تعاون بڑھائیں گے - لیکن بعض مشکلات جو پیدا ہوں گی ان کو دور کرنے کے لئے ہم آپ کی مشکل راہ تصور کریں گے - اور جو مشکلات پیدا ہو گئی ہیں میں امید کرتا ہوں کہ آپ ان پر قابو پانے میں کامیاب ہوں گے - آخر میں میں یہ عرض کروں گا کہ میں اور میرے دوست آپ سے پورا تعاون اور امداد کرنے کا وعدہ کرتے ہیں - شکریہ

[illegible] (میانوالی ۳) : جناب سپیکر - میں آپ کو اپنی طرف سے اور پارٹی لیڈر کی حیثیت سے مبارک باد پیش کرتا ہوں - جناب والا آپ جس کرسی پر بیٹھے ہیں اس کرسی پر بہت سے

دوست آئے اور چلے گئے - صرف وہ لوگ جو اپنی اچھی روایات چھوڑ کر چلے گئے ہیں - ان کا نام آج تک باقی ہے - اور بہت سے ایسے لوگ جو اس کرسی پر بیٹھے ہیں لیکن انہوں نے کوئی اچھی روایات قائم نہیں کی ہیں - آج ان کا نام لینا کوئی بھی مناسب نہیں سمجھتا - میں یہ سمجھتا ہوں کہ جناب والا بھی سپیکر کے فرائض صحیح معنوں میں سرانجام دیں گے - جس طریقے سے آپ نے حلف لیا ہے . اور جس طریقے سے عوام کے لیڈر نے ہمیں یقین دلایا ہے اس پر پورا اترنے کی آپ کوشش کریں گے - میں جناب والا کو پھر یہ عرض کروں گا - کہ مجھ سے پہلے میرے بہت سے دوست مفصل طور پر آپ سے عرض کر چکے ہیں - کہ یہ کرسی جس پر آپ تشریف فرما ہیں - یہ کسی کی وفادار نہیں ہے - صرف ایک ہی چیز ہوتی ہے - وہ یہ کہ اگر آپ صرف انصاف اور تدبر سے کام لیں گے تو آپ کا نام اس هاؤس کی تاریخ میں ہمیشہ کیلئے قائم رہے گا - میں ایک بار پھر مبارکباد دینے کے بعد اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

مخدوم زادہ حسن محمود (رحیم یار خان ۱) - جناب سپیکر ! میں پاکستان مسلم لیگ پنجاب پارلیمانی پارٹی کی طرف سے آپ کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ساتھ ہی میں معذرت چاہتا ہوں کہ اگر کچھ الفاظ آپ تک نہ پہنچ سکیں کیونکہ میرے گلے کا اپریشن ہوا ہے اور پوری صحتیابی میں کچھ عرصہ درکار ہے تب بھی میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ میں آپ کی خدمت میں اپنی پارٹی کی طرف سے آپ کو پورے تعاون کا یقین دلاؤں آپ سے پہلے اس ایوان میں جو سپیکر رہ چکے ہیں اگر ہم ان کو خراج تحسین پیش نہ کریں تو ہم اپنے فرائض میں کوتاہی کریں گے - جناب والا جو بھی پیش رو سپیکر اس ایوان میں آئے ہیں انہوں نے قواعد و ضوابط کی پوری طرح پابندی کی ہے - اور ان کے نام یہ ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ ان کو خراج تحسین پیش کرنے میں تمام اراکین اسمبلی میرے ساتھ شریک ہوں گے - چودھری سر شہاب الدین مرحوم ۱۹۳۷ء میں سپیکر منتخب ہوئے - ۱۹۴۷ء میں دیوان بہادر ایس - پی سنگھا سپیکر آئے - ۱۹۴۸ء میں شیخ فیض محمد صاحب اس کرسی پر رونق افروز ہوئے - اس کے بعد ۱۹۵۱ میں ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین مرحوم سپیکر منتخب ہوئے - ون یونٹ بننے کے بعد میرے فاضل دوست کے دوست چودھری فضل الہی صاحب تشریف لائے اور اس کے بعد مارشل لا آیا - اور جمہوریت ختم ہو

گئی - کچھ تھوڑے عرصے کیلئے مبین الحق صدیقی صاحب تشریف لائے اور اس کے بعد پھر میرے فاضل دوست کے دوست چودھری محمد انور بھنڈر صاحب تشریف لائے - مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ انہوں نے کس سپیکر کے متعلق کہا ہے - کہ کس نے روایت اچھی چھوڑی اور کس نے بری چھوڑی - جتنے سپیکر آپ سے پہلے عہدہ برآ ہوئے ہیں انہوں نے اس ہاؤس میں اچھی روایات قائم کی ہیں اور ہمیں توقع ہے - کہ باوجود اس کے کہ آپ نے اکثریتی پارٹی کے امیدوار کی حیثیت سے اس الیکشن میں حصہ لیا - لیکن بحیثیت سپیکر آپ حق و انصاف سے کام لیں گے - جہاں تک میری جماعت کا تعلق ہے - باہر میدان سیاست میں اور اندرون اسمبلی ہمارے قائد نے اور ہماری جماعت نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ دونوں پارٹیوں میں ملک کی Socio-economic problems کے متعلق Identity of views پائی جاتی ہے اور کچھ یکسانیت بھی پائی جاتی ہے - اس لئے ہم نے بلا شرط پیپلز پارٹی کے ساتھ تعاون کا اظہار کیا ہے (تالیاں) جہاں تک بلا شرط کا تعلق ہے اسکے متعلق کچھ غلط فہمی ہے جس کی میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں - ملک کے خلاف Global intrigue پورے زوروں پر تھی - اور چھ نکاتی پروگرام پر تقریریں ہوتی تھیں لوگوں میں Election Campaign کی جا رہی تھی -

علامہ رحمت اللہ ارشد—میں فاضل دوست سے یہ پوچھوں گا کہ یہ اپنی پارٹی کا منشور بتانا چاہتے ہیں یا مبارکباد پیش کرنا چاہتے ہیں -

سید مظفر زادہ حسن محمود—جناب میں عرض کروں گا کہ علامہ صاحب اپنے الفاظ واپس لیں - خاص طور پر قائد حزب اختلاف کی جو تقریر ہے اگر اس میں منشور کا ذکر نہ ہو تو میں بھی اپنے الفاظ واپس لینے کیلئے تیار ہوں - میں کسی چیز میں تجاوز نہیں کر رہا ہوں -

علامہ رحمت اللہ ارشد- میں نے اپنے کسی منشور کا ذکر نہیں کیا تھا - میں نے صرف یہ کہا تھا کہ حزب اختلاف کا کردار جو ہے وہ ایک محب وطن سیاسی جماعت کی حیثیت سے تعمیری تنقید کرے گی اور حقوق استحقاق اپنے لیئے محفوظ رکھے گی - اس کے ساتھ شدید فکری اور نظری اختلافات کے باوجود بھی ہر روز الفاظ میں اچھے تعاون کا اظہار کریں گے - میں نے حزب اختلاف کے کردار کا نام لیا تھا نہ کے کسی جماعت کہ منشور کا نام لیا تھا -

سید مظفر زادہ حسین محمود۔ جناب ہماری پارٹی کے حقوق اس ایوان میں اتنے ہی ہونگے۔ جتنے حقوق دوسری پارٹیوں کو حاصل ہیں۔ میرا مقصد یہ تھا کہ اکثریتی پارٹی سے ہماری Identit of views ہے۔ جس بحران سے ملک گزر رہا ہے۔

(مداخلت)

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ میں پھر بھی یہی عرض کروں گا کہ فاضل ممبر کو اس کی وضاحت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں ہمیں ان کے خیالات کا پورا علم ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں کہ ان کو بھی موقع مل جائے جیسا کہ کسی اور کو ملا ہے (تالیاں)

سید مظفر زادہ حسین محمود۔ اگر میرا یہ خیال ہوتا تو میں ان کے ساتھ شمولیت اختیار کرتا تو سب چیز جائز تھی لیکن اب مجھے یہ حق دیا جائے کہ میں اپنے کردار کی وضاحت کر دوں۔ کیونکہ میں بلا شرط پیپلز پارٹی سے کوئی الحاق یا اتحاد نہیں کر رہا۔ ہم یہ عرض کر رہے تھے کہ ملک کے سامنے اس وقت مسائل بڑے پیچیدہ ہیں۔ ہمارے نظریئے کے مطابق ملک کے سامنے صرف Socio-economic problems ہی نہیں تھیں بلکہ سیاسی مشکلات بھی تھیں Global intrigue جو ملک کے خلاف چل رہی تھی بیرونی طاقتیں اس ملک کو پارہ پارہ کرنا چاہتی تھیں۔ کچھ عرصے تک ہم اور پیپلز پارٹی میدان سیاست میں یکساں چلے۔ جب Socio economic problems کی بات آئی تو اس میں اختلاف پیدا ہوا۔ ہم نے کبھی بھی یہ نہیں کیا کہ پیپلز پارٹی چھ نکاتی پروگرام کی حامی ہے۔ شیخ مجیب الرحمان اور باقی جماعتیں چھ نکاتی پروگرام کی علمبردار تھیں۔

چوھدری امان اللہ لک۔ میں صاحب صدر سے یہ درخواست کرونگا کہ پیپلز پارٹی کے متعلق جو کچھ انہوں نے فرمایا ہے اور جو نکات وہ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں اس پر اعتراض کرتا ہوں۔ انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ تعاون نہیں کیا۔ خواہ اس میں شامل خان قیوم ہوں یا نوابزادہ صاحب ہوں یا یہ صاحب ہوں جو تقریر کر رہے ہیں۔ انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ تعاون نہیں کیا۔ اس لئے میں آپکی وساطت سے ان سے عرض کروں گا کہ وہ اپنے نامہ اعمال سے پردہ اٹھائیں۔ اپنے نامہ اعمال سے پردہ اٹھانے کیلئے پیپلز پارٹی کا سہارا نہ لیں۔ اور

یونہی کہ رہے ہیں کہ تعاون کیا ہے ۔ تعاون نہیں کیا تسلیم کیا ہے ۔

(قطع کلامیاں)

بیگم باقیس حبیب اللہ — جناب سپیکر یہ بحث ہاؤس میں نہیں ہونی چاہیئے اس کے ساتھ میں اراکین اسمبلی کی طرف سے یہ کہنا چاہتی ہوں ۔

(مداخلت)

چودھری امان اللہ لک — آپ ایک منٹ کیلئے مجھے تقریر کر لینے دیں آپکو مکمل وقت دیا جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ! — آپ تشریف رکھیں ۔ آپ کو مکمل وقت دیا جائے گا ۔

چودھری امان اللہ لک — میں عرض کر رہا تھا کہ اکثریت پیپلز پارٹی کی ہے ۔ پیپلز پارٹی کی اکثریت کا اندازہ سپیکر صاحب کے شکریئے کے انداز سے ہو گیا ہے جو انہوں نے اختیار کیا ہے ۔ تو میں تمام دوستوں سے استدعا کروں گا کہ وہ اپنے نامہ اعمال کو چھپائے رکھیں ۔ انہوں نے پیپلز پارٹی کے منشور کے ساتھ اتحاد کیا ہے ۔ ہم بھی کریں گے ۔ کل کو جب حزب اختلاف کے دوست یہ محسوس کریں گے ۔ کہ ایک ہی نکتہ ہے جو زیادہ وضاحت طلب ہے ۔ اسلئے میں حسن محمود صاحب سے استدعا کروں گا کہ جماعتوں کی اپنی اپنی سیاست ہے اسے بار بار بحث میں نہ لائیں صرف شکریئے تک تقریر کو محدود رکھیں ۔

بیگم باقیس حبیب اللہ — جناب والا ! میں یہ درخواست کروں گی کہ اس بحث کو ہاؤس کی کارروائی سے خارج کر دیں ۔ یہ بحث ہاؤس میں نہیں ہونی چاہئیے ۔

چودھری امان اللہ لک — جناب والا ! یہ پیپلز پارٹی کا سہارا لے رہے ہیں تا کہ وہ اپنے نامہ اعمال کو چھپائے رکھیں ۔ انہوں نے پیپلز پارٹی کے ساتھ اتحاد کیا ہوا ہے ۔ اور پیپلز پارٹی کے دوست محسوس کر لیں کہ پیپلز پارٹی کے ساتھ اتحاد کرنے والے کون کون سے لوگ وزارت میں لئے جائیں گے (مداخلت) میں جناب مخدوم زادہ سید حسن محمود اور امیر عبداللہ خان صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ پارٹی کو یہاں زیر بحث

نہ لائیں صرف شکریہ تک اپنی تقاریر کو محدود رکھیں - موچی دروازہ میں ایسی باتیں کہی جا سکتیں ہیں - یہاں ہاؤس میں ان کو ایسی باتیں کہنے کا حق نہیں ہے - میں ان سے استدعا کروں گا ہم سب دوست سمجھتے اور جانتے ہیں ان کا نامہ اعمال سب ہمارے سامنے ہے - کیا پیپلز پارٹی کے منشور کے ساتھ اتحاد نہیں کیا گیا ؟ (تالیاں) اس لئے میں دوبارہ ان سے درخواست کروں گا کیونکہ وہ بار بار اس معاملہ میں الجھ رہے ہیں- وہ صرف شکریہ تک اپنی تقریر محدود رکھیں -

خان امیر عبداللہ خان — آپ نے اس کے متعلق رولنگ نہیں دی ہے آپ اس پر رولنگ دے دیں تا کہ یہ بحث ختم ہو جائے - شکریہ کے علاوہ کیا وہ اس وقت اور تقریر بھی کر سکتے ہیں ؟ میں اس وقت کچھ زیادہ نہیں عرض کرنا چاہتا -

مسٹر سپیکر — میں یہ سمجھتا ہوں کہ امیر عبداللہ خان صاحب کے پوائنٹ میں کافی وزن ہے - یہ باتیں سرسری طور پر پھر کسی موقع پر کہی جا سکتی ہیں -

سید مخدوم زادہ حسن محمود — جناب والا ! میں اپنی پارٹی کی طرف سے یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ حزب اختلاف کے لیڈر کی تقریر سے ظاہر ہے کہ وہ مشروط طور پر حکومت سے تعاون کریں گے - جب میں تفصیل میں جاتا ہوں پتہ نہیں میرے دوستوں کو کیوں تکلیف ہوتی ہے- میں یہ کہہ رہا تھا کہ ہماری اکثریتی پارٹی سے کوئی سودا بازی نہیں ہوئی ہے - جب ہم یہ کہتے ہیں کہ غیر مشروط تعاون کریں گے تو اس کا مطلب وزارتوں یا عہدوں سے نہیں ہے (قطع کلامی) (آپ تو پرانے سیاستدان ہیں - آپ اس ایوان میں اچھی روایات قائم کریں) اگر ہم نے غیر مشروط طور پر ان کے ساتھ تعاون کیا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ صرف عہدوں تک محدود ہے - میں عرض کروں گا کہ جہاں ان کے Socio-economic Principles ہمارے ساتھ in conflict نہیں ہیں ہم ان کے ساتھ متفق ہیں اور ہم اس پر عمل درآمد کریں گے - ہم اس چیز میں خوشی محسوس کرتے ہیں کہ عبوری آئین کے تحت ہر معزز رکن نے Basic ideology کا حلف اٹھایا ہے - ہم اپنی طرف سے اکثریتی پارٹی کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنے کیلئے تیار ہیں- آئین کی بالادستی اور پاکستان کی سالمیت کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے

کیلئے تیار ہیں ۔ (تالیاں) جناب صوبہ سرحد اور صوبہ بلوچستان میں اس وقت ہماری متبادل پارٹیاں ہیں ۔ اگر کسی وقت ملک کی سالمیت کو خطرہ یا خدشہ پیدا ہوا تو ہم پارٹی کے دوش بدوش لڑیں گے اور پیپلز پارٹی کے ساتھ پورا تعاون کریں گے ۔

مسٹر شیخ الطیور بیٹ پوائنٹ آف پرولیج ۔ My feelings have been injured due to the role of Opposition Parties جناب والا میں اردو میں بات کرتا ہوں اس بات سے میرے جذبات مجروح ہوئے ہیں اس سے پارٹی کی عزت کو زک پہنچتی ہے ۔ یہ کہا گیا ہے کہ پیپلز پارٹی آٹے کی تقسیم کی بات نہ کرے ۔ میں اس بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ آٹے کی تقسیم کی بات ایسی نہیں جیسے حزب اقتدار کے ممبر پیش کر رہے ہیں ۔ پرانے ڈپو ہولڈر corrupt تھے ۔ پیپلز پارٹی نے ورکرز کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ وہ آٹے کی تقسیم صحیح طریقہ سے کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں یہ پوائنٹ آف پرولیج نہیں ہے ۔

شیخ محمد اقبال ۔(جھنگ ۱) جناب صدر میں اپنی پارٹی کی طرف سے جناب کو اتنے بڑے ایوان میں جس کی تعداد ۱۸۸ ہے اور باقی تمام صوبوں کے معبران کی تعداد بہت کم ہیں سپیکر منتخب ہونے پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔ اسکے ساتھ ساتھ میں اس معزز ایوان کے معزز اراکین کو بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں جنہوں نے آپ کے ساتھ تعاون کیا ۔ میں چودھری امان اللہ لک صاحب کو بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے آپ کے خلاف اپنے کاغذات نامزدگی واپس لے لئے ۔ میں حزب اقتدار پارٹی کو بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ اس نے آپ جیسے قابل اور تجربہ کار رکن کو اس معزز ایوان کا سپیکر منتخب کیا ۔ میں قائد ایوان ملک معراج خالد صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ ملک صاحب جب تک اس ایوان کے قائد رہیں گے وہ جمہوریت اور قانون کی بالا دستی کو قائم رکھیں گے ۔ جناب صدر ذوالفقار علی بھٹو صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک تجربہ کار پرانے سیاستدان اور پرانے پارلیمنٹرین کو پنجاب کا قائد ایوان منتخب کیا ہے ۔ (تالیاں)

جناب والا اسکے بعد میں آپ کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپکو مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔

سردار امجد حمید خان دستی --(مظفر گڑھ ۱) جناب والا میں اپنی پارٹی پاکستان جمہوری پارٹی کی طرف سے آپکو مبارک باد پیش کرتا ہوں - آپ کا انتخاب اس وجہ سے بھی قابل افتخار ہے کہ آپ کو جماعت کے صدر کی طرح نہیں جن کی شمشیر کے زور پر کامیابی ہوئی اور آپکی پارٹی کی کامیابی ہوئی بلکہ بلا مقابلہ کامیابی ہوئی -

ایک ممبر --جناب والا مجھے اس پر اعتراض ہے - پاکستان کے صدر اس وقت پیپلز پارٹی کے صدر بھی ہیں - میں معزز رکن سے ان کے نکتہ کی وضاحت چاہونگا -

سردار امجد حمید خان دستی --میرے خیال میں یہ وضاحت کافی ہے - میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا - کہ مقابلے سے وہ بھی نہ بچ سکے - اور زیادہ آپ مبارک باد کے مستحق ہیں - کہ اس ہاوس نے آپ کو بلا مقابلہ منتخب کر کے عزت بخشی ہے - اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس عزت کے مستحق ہیں - اس تھوڑی سی دیر میں جو آپ کا انداز ہے اور جس انداز میں آپ نے صبرو سکون سے ہماری باتیں سنی ہیں - ہمیں یقین ہے اور امید ہے کہ جو توقعات ہم نے آپ کے متعلق قائم کر رکھی ہیں - ان پر آپ پورے اتریں گے - آپ کے بلا مقابلہ منتخب ہونے کی ایک بڑی وجہ قائد ایوان کی صلح کن مصلحت آمیز اور صلح وآشتی کی پالیسی پر عمل پیرا ہوتا ہے - اسلئے یہ انتخاب بلا مقابلہ عمل میں آیا - میں اکثریتی پارٹی سے جن کو انگریزی میں یہ کہا جاتا ہے کہ ''Brute Majority'' حاصل ہے یہ کہونگا کہ جمہوری طریقے سے منتخب ممبران Brute Majority حاصل کرتے ہیں - تو وہ Brute کے طریقے سے اجتناب کرتے ہیں - میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ جہاں بھی کوئی بات اس ایوان میں پیش ہو گی تو وہ صبر و سکون سے جمہوری اقدار کو سامنے رکھتے ہوئے اور جناب صدر اس ہاؤس کے وقار کو مد نظر رکھتے ہوئے نہایت سکون اور تحمل سے ہماری باتیں سنیں گے ہم جو شکایات یا انداز فکر آپ کے سامنے عرض کریں گے - اس میں اگر آپ یہ سمجھیں کہ کچھ غلطیاں سرزد ہوئی ہیں - تو آپ کو ان کو welcome کرنا چاہئے - غلطیوں کو آئندہ کے لئے ختم کرنا چاہیے - اس لحاظ سے آپ کو یہ سمجھنا چاہیے کہ ہماری یہاں جو موجودگی ہے آپ کے لئے اعانت - آپ کے لئے عوام میں اثر و رسوخ

پیدا کرنے کا باعث ہو گی - میں اپنی پارٹی کی طرف سے ایک بار پھر نہایت صدق دل سے آپکو مبارکباد پیش کرتا ہوں - اور توقع کرتا ہوں کہ آئندہ بھی آپ نہایت دیانتداری سے نہایت غیر جانبداری سے ہمارے درمیان فیصلے صادر فرمایا کریں گے -

مسٹر ناصر علی خان بلوچ—(لائل پور ۱۳) جناب سپیکر - میں اپنی پارٹی جمیعت العلماء پاکستان کی طرف سے آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں - خاص کر جناب قائد ایوان قائد حزب اختلاف اور باقی فاضل دوستوں کی تقاریر کے بعد میں یہ نہیں سمجھتا کہ کوئی چیز باقی رہ گئی ہے - لیکن میں اپنی پارٹی کی طرف سے ایک دو چیزیں عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں - وہ یہ ہیں کہ میری پارٹی بلا وجہ کوئی ایسی تنقید نہیں کرے گی - جو مخالفت برائے مخالفت پر مبنی ہو - اسکے علاوہ اسلام اور پاکستان کے استحکام کو ضروری سمجھے گی ہماری پارٹی یعنی جمعیت العلماء پاکستان پاکستان کے استحکام کے لئے ہمیشہ کوشش کرے گی - اور اس کے علاوہ ہر جائز بات پر حکومت سے تعاون کرے گی -

جناب - میں آخر میں پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

مسٹر طاہر بیگ—میرے ایک فاضل دوست نے ہماری پارٹی کے لئے نازیبا الفاظ استعمال کئے ہیں - اور انہوں نے ہماری پارٹی کو "Brute Majority" کہا ہے ان کو کہنا چاہئے تھا "Bare Majority" ان کو "Brute" کا لفظ واپس لینا چاہئے -

Begum Rehana Sarwar : Mr. Speaker, Sir, since I represent ladies, who constitute about 50% of the population of Pakistan, I take this opportunity to congratulate you on assuming the office of the Speaker. Mr. Speaker, Sir, we assure you of our full co-operation, devotion to duty and unity for the prosperity and integrity of Pakistan.

بیگم بلقیس حبیب اللہ—جناب سپیکر- میں اپنے ملک کی خواتین کی طرف سے آپ کو مبارک باد پیش کرتی ہوں - اسکے ساتھ ہی ہماری بہت سی توقعات آپ سے وابستہ ہیں - ہمیں امید رکھنی چاہئے کہ تحفظ حقوق خواتین کے لئے اسوقت جو ادارے قائم ہیں - ان کے علاوہ آپ ہمیں اور بھی مراعات دیں گے اور ہمیں آبادی کا پچاس فیصد حصہ سمجھ کر شانہ بشانہ چلنے کے لئے ہر ادارے میں اور ہر جگہ مراعات دی جائیں گی - اسکے ساتھ ہی میں یہ بھی کہونگی کہ اپوزیشن پارٹی

نے ہمارے اوپر ناروا تنقید کی ہے ۔ فرعون اور یزید جیسے الفاظ ہمارے لئے استعمال کئے ہیں جسکا مجھے دکھ ہوا ہے ۔

جناب سپیکر آپ کا کردار آئندہ حزب اقتدار اور حزب اختلاف سے ایسا ہونا چاہئے کہ ہم یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں کہ ۔

هزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

سردار امجد حمید خاں دستی ۔ Point of Personal explanation Sir, ایک خاص ممبر صاحب نے مجھ سے وضاحت طلب کی ہے میں نے ان کی اکثریت کے متعلق Brute Majority کا لفظ استعمال کیا ہے ۔ یہ انگریزی کا لفظ ہے ۔ جسمیں آپ کی تعریف کی گئی ہے ۔ تو آپ کو اسپر فخر کرنا چاہئے ۔

Mr. Tahir Beg: I will not tolerate any of the honourable members using the word "brute majority" for members of the Pakistan Peoples Party. This is an acknowledged and accomplished majority acknolwedged by the people of the Punjab and the people of Pakistan. The honourable member may rather be feeling ashamed when he used these words. I would request the honourable member to withdraw the words and ask him to consult a good English Dictionary. This is an expression of bad english.

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ Point of Personal explanation Sir مسٹر سپیکر میں اپنی بہن بلقیس صاحبہ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں نے جو الفاظ کہے تھے وہ اس لئے کہے تھے کہ یہ بڑے بڑے فرعونوں کے ساتھ تھے جو جمہوریت اور اسلامی نظریہ پاکستان پر کوئی مصالحت کرنے پر تیار نہیں تھے میرا اشارہ نہ کسی جماعت کی طرف تھا اور نہ کسی فرد کی طرف تھا ۔

سردار نوابزادہ عطا محمد خان لغاری ۔ (ڈیرہ غازی خان م) جناب سپیکر ۔ میں پاکستان کے سب سے زیادہ پسماندہ ضلع کے ایک آزاد امیدوار کے طور پر آپ کو ھدیہ تبریک پیش کرتا ہوں کہ آپ بلا مقابلہ اس ایوان کے سپیکر منتخب ہوئے ہیں ۔

جناب صدر ۔ اٹھارہ سال کے بعد پنجاب اسمبلی دوبارہ Meet کر رہی ہے ۔ اور پہلی دفعہ یہاں پر بالغ رائے دہی کی بنیاد پر ایکشن

ہوا ہے - مجھے خوشی ہے - جیسے باقی سارے ملکوں میں اس قسم کی روایات ہیں کہ سپیکر متفقہ طور پر منتخب ہوتا ہے - ہم نے بھی انہیں روایات کے مطابق آپ کو متفقہ طور پر منتخب کیا ہے -

جناب والا اگر آپ اجازت دیں تو میں قائد ایوان اور ممبران اسمبلی کی خدمت میں دو تین گذارشات پیش کرنا چاہتا ہوں - میں اس لئے اجازت چاہتا ہوں کہ اس اسمبلی کے سیشن کے لئے دو دن دیئے گئے ہیں - کل تو حلف اٹھانے میں گزر گیا - آج بھی بہت سارے ممبران نے حلف اٹھایا اور آپ کا الیکشن بلا مقابلہ ہوا اگر موقع مل گیا ہے تو کچھ اپنے علاقے کے حالات آپکو پیش کروں گا - جناب والا جب سے ون یونٹ بنا -

مسٹر سپیکر آپ کو کافی موقع ملے گا بجٹ آئے گا جنرل تقاریر ہوں گی -

سردار نوابزادہ عطا محمد خاں لغاری - کچھ تھوڑا سا موقع دیجئے - بجٹ کے آنے تک تو دو ماہ ہیں - میں صرف دو تین منٹ لوں گا - اگر اجازت ہو تو کچھ عرض کروں -

مسٹر سپیکر - اس طرح سے دوسرے اضلاع اور شہروں کے حالات بیان ہونے شروع ہو جائیں گے - اور سیشن لمبا ہو جائے گا -

سردار نوابزادہ عطا محمد خاں لغاری - دو تین منٹ لوں گا - اگر آپ اجازت دیں -

مسٹر سپیکر - آپ کو معلوم ہے کہ ۱۸۰ سے زیادہ ممبران تشریف رکھتے ہیں -

سردار نوابزادہ عطا محمد خاں لغاری - اس لئے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ متفقہ طور پر elect ہوئے ہیں -

مسٹر سپیکر - اجازت ہے - شروع کریں-

سردار نوابزادہ عطا محمد خاں لغاری - جس کام کے لئے ہم آئے تھے - اس کے لئے وقت صرف دو دن کا تھا - ہماری بہت سی توقعات تھیں جس کے لئے ہم آئے تھے - ہمارے بے شمار مسائل ہیں ان کو کسی نہ کسی رنگ میں پیش کرنا ہے - ان میں سے بعض فلاح عامہ کے لئے ضروری ہیں - میری ذات کے لئے نہیں اس لئے میں استدعا کروں گا کہ کسی نہ کسی وقت ہمیں موقع دیں - بجائے اس کے کہ ہم آئیں اور چلے جائیں - قوم کے لئے بھی

تھوڑا سا وقت نکال لیا جائے ۔ کیونکہ کچھ هفتوں میں اسمبلی کا سیشن هونے والا ہے ۔ اس لئے حزب اقتدار کو پتہ چل جائے کہ هم ان کی حقیقی توجہ کو مبذول کرا سکتے هیں ۔

مسٹر سپیکر — ٹھیک ہے آپ کی بات پر عمل کر لیا جائے گا ۔

سید ظفر علی شاہ تحفظ [illegible] — جناب والا اب میں اپنی بات ختم کرتا هوں اور حزب اقتدار کے دوستوں سے توقع رکھتا هوں کہ وہ میری خواهشات کے [illegible] تعاون کریں گے تاکہ کسی نہ کسی مسئلے کی نشان دهی مختصر الفاظ میں بیان کر دی جائے ۔ چونکہ اگلا سیشن جلد شروع هونے والا ہے ۔ میں چاهتا هوں کہ اپنے مسائل اس اجلاس میں پیش کرنے کیلئے کچھ تیاری کر لیں تا کہ هم [illegible] اور دوسرے دوستوں کو مشورہ دے سکیں ۔

Point of Personal Explanation (ملک معراج خالد)

[illegible] — پروگرام کے مطابق یہ سیشن دو دن کے لئے ہے ۔ جہاں تک میرے فاضل دوستوں کا یہ خیال ہے کہ همیں موقع دیا جائے کہ هم یہاں عوام کے مسائل پیش کر سکیں اور ان کی زبانی جان سکیں کہ عوام کے مسائل کیا هیں ۔ تو میں یہ عرض کرنا چاهتا هوں کہ جہاں تک عوام کے مسائل جاننے کا تعلق ہے هم پورے دعوے سے کہہ سکتے هیں کہ هم سے زیادہ عوام کے مسائل کو کوئی اور نہیں جانتا ۔ (تالیاں) اور همیں یہ بڑی اپنے آپ پر پورا بھروسہ ہے کہ ان مسائل کو حل کرنے کے لئے جو پروگرام هم رکھتے هیں اور جو لائحہ عمل همارے پیش نظر ہے وهی بہتر هو سکتا ہے ۔ (تالیاں) اسکے باوجود همارے معزز ارکان کو یاد ہے کہ بجٹ سیشن آرها ہے اور اس سیشن میں تمام مسائل اور ترقی کے متعلق گفتگو کریں گے ۔ اور سارے دوستوں کو کہیں گے کہ وہ عوام کی بہتری کے لئے جو کچھ هو سکے کریں ۔ میں عرض کرنا چاهتا تھا کہ جن مسائل پر بحث هو رهی ہے اسی تک محدود رکھی جائے ۔ ان کو دوسرے مسائل تک نہ پھیلائیے

چوهدری اعتزاز احسن — ذرا میری بھی سن لیجئے ۔ مجھے یہاں harassment هو رهی ہے اس لئے وقت کم کرنا چاهتا هوں ۔

مسٹر سپیکر — میں تقاریر کے لئے سوا گیارہ تک کا وقت تعین کرتا هوں ۔

مسٹر فتح محمد شاہ نواز — میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں اور مبارکباد ایوان کے ممبران صاحبان کو بھی کہ انہوں نے ایسی choice کی ہے جو اس ایوان کے تمام ممبران کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں گے۔ میں اس ایوان میں اس وقت رہ چکا ہوں جس وقت اس ایوان کے سارے حقوق کو مارشل لا regime نے سلب کیا تھا - ۱۹۵۸ میں مارشل لا اس ملک پر نافذ ہوا اور اس لعنت کو اب ہماری عوام کی مسلسل کوششوں کی وجہ سے دور کیا گیا ۔ جنہوں نے اس میں حصہ لیا اور جنہوں نے پاکستان کو آزادی واپس دلائی ۔ میں آپکے توسط سے ان سب کو مبارکباد دیتا ہوں ۔ اور ان کے نمائندے جو آج سب ملے جلے بیٹھے ہیں ۔ یہ privilege primarily ہوا ہے ان لوگوں کو جاتا ہے۔ میں آپکے توسط سے ان سب ممبران کو مبارکباد دے رہا ہوں اور میں یہ امید کرتا ہوں کہ آج کے بعد ایک عوامی حکومت کے وجود میں آنے کے بعد مارشل لا کی لعنت جو اس ملک پر اور ہم پر دو دفعہ نافذ ہوئی ہے پھر کبھی اس ایوان میں نہ آسکے گی ۔ (نعرہ ہائے تحسین) میں اس وقت جذبات میں آکر کسی اور مسئلے کو لانے کی ضرورت نہیں سمجھتا ۔ مجھے یہ پورا یقین ہے کہ جیسا کہ ایوان کے قائد نے بتایا ہے انہوں عوام کا پورا احساس ہے ۔ لیکن ہم پر بھی فرض ہے کہ آج جب ہمیں یہ موقع ملا ہے اور یہ ذمہ داری ہمیں سونپی جا رہی ہے اس وقت صبروتحمل سے کام لینا چاہئیے ۔ اور ہر ایک کو اس کام میں پورا تعاون کرنا چاہئیے کسی ذاتی مفاد کی بنا پر نہیں بلکہ اسلام کی بقا کے لئے ہمیں اپنا ذاتی اتحاد طرف بڑھانا چاہئیے ۔ تاکہ ہمارا اپنا گرا ہوا مکان جو خدا کے فضل سے اب استوار ہو گیا ہے قائم‌ودائم رہ سکے ۔ آپ کو معلوم ہو گا کہ ۱۹۶۵ کی لڑائی میں انڈیا کے چیف آف سٹاف نے یہ اعلان کیا تھا کہ ہم اپنا شام کا کھانا جیمخانہ کلب میں کھائیں گے ۔ اسکے بعد ۱۹۷۱ء میں ہمارے اوپر انہوں نے جنگ مسلط کی ۔ ایک دفعہ پھر ہم اپنے عوام کی patriotism اور انکی sacrifices کی وجہ سے اس قابل ہوگئے ہیں کہ ہم ایک آزاد باشندے کی حیثیت سے اس ایوان میں قدم رکھ کر آزادی کے ساتھ اپنی باتیں آپکے کانوں تک لا سکیں ۔ میں آپکو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم نہ صرف آپکے ساتھ Socio-economic reforms میں تعاون کریں گے بلکہ انشاءاللہ پاکستان اور اسلام کی بقا کے لئے ہم اپنی

جانیں بھی آپکے ساتھ قربان کر دینگے - آج جس وقت ہم نے شہداء کے لئے فاتحہ پڑھی تو ہر آدمی اپنے دل میں یہ محسوس کر رہا تھا کہ اس وقت شہداء ہمارے سامنے نہیں لیکن مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارا یہ ایمان ہے کہ وہ زندہ ہیں اور انکی آنکھیں اور انکی روح جو ہے ہمارے کردار کو دیکھ رہی ہے اور ہمارے کردار کو آئندہ چند سالوں تک دیکھتی رہیگی - کہ انکی قربانیوں کا ہم انکو کیا صلہ دے رہے ہیں -

مسٹر سپیکر : آپ کا وقت ختم ہوگیا ہے

مسٹر تاج محمد خانزادہ : آخر میں اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے ایک بار پھر آپکو مبارکباد دیتا ہوں -

مسٹر محمد حنیف رامے (لاہور ۴) : جناب صدر - میں اپنی پارٹی کے ایک معمولی کارکن ہونیکی حیثیت سے یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ ہم نے اپنے حزب اختلاف کے دوستوں کی تقاریر سنیں - ہم ان کے جذبات اور خیالات کا پورا پورا احترام کرتے ہیں - ہم ان کو یقین دلاتے ہیں کہ جس جمہوریت کے لئے ہم قربانیوں کے دریاؤں سے - جنگلوں سے گزرکر آئے ہیں - جس جمہوریت کے لئے یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم یہاں کسی جنگل کے قانون کو نافذ نہیں ہونے دیں گے ہم ان کو جناب والا آپکی اجازت سے بتانا چاہتے ہیں اور یقین دلانا چاہتے ہیں کہ ہم نے اس جنگل کے قانون کیخلاف خون سے بھری ہوئی ایک جدوجہد کی ہے - ہم لوگ اسی خون اور آگ کے دریا سے گزر کر آئے ہیں جس نے اس ملک کے عوام کو اس ملک کے نئے ایوانوں کو ایک نئی زندگی دی ہے اور اب ۱۴ سال کے بعد پنجاب میں ایک نمائندہ اور منتخب اسمبلی کام کرنے لگی ہے (نعرہ ہائے تحسین) - جناب والا میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ ہم عوام کے نمائندے ہیں - ہم ان درو دیوار سے اتنے واقف نہیں ہیں جتنے کہ حزب اختلاف کے قائد ہیں - لیکن اگر جمہوریت کا نام عوام کی خدمت ہے تو ہم یہ کام جانتے ہیں اور ہم اسی خدمت کے لئے اس ایوان میں آئے ہیں اور ہم اس ایوان کی جہاں اس کی پرانی روایات تازہ کریں گے وہاں اچھی اور نئی روایات بھی قائم کریں گے - وہاں ہم ایک نئی روایت کی داغ بیل ڈالیں گے - وہ یہ کہ اب یہاں صرف تقریریں نہیں

ہوں گی عوام کی خدمت ہوگی ۔ اگر عوام کی خدمت نہ ہوئی تو میں اپنے ساتھیوں کو اور حزب اختلاف کے ساتھیوں کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ۱۷ برس سے پہلے اور اس کے بعد یہاں اسمبلی کام کرتی رہی ہے اور اس ملک میں بظاہر جمہوریت کے مخالف اقدام کار فرما رہے ہیں لیکن وہ ناکام دور تھا ۔ اس دور میں جمہوریت کا نام لیا گیا لیکن عوام کی خدمت نہیں کی گئی اس لئے عوام مایوس بھی ہوئے اورعوام کے نمائندوں کو بھی مایوسی ہوئی ۔ اس لئے ہم ایک نئے دور میں ایک نئی ذمہ داری کے ساتھ اس ایوان میں داخل ہوئے ہیں ۔ جناب والا میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر ہم ناکام ہوئے ۔ اگر ہم نے جمہوریت کے مشن کو اپنے خون سے زندگی نہ دی تو جمہوریت کا شاید اس ملک میں یہ آخری موقع ہو لیکن ہم آپ کے ساتھ پورا تعاون کریں گے ۔ حزب اختلاف کے ساتھ پورا تعاون کریں گے ۔ ہم ان کو ساتھ لے کر چلیں گے تاکہ جمہوریت کا چراغ جس کو میرے قائد نے میری پارٹی نے اور میرے بھائیوں نے اور آپ نے بھی اپنے خون سے روشن کیا ہے وہ پھر کبھی نہ بجھ سکے ۔ ہم جناب صدر آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ بھرپور تعاون کریں گے حزب اختلاف کے موقف کا پورا پورا احترام کریں گے ۔ اگر وہ اور ہم شانہ بشانہ عوام کی خدمت کر سکیں تو نہایت اچھا ہو گا کیونکہ عوام کی خدمت جمہوریت کا اصل مقصد ہے ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ : (سرگودھا۔۴)۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کو متفقہ طور پر سپیکر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اس ایوان کی امیدیں جو آپ سے وابستہ ہیں آپ ان پر پورا اتریں گے ۔ میں اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے پھر ایک بار اپنے تعاون کا یقین دلاتا ہوں ۔

چوہدری امان اللہ ایک : پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن جناب سپیکر ۔ ہم سب نے عملی طور پر کام کرنے کا عہد کیا ہے اور آپ نے بھی عملی طور پر کام کرنے کا عہد فرمایا ہے ۔ قائد حزب اختلاف کے جو الفاظ ہیں ان کے متعلق میں یہ عرض کروں گا بلکہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ ہماری قوم غریب ہے — — — — قطع کلامیاں ۔

مسٹر سپیکر : تجویز کے لئے تو آپ کو ریزولیوشن لانا چاہئیے ۔

چوہدری امان اللہ ٹھکر : جناب والا — میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں [illegible] کیونکہ ہماری قوم غریب ہے ہم سب کو یہاں بالکل سادگی کے انداز میں آنا چاہیئے - اور میرے سامنے جو معزز ممبران تشریف فرما ہیں وہ بھی آئندہ اس سادگی کے انداز میں تشریف لائیں تاکہ [illegible] کوئی فیشن نہ چل سکے - ہم لوگوں کو باہر بتا سکیں [illegible] ہم جو حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے غریب نمائندگان [illegible] ہم کسی فیشن یا شو کے قائل نہیں ہیں -

مسٹر ڈپٹی سپیکر : یہ متعلقہ بات نہیں ہے - میں یہ عرض کروں گا کہ [illegible] منٹ پر تمام تقاریر ختم ہو جائینگی -

ایک آواز : آدھا گھنٹہ ابھی باقی ہے -

سید احمد نواز شاہ : جناب والا میری گزارش یہ ہے کہ کم از کم وہ حصہ نکال دیا جائے جو پوائنٹ آف آرڈر یا پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن پر صرف ہوا ہے تقریروں کے لئے آپ نے یہ وقت دیا ہے لیکن ان چیزوں کے لئے نہیں دیا تھا -

مسٹر ڈپٹی سپیکر : گھڑی تو اس وقت نہیں رکتی -

سید احمد نواز شاہ : وہ تو نہیں رکتی لیکن وقت صرف تقریروں کیلئے تھا -

[illegible] : میں جناب والا کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں - اس بارے میں آپ نہ صرف اس ہاؤس کے سپیکر منتخب ہوئے ہیں بلکہ ہم آپ سے یہ امید رکھتے ہیں کہ آپ ہم سب کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے ہماری جائز مشکلات کو حل کرنے کی کوشش فرماتے رہیں گے - یہ وہ ہاؤس ہے جسے اللہ تبارک و تعالیٰ کی مہربانی سے یہ فخر حاصل ہے کہ وہ صحیح معنوں میں اس ملک کے عوام کے جذبات کی صحیح ترجمانی کرے - مجھے خوشی ہے کہ حزب اقتدار نے حزب اختلاف کو یقین بھی دلایا ہے کہ وہ ان کے ساتھ ہر جائز بات میں مکمل طور پر تعاون کرے گی - جہاں آپ پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں وہاں ہمارا بھی یہ فرض ہے کہ ہم آپ کو اپنی ڈیوٹی کی سرانجام دہی میں مکمل طور پر اپنے تعاون کا یقین دلائیں - میں اس بارے میں جناب قائد حزب اقتدار کا بھی شکریہ ادا کرونگا کہ انہوں نے نہ صرف

حزب اختلاف کو قبول کیا ہے بلکہ اس کے ساتھ یقین بھی دلایا ہے کہ وہ ان کے ساتھ ہر جائز بات پر تعاون پیش کریں گے - میں یہ عرض کر دوں کہ حزب اختلاف کا جو مقصد آج تک اس ملک میں سمجھا جاتا رہا ہے وہ کچھ عجیب نوعیت کا ہے - یہی وجہ ہے کہ ہم نے حزب اختلاف کو صحیح طور پر نہیں سمجھا اور ہر وہ حکومت جس نے حزب اختلاف کی قدر نہیں کی حزب اختلاف کو اس کا صحیح مقام نہیں دیا اس کا حشر وہی ہوا جو سابقہ حکومتوں کا ہو چکا ہے - اپوزیشن حقیقت میں ایک اڈیٹر کا کام دیتی ہے - ہم ان کے ساتھ رہیں گے اور ہر جائز تحریک اور ہر جائز قدم کی حمایت کریں گے اور ان کے ساتھ پورا اتحاد اور تعاون پیش کریں گے جو عوام کی بھلائی کے لئے غریبوں کے لئے - اسلام کے لئے اور ہر بہتری کے لئے ہو - ہم اس قسم کا تعاون پورے طور پر لائیں گے اور اس کو نافذ کریں گے لیکن اگر کوئی چیز اس کے برعکس ہو تو ہم نہ صرف اس صورت میں اختلاف کریں گے بلکہ یہ بتا دیں گے کہ ایسا اقدام ہر گز نہ کیا جائے جس سے قوم اور ملک کا نقصان ہو - جب وہ منشور سے انحراف کریں گے جب یہ عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کریں گے جب وہ ملک میں لاقونونیت پیدا کریں گے اور جمہوریت کو اس ملک میں ختم کرنےکی کوشش کریں گے تو ہم اس کے سامنے سینہ سپر ہونگے -

مسٹر سپیکر : بہت زیادہ وقت ہو رہا ہے -

شیخ محمد اشرف : جناب والا حزب اختلاف قطعی طور پر ایک تعمیری اپوزیشن ہے اور یہ اپوزیشن برائے اپوزیشن قطعاً قائم نہیں کی گئی- جہاں بھی انہیں جائز امداد کی ضرورت پڑے انشا اللہ ہم ان کو دیں گے اور جہاں ہمیں کبھی جائز کام کیلئے انکی ضرورت پڑی تو مجھے یقین ہے کہ وہ اس چیز میں قطعی طور پر کنجوسی نہیں فرمائیں گے اور فراخدلی سے اپوزیشن کے تمام ارکان کی عزت کریں گے اور وہ ان کو وہی مقام دیں گے جو وہ اپنی پارٹی کے ارکان کو دیتے ہیں کیونکہ اسی میں جمہوریت کی بقا ہے اور اسی سے وہ اس جمہوریت کو قائم رکھ سکتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم نے ان اصولوں کو پامال کیا اور ہم نے جمہوریت کشی کرنیکی کی کوشش کی تو نہ عوام بخشیں گے اور نہ ہی ہم دیر پا رہ سکتے ہیں-

مسٹر سپیکر ۔ اب زیادہ تقاریر نہیں ہونی چاہئیں ۔

ایک معزز رکن ۔ جناب والا مجھے ایک پوائنٹ آف آرڈر پیش کرنا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وقت بہت تھوڑا ہے ۔

چوہدری محمد حنیف ۔ جناب والا مجھے بھی مبارکباد دینے کا موقعہ دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وقت بہت تھوڑا ہے آپ مجھے کسی اور موقعہ پر باہر مل کر مبارکباد دے دیجئے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا آپنے سب کو اجازت دی ۔ بہاولپور کیطرف سے بھی درخواست کی گئی تھی لیکن آپ نے مجھے ۲ منٹ کی تقریر سے بھی محروم رکھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وقت بہت ہو چکا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو وقت کافی ہو گیا ہے اس سے مجھے بھی پریشانی ہو رہی ہے ۔

ایک آواز ۔ آدھ گھنٹہ بڑھا دیا جائے ۔

مسٹر محمد خان ۔ جناب والا ابھی ڈپٹی سپیکر کی حلف وفاداری کی رسم ہونی ہے ۔ اگر اس کے لئے وقت مقرر ہو جائے تو بہتر ہو گا جو صاحبان صرف مبارکبادی کیلئے اٹھتے ہیں ان کو احساس ہونا چاہئے کہ دوسروں نے بھی کچھ بات کرنی ہوتی ہے ۔

Mr. Speaker: I am sitting in front of the portrait of the father of the Nation Quaid-e-Azam and whatever I propose to submit will be actually an oath in his presence. I am overwhelmed with the great honour that has been conferred on me and I thank all the members of this House for having conferred this on me. I realise that an onerous duty and responsibility has been placed on my shoulders which are not broad enough to bear it unless I get the full co-operation of the members on both sides of this House. I have been greatly encouraged by the speeches of the members of this House, the Leader of the House, the Leader of the Opposition and leaders of other political parties and I am

confident that with this co-operation we all will be able to face the responsibility that has been entrusted to us.

(Applause)

I am grateful for the good words and the good wishes that have been expressed about me. I know my weakness and I also realise that most of the good words, that have been expressed, are actually a very sophisticated weapon employed for expecting a particular standard from me and I would do my best and assure my friends, the member of this House, that I will do my best to come up to their expectations.

(Applause)

We are meeting in anatmosphere wherein Martial Law has been en weeded out for ever under the Leadership of President Zulfiqar Ali Bhutto (Applause) and people have won their sovereignty after a long period of struggle. It is true that I have been elected to this House on the ticket of the Pakistan Peoples Party, a political party, which visualises a united, strong and prosperous Pakistan, which is possible only in a society free from exploitation and wherein the working classes have the political power to determine the destiny of the nation and wipe out unemployment, powerty and disease, and wherein every citizen is ensured and given the basic amenities of food shelter, education and health. But in performing my duties of my present office I shall be impartial, I shall serve this House fearlessly, without fear or favour, so long as I am entrusted with this duty, I assure you that I shall do my best to safeguard the rights and privileges of the House and its members and no power, authority or force shall be able to deter me from my path.

(Applause).

I shall serve the House to the best of my abilities and in discharging these obligations, I am further fortified by the fact that Pakistan Peoples Party is committed to the concept of progressive constitution in the form of democratic and parliamentary form of Government. I am conscious, as has been pointed out, that this Chair before me has been occupied by eminent parliamentarians like Ch. Shahabuddin Mr. S.P. Singha, Sh. Faiz Muhammad and Dr. Khalifa Shujauddin. I shall try to maintain the past traditions that were set by them. But for that I will need, as I said earlier, the co-operation of my friends in this House. Most of us are new faces to this House and friends who have been here earlier they will have to bear a little and I hope they will soon find that distinction between the old members and the new members will cease to be there after a short time after some experience of this House is gained by them.

I do not propose to take long. There is still the election of Deputy Speaker and he has to take oath. But before closing my statement I once again thank the members of this House, the Leader of the House and the Leader of the Opposition and leaders of all the parties that are represented here.

(Applause)

ڈپٹی سپیکر کا انتخاب

سیکرٹری ی اسمبلی ۔ معزز اراکین ۔ ڈپٹی سپیکر کے انتخاب کیلئے مقرره میعاد میں شمیم احمد خاں صاحب ۔ منظور احمد موہل صاحب اور سردار نصراللہ خاں دریشک صاحب ارکان اسمبلی ھذا کے حق میں کاغذات نامزدگی داخل ہوئے ۔ منظور احمد موہل صاحب اور سردار نصراللہ خاں صاحب دریشک نے اپنے نام انتخاب سے واپس لے لئے ۔ اس اثنے میں شمیم احمد خاں صاحب کو منتخب ڈپٹی سپیکر قرار دیتا ہوں ۔ (تالیاں) اب شمیم احمد خاں صاحب حلف لینے کیلئے تشریف لائیں ۔

(اس مرحلہ پر شمیم احمد خاں صاحب نے ڈپٹی سپیکر کے عہدے کا حلف اٹھایا)

ڈپٹی سپیکر کی خدمت میں ہدیہ تہنیت

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں ۔ (جھنگ ۳) جناب سپیکر میں جناب ڈپٹی سپیکر کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اسی کے ساتھ قائد ایوان ملک معراج خالد صاحب اور جناب گورنر صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کا انتخاب کیا ہے ۔ اور یقیناً ہر دو صاحبان اپنے عہدوں کے اہل ہیں ۔ اس کے علاوہ پہلے جو تقاریر ہوئی ہوں ان کے پیش نظر مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ ان دونوں صاحبان کو ہر دونوں پارٹیوں کی جانب سے تعاون کا یقین دلایا گیا اور مجھے امید ہے کہ جس طرح سے معزز ممبران نے تقریریں کی ہیں اسی جزبہ کے ساتھ وہ اپنے عمل کا مظاہرہ بھی کرینگے اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی ضرور عرض کروں گا کہ اس صوبائی اسمبلی کے سیکرٹری شیخ محمد اسد اللہ صاحب نے تھوڑے سے وقت میں جو انتظام کیا ہے وہ قابل قدر

ہے جس کے لئے میں انہیں مستحق مبارکباد سمجھتا ہوں اور ان کو بھی میں مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔

(قطع کلامیاں)

سید تابش الوری۔(بہاول پور-۱) جناب سپیکر۔ میں آپکو اور جناب ڈپٹی سپیکر کو بلا مقابلہ منتخب ہونے پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں ۔ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کی جانب سے مشترکہ حمائیت کے بعد آپ دونوں حضرات اس ایوان کی تاریخ کا ایک جلی عنوان اور دونوں گروہوں کی طرف اتحاد کا نشان بن گئے ہیں ۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ منصب سنبھالنے کے چند منٹ بعد میں آپ نے جس خوشگوار انداز میں تحمل و تدبر کے ساتھ اراکین اسمبلی کو اپنے فرائض ادا کرنیکا موقع دیا ہے اسکے پیش نظر یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ آپ آئے۔آپنے صدارت کی اور آپنے تسخیر کر لیا۔

جناب والا ۔ آپنے اور جناب ڈپٹی سپیکر نے انتہائی غیر معمولی حالات میں اپنا منصب سنبھالا ہے اسوقت بلا شبہ مارشل لا کی تاریک شام ڈھل چکی ہے اور جمہوریت کی صبح طلوع ہو گئی ہے لیکن جمہوریت کی یہ صبح ابھی تک ملگجی ہے بلکہ کہر آلود ہے ۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ بنیادی حقوق عبوری دستور کے باوجود معطل کر دئیے گئے ہیں ۔ آزادی تحریر و تقریر پر ابھی تک قدغن ہے حق گو صحافی نذر زندان ہیں ۔ عدل خوشحالی کا خواب سراب ثابت ہو رہا ہے

Mr. Speaker: The learned speaker should confine himself to the scope of the discussion. It is not a general debate.

سید تابش الوری۔ میں جناب کو یاد دلاؤں کہ آپ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے مشترکہ صدر ہیں اور اسی حیثیت سے اس ملک میں جمہوریت صحیح اقدار اور پارلیمانی نظام کی تابندہ روایات ایک بار پھر روشن کرینگے تاکہ اس ملک میں جمہوریت ، جمہوریت کاملہ کی حیثیت سے نافذ ہو جائے ۔

میں بہاولپور کے ۴۳ لاکھ ستم زدہ استحصال زدہ اور مظلوم عوام کی جانب سے آپکی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے ماضی کی حق تلفیوں اور ناانصافیوں کے الم ناک پس منظر میں حالیہ انتخابات کے دوران لاٹھی چارج آنسوگیس اور فائرنگ کی منزلوں سے گزر کر بہاولپور کی

صوبائی حیثیت کے حق میں فیصلہ صادر کر دیا ہے - انکی نظریں بلکہ سارے پنجاب کی نظریں آپ پر لگی ہوئی ہیں -

Mr. Speaker—The Mambei has not come out here with a resolution. Please confine yourself to the scope of the discussion.

سید تابش الوری — میں جناب والا سے پھر یہ گذارش کر رہا ہوں کہ عوام کی نظریں آپ پر لگی ہوئی ہے -

Mr. Speaker—The Member should please resume his seat.

(مداخلت)

سید تابش الوری — آپ اس ایوان کی رو سے زیادہ عظیم شخصیت کی حیثیت سے انکے مفادات اور حقوق کا تحفظ کریں -

میاں منظور احمد موہل (بہاول نگر - ۶) جناب سپیکر - آپکو اور جناب ڈپٹی سپیکر کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں -

Mr. Speaker—One minute Please.

اب آپ ڈپٹی سپیکر صاحب کو ہدیہ تبریک پیش کریں کیونکہ میں تو آپکا جواب نہیں دونگا - ایسا نہ ہو کہ آپکی جو مبارکباد موصول ہوں وہ یک طرفہ ہو جائیں -

میاں منظور احمد موہل — جناب والا حقیقی طور پر میں جناب ڈپٹی سپیکر صاحب ہی کو مبارکباد دیتا ہوں کیونکہ میں نے انکے مقابلے پر اپنے کاغذات نامزدگی داخل کئے تھے اور ان کے داخل کرنے کا سبب یہ تھا کہ پارٹی نے آپکے متعلق ہمیں بر وقت مطلع نہیں کیا تھا - جسکی بنا پر ہمیں غلط فہمی تھی اور ہم نے اسوقت تک کوئی فیصلہ بھی نہیں کیا تھا - یہ اسباب تھے جنکی بنا پر میں نے اپنے کاغذات نامزدگی داخل کر دئے تھے - مگر جب پارٹی کی طرف یہ طے ہوا کہ پارٹی نے شمیم احمد خان صاحب کو ڈپٹی سپیکر منتخب کر لیا ہے تو میں نے اپنے کاغذات نامزدگی واپس لے لئے اور صدق دل سے انہیں ڈپٹی سپیکر تسلیم کر لیا - تو اب میں اپنی طرف سے انکی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں - لیکن ساتھ ہی ساتھ میں اپنے معزز دوست سید تابش الوری صاحب کی خدمت میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اے میرے دوست میں بھی بہاولپور ہی سے تعلق رکھتا ہوں - یہ بھی آپکو بتلا دوں کہ وہاں کے عوام قریب قریب متفق اور متحد ہیں اور وہ جناب والا - متحدہ محاذ

مسٹر سپیکر — آپ اس وقت یہ باتیں نہ کریں ۔

ایک معزز رکن —انہیں یہ کیسے اجازت دی جا رہی ہے کہ وہ اس موضوع کو زیر بحث لائیں ۔

(مداخلت)

میاں منظور احمد موہل — جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں پاکستان پیپلز پارٹی کے چھ اراکین منتخب ہوئے ہیں ۔ اور تین قیوم لیگ کے منتخب ہوئے ہیں ۔ اس طرح سے کل نو ہوئے ۔ اسی طریقے سے آزاد ممبران منتخب ہوئے ۔ لیکن آج یہ جو نعرہ لگایا جا رہا ہے کہ ہم متحدہ محاذ سے کامیاب ہوئے ہیں تو اس سلسلے میں جناب والا میں ایوان کو یہ بتلا دینا چاہتا ہوں کہ وہاں پر ان ہی افراد کی اکثریت ہے جو پنجاب کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر — تشریف رکھیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خاں — جناب والا ۔ میرا یہ موضوع نہ تھا انہوں نے ایک چیز کا سوال اٹھایا تھا Point of personal explanation کے طور پر میں یہ عرض کروں گا کہ اکثریت تو متحدہ محاذ کے ساتھ ہے ۔ ۱۸ ممبران میں سے ۹ ممبران متحدہ محاذ سے تعلق رکھتے ہیں ۔ باقی کوئی جماعت سرکاری طور سے اکثریت claim نہ کرے کہ بہاولپور کے عوام علیحدہ صوبہ چاہتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر — آپ کی بات ہو گئی ہے ۔ تشریف رکھیں ۔

(مداخلت)

بیگم بلقیس حبیب اللہ —جناب والا میں بہاول پور سے تعلق رکھتی ہوں اور میں یہ عرض کرتی ہوں کہ بہاول پور کے عوام علیحدہ صوبہ نہیں چاہتے ہیں اور متحدہ محاذ والوں کا یہ دعویٰ بالکل بے بنیاد ہے ۔ میں صاحب سپیکر سے یہ کہوں گی کہ ان لوگوں نے ہمارے عوام کے اندر علیحدگی کا تاثر خواہ مخواہ پیدا کر دیا ہے ۔ میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ ہم ان دھاندلیوں کو قبول نہیں کریں گے ڈکٹیٹر شپ نہیں چلے گی ہم ان کے خلاف لڑیں گے اور ان کو ختم کر کے رہیں گے۔

(اس مرحلے پر ایک معزز رکن پوائنٹ آف آرڈر پر بولنے کیلئے کھڑے ہوئے)

مسٹر سپیکر۔ جب سپیکر بول رہا ہو تو اس وقت کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا آپ تشریف رکھیں۔ جذبات اپنی جگہ پر بڑے لازمی ہوتے ہیں۔ لیکن مجھے اس بات پر فخر ہے کہ جتنی میں نے تقریریں موچی دروازے میں کی ہیں شائد ہی کسی اور نے کی ہوں۔ لیکن یہ جو فرائض ہمارے سپرد ہوئے ہیں اس وجہ سے یہاں تقریر کرنے کا اور ڈھنگ ہے اور موچی دروازے میں اور قسم کی تقریریں ہوتی ہیں اس لئے میں یہ گزارش کرونگا کہ یہ جو فرائض اب ہمارے ذمے سپرد ہوئے ہیں ان کو اس طرح سے ادا کریں جس طرح سے ادا کرنے کا حق ہے۔

مسٹر محمد حنیف شاہ۔ جناب والا میرے دوستوں نے بہاول پور کے متعلق کچھ فرمایا ہے میں اس کے متعلق کچھ گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں۔

مسٹر سپیکر۔ آپ Point of Personal Explanation پیش کر سکتے ہیں مگر جہاں تک Point of Personal Explanation کا تعلق ہے تو پھر جتنے بہاولپور والے ممبر ہیں وہ سب Point of Personal Explanation پر بولیں گے۔

مسٹر محمد حنیف شاہ۔ مرکزی اسمبلی میں بھی ان کی اکثریت نہیں ہے یہ بات غلط ہے۔

(شوروغل)

مسٹر سپیکر۔ کیا آپ ڈپٹی سپیکر کو مبارک باد دینا چاہتے ہیں ؟

(مداخلت)

اس میں مشکل یہ ہے کہ ایک دوست جو حزب اختلاف میں بیٹھے ہیں ۔ انہوں نے اس موضوع کو چھیڑا میں ان کو دو تین منٹ تک بند کرتا رہا مگر وہ دو تین منٹ میں جو کچھ کہنا چاہتے تھے کہہ گئے ۔ اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ حزب اقتدار میں بہاول پور کے جو ممبر ہیں وہ اس کی تردید کرنا چاہتے ہیں ۔ پھر ایک فاضل رکن نے Point of Personal Explanation کے طور پر پوری تقریر کر دی جو

کوئی Point of Personal Explanation نہیں تھا اس لئے میں نے اس وقت بھی عرض کیا تھا کہ وہ تقریریں جو باہر کی جاتی ہیں ۔ ان کا انداز اور ہوتا ہے اور اس ایوان میں تقریر کرنے کا انداز اور ہوتا ہے Point of Personal Explanation کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ تقریر کر دی جائے اور پوائنٹ آف آرڈر کا بھی یہ مطلب نہیں ہوتا کہ تقریر کر دی جائے ۔ فاضل ممبر کا وہ Point of Personal Explanation نہیں تھا بلکہ وہ Political Explanation تھا جو کہ میں سمجھتا ہوں بالکل غلط تھا ۔ اب اس کا مطلب یہ نہیں کہ حزب اقتدار کے وہ دوست جو خاص طور سے بہاولپور سے تعلق رکھتے ہیں لازمی طور پر ان کو یہ کہنے کا حق ہے کہ بہاولپور کے لوگ پنجاب کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں ۔ اس موضوع پر یہاں اور قومی اسمبلی میں جب بھی موقع ہو گا ۔ ممبر صاحبان بہت سی تقریریں کر سکیں گے ۔ تفصیل کے ساتھ حقائق کو پیش کر سکیں گے صوبے کے بنائے جانے کے جو مسلمہ اصول ہیں یا کسی ملک کے اتحاد کے لئے جو مسلمہ اصول ہیں ان پر فاضل اراکین اپنے اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں گے۔ آپ کی بات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہاں کی اکثریت کے لحاظ سے بہاول پور کا علیحدہ صوبہ نہیں ہونا چاہئے ۔ لیکن میں ان کی بات کو over rule کر چکا ہوں اور اس معزز رکن کو تقریر کرنے سے منع کر دیا تھا ۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ وہ پھر بھی کچھ کہہ گئے ۔ لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ اس چیز کو ختم کر دیں ۔ آپ کا کھڑے ہونا بھی میں سمجھتا ہوں کہ سب اراکین کو محسوس ہو گیا ہو گا اور بہت سے اراکین کی رائے ہے کہ اس مسئلہ کو اب ختم کر دیا جائے ۔

میاں خورشید انور۔جناب والا ۔ حزب اختلاف جو یہاں ہے وہ خود بھی اس مسئلے پر متفق نہیں ہے ۔ یہاں یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ بہاول پور کا متحدہ محاذ اس مسئلہ کو ہوا دے رہا ہے ہمارا مطلب یہ نہیں ہے اور میں تمام دوستوں سے عرض کروں گا کہ یہ ہمارے دائرہ اختیار میں نہیں ہے کہ ہم کسی صوبے کو یا کسی ضلع کو علیحدہ کر سکیں ۔ یہ کام قومی اسمبلی کا ہے اس لئے یہاں اس مسئلہ پر بحث نہ کی جائے ۔

ایک معزز رکن۔جناب والا یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ قائد ایوان اس وقت ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہیں اور پنجاب کے نامزد وزیر

اعلیٰ بھی ہیں تو میں ان سے درخواست کروں گا کہ جس طرح مفتی محمود صاحب نے صوبہ سرحد میں وزیر اعلیٰ نامزد ہوتے ہی شراب . . .

(شور)

مسٹر سپیکر—یہ میں اجازت نہیں دے سکتا کہ موضوع زیر بحث کی بجائے کسی دوسرے موضوع پر تقریر کی جائے ۔ اس لئے آپ تشریف رکھیں ہم سب مسلمان ہیں اور اسلام کا احترام کرتے ہیں ۔ آپ اس کے لئے کوئی رِزولیوشن یا کوئی بل لائیں ۔

آپ تو ایک گروپ کے لیڈر ہیں ۔ اس لئے آپ کو اس بات کا زیادہ احساس ہونا چاہئے کہ کچھ چیزیں جو یہاں پیش ہوئیں ۔ ان پر بحث کرنے کے یہاں کچھ اسلوب یا طریقے ہیں ۔ کم از کم جب مجھے مبارکباد دی جا رہی تھی تو میرے دوست جو میری اس طرف بیٹھے ہیں ۔ اور ان کے مقابل میں جو میرے اس ہاتھ بیٹھے ہیں ۔ یہ خاص طور پر ان تمام اصولوں کو بہتر سمجھتے ہیں ۔ لیکن ان کی طرف سے اگر یہ باتیں ہوتی رہیں ۔ تو دنیا بھر میں یہ ایک مسلمہ روایت بن جائیگی ۔ اگر اپوزیشن والے معاہدہ توڑیں گے ۔ تو حزب اقتدار کی ہمیشہ اکثریت ہوتی ہے ۔ اور ان کو معاہدہ توڑنے میں ہمیشہ آسانی ہوتی ہے ۔ وہ جب چاہیں گے موقع ہو یا نہ ہو ان کو قانون شکنی کا موقع مل سکے گا ۔ اس لیے حزب اختلاف کے اراکین کو اس سلسلے میں مجھ سے زیادہ تعاون کرنا چاہئے ۔ جس سے ان کے حقوق کی نگہداشت صحیح طور پر ہو سکتی ہے ۔ ہم آئین وضوابط کے مطابق اسی صورت میں بہتر طریق پر چل سکتے ہیں ۔ جب حزب اختلاف اور حزب اقتدار اپنی بات منوانے کیلئے آئینی طریقے استعمال کریں ۔ حزب اقتدار کے پاس تو اکثریت ہوتی ہے ۔ وہ قواعد کے مطابق بات کرے وہ قواعد کے مطابق بات نہ کرے اس کیلئے بڑی آسانیاں ہیں ۔ لیکن ان کی اکثریت کو روکنے کیلئے ان کا مقابلہ آئینی طور پر کرنے کیلئے اپنے جائز فرائض کی انجام دہی کے سلسلے میں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا ۔

(مداخلت)

ایک معزز رکن ۔ وزیر اعلیٰ خود اس بات کا اعلان کر سکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ Please resume your seat.

Mr. Abdul Hafiz Kardar (Lahore II) : Sir, I may be allowed to extend my most heartiest felicitations to Mr. Shamim Ahmad for his election as the Deputy Speaker of this House. I thought, Mr. Speaker, that at a time when the Nation was standing at cross-roads, we would have learnt a lesson of talking in terms of unity but what is a great pity is that Yahya Khan has dismembered Pakistan, and today we have come to a state that we hear discussions on points being raised on the basis of division of this Province. I think this is a subject which no one should raise at this time. Sir I was referring to.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ آپ اس بات پر رولنگ دے چکے ہیں کہ اس موضوع پر کوئی گفتگو نہیں ہو گی ۔ اس لئے میں معزز ممبر سے درخواست کروں گا کہ وہ اس موضوع کو نہ چھیڑیں میں ان کا احترام کرتا ہوں ۔۔

مسٹر سپیکر ۔ میں پوائنٹ آف آرڈر سننے سے پہلے سمجھ گیا ہوں ۔

(قہقہہ)

سید تابش الوری ۔ مسٹر سپیکر میرے فاضل دوست نے آپ کی اجازت کے بغیر انگریزی میں تقریر کی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے آپ کا پوائنٹ آف آرڈر سمجھ لیا ہے بات یہ ہے کہ رولز آف پروسیجر میں جو لکھا ہے وہ صحیح ہے لیکن آئین میں بھی ایک پرویژن ہے ۔ تو جب تک میں کسی کو انگریزی میں تقریر کرنے سے منع نہ کروں میری طرف سے اجازت تصور کی جائے ۔ اگر میں نے منع نہیں کیا تو میری طرف سے اجازت ہو گی ۔ میں نے آپ کو منع کر دیا ۔ میں نے آپ کو کہا کہ آپ تشریف رکھیں اسلئیے اگر میں منع نہ کروں تو اجازت سمجھی جائے ۔۔

ایک معزز رکن ۔ جناب والا ۔ کئی ممبر صاحبان اردو کی بجائے انگریزی میں تقریر کرنا پسند فرماتے ہیں ۔۔

Mr. Abdul Hafiz Kardar : Sir, I was pleading for the unity and I appeal through you to the members of the House that they should work for unity and not for dismemberment of the country. I was saying that it is a great victory that democratic forces in this country are working successfuly and we are here today to deliberate on what is going to be the future of this

country, and with the help of the Leader of the Opposition, as I have already said, we can make the province of the Punjab an example. We should set an exmple of democratic traditions and build up a socio-economic system for which we fought long against not only the forces of feudalism, of military dictatorship but also of capitalists. (Applause).

Mr. Speaker : I want to point out that this discussion will close at 11-55 a. m. I want to know if Mr. Shamim Ahmad Khan would like to speak.

Ch. Muhammad Yaqoob Awan : Sir, you promised to give some more time.

Mr. Speaker : That is why I am telling the hon'ble members.

سید تابش الوری -- جناب والا میں آپ کی توجه دفعه ۱۸۸ کی طرف مبذول کراتا ہوں جس میں کہا گیا ہے --

"Members shall ordinarily address the Assembly in Urdu but any member who cannot adequately express himself in Urdu, may, with the permission of the Speaker, address the Assembly in English or other recognized language of the province"

ABDUL HAFIZ KARDAR : May I now finish and sit by congratulating you and, through you, Mr. Shahim Ahmed Khan, and trust that under your Chairmanship, and whenever you are not available, under his Chairmanship, this House will establish the biggest traditions of the high office.

چوددری محمد یعقوب اعوان - معزز اراکین اسمبلی جناب صاحب صدر جناب لیڈر آف دی ہاؤس اینڈ لیڈر آف دی اپوزیشن ---

ایک معزز رکن - جناب والا مجھے اس بات پر اعتراض ہے - که انہوں نے لیڈر آف دی اپوزیشن کو مخاطب کیا ہے -

مسٹر سپیکر - قائد حزب اختلاف کو مخاطب نه کیا جائے یه ان کا اعتراض صحیح ہے آپ تشریف رکھیں - کوئی ممبر بھی اراکین اسمبلی کو مخاطب نہیں کر سکتا - صرف سپیکر کو مخاطب کیا جاتا ہے -

CHAUDHRI MUHAMMAD YAQUB AWAN : Sir I would like to speak in English. I have already been given permission to speak in English......

ایک ممبر - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا وہ لکھی ہوئی تقریر پڑھ رہے ہیں -

CH. MUHAMMAD YAQUB AWAN : What does the humble member want ? (interruptions) He should please trust me. Mr. Speaker, I would request that everybody must respect the procedure of this august House. I think I must congratulate my brother Sh. Rafiq Ahmed along with Mr. Shahim Ahmed, because I was not given an opportunity earlier to congratulate him (interruptions). What does he want ?

MR. SPEAKER : Please continue with your speech.

CH. MUHAMMAD YAQUB AWAN : I convey my congratulations to Mr. Shamim, who is my apprentice and junior, through Mr. Speaker and I think this House, which is unique for two reasons; firstly it has been elected by adult franchise after a lapse of 17 years, and secondly, it is holding its session under no Martial Law coverage. It is holding its session when the Martial Law has been finally lifted. (interruptions). Sir what is your ruling ?

MR. SPEAKER : If you want to speak in English you may continue. But if you like to translate it into Urdu, we would welcome that also.

MR. MUHAMMAD YAQUB AWAN : I think the emergence of this democratic institution in the Punjab is like a new moon on the western horizon of the sub-continent, and I expect that it will shed its light into the dark cottages of the poorer sections of the society, I am confident that it will flourish under the leadership of Mr. Zulfiqar Ali Bhutto which, like a morning star. when it goes high the darknesses will fade away and light will take its place. I am sure that with this levelled ground, you can achieve the ideal of Islamic socialism, the cherished goal of the Pakistan Peoples Party.

MR. SPEAKER : Would Mr. Shahim like to speak ?

مسٹر ڈپٹی سپیکر - (شمیم احمد خان) مسٹر سپیکر - میں ہاؤس کے تمام معزز اراکین کا بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھ پر مکمل طور پر اعتماد کا اظہار کیا ہے اور میں اس موقعہ پر انہیں یقین دلاتا ہوں کہ جو توقعات انہوں نے مجھ سے وابستہ کی ہوں میں پوری طرح کوشش کروں گا - کہ ان توقعات کے مطابق اس ایوان میں خدمات سر انجام دوں -

جناب والا ۔ اس موقع پر میں اپنی پارٹی کے اراکین اور پارٹی کے قائد کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور انہیں بھی یقین دلاتا ہوں کہ انہوں نے جس نقطہ نظر سے مجھ پر اتنی بڑی ذمہ داری اس معزز ایوان میں ڈپٹی سپیکر کی حیثیت سے ڈالی ہے جس کا وزن میں سمجھتا ہوں بہت زیادہ ہے اور میرے کندھے اسکی نسبت بہت کمزور ہیں میں کوشش کروں گا کہ اس بڑی ذمہ داری کو اس ایوان کی روایات کے مطابق ۔ اس ایوان کی تاریخ کے مطابق سر انجام دوں ۔ شکریہ ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ہمیں جو ایجنڈا بھیجا گیا تھا اس میں ڈپٹی سپیکر کے انتخاب کے بعد ۶-۷-۸-۹ اور ۱۰ آئٹم پر سٹینڈنگ کمیٹی کے الیکشن درج تھے ۔ اور اب جو ایجنڈا ہمیں دیا گیا ہے اس کو صرف ۶ آئٹمز تک محدود رکھا گیا ہے اس میں الیکشن ملتوی کر دیئے گئے ہیں حالانکہ قواعد و ضوابط میں کوئی پرویژن ایسی نہیں ہے جو سیکرٹری اسمبلی کو یہ اختیار دے یا کسی اور عہدے دار کو یہ اختیار دے کہ جو ایجنڈا اسمبلی کی طرف سے جاری ہو جائے اور ممبران کے پاس پہنچ جائے اسے یک قلم وہ خود ہی منسوخ کر دے ۔ بہرحال مجھے اس سارے ضابطے میں کوئی پرویژن ایسی دکھائی نہیں دی جس میں ایسا اختیار دیا گیا ہو ۔ اس لئے میں جناب سے استدعا کرتا ہوں کہ جو ایجنڈا ممبران کو جاری ہو چکا ہے اس پر پابندی فرمائی جائے اور سٹینڈنگ کمیٹیوں کے انتخابات جو سیکرٹری اسمبلی نے مقرر کئے ہیں ان کا آج انتخاب کیا جائے ۔

Mr. Speaker : I hope my friends will be more vigilant next time.

جو ترمیم شدہ ایجنڈا آیا ہے میں سمجھتا ہوں یہ چند لمحے پہلے آپ کو مل چکا ہے ۔

He could have raised his objection at that time.

لیکن آپ کی اطلاع کے لئے میں یہ کہہ دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ اگر وہی ایجنڈا رہتا تب بھی کوئی انتخاب نہیں ہو سکتا تھا

کیونکہ کسی ممبر نے ان انتخابات کے لئے کاغذات نامزدگی داخل نہیں کئے ہیں -

I h]e that he would be seeking more information next time and will be more vigilant.

Now, the House stands adjourned *sine die*

(The Assembly then adjourned *sine die.*)